ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لؤلوئے لالہ
اقبالؒ

سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاریؒ

پیش لفظ : مولانا عبدالقیوم حقانی

رشحات قلم: ملک عبدالقیوم اعوان

ترتیب وتلخیص: حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لؤلوئے لالہ

اقبالؒ

سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاریؒ

پیش لفظ : مولانا عبدالقیوم حقانی

رشحات قلم: ملک عبدالقیوم اعوان

ترتیب وتلخیص: حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لؤ لوئے لالہ
اقبالؒ

غواص بحر حقیقت، فیاض علوم طریقت، ماہر علوم نقلیہ وعقلیہ، رئیس المحققین، اُستاذ العلماء والمناظرین
بحر العلوم، سید السالکین امام پاکستان

سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاریؒ

(فاضل دار العلوم دیوبند)

پیش لفظ: مولانا عبد القیوم حقانی

رشحات قلم: ملک عبد القیوم اعوان
بی اے، بی ایڈ، ایم اے علوم اسلامیہ

ترتیب وتلخیص: حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لوٗلوئے لالہ
اقبالؒ

غواص بحر حقیقت، فیاض علوم طریقت، ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ، رئیس المحققین، اُستاذ العلماء و المناظرین
بحر العلوم، سید السالکین امام پاکستان

سوانح حیات

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاریؒ

(فاضل دار العلوم دیوبند)

پیش لفظ : **مولانا عبدالقیوم حقانی**

رشحات قلم: **ملک عبدالقیوم اعوان**

بی اے، بی ایڈ ، ایم اے علوم اسلامیہ

ترتیب و تلخیص: **حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری**

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : سوانح حیات امامِ پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
پیش لفظ : مولانا عبدالقیوم حقانی
84030
مؤلف : سید قاسم شاہ بخاری
صفحات : 392
تعداد : 1000
تاریخِ اشاعت : اگست 2007ء/رجب المرجب ۱۴۲۸ھ
ناشر : القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

ملنے کے پتے :

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی

☆ قاری سید محمد قاسم شاہ بخاری دارالمبلغین جامع مسجد ثانی اسٹیشن بشیر کالونی ضلع سرگودھا

☆ مولانا سید محمد حقانی، مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

☆ مکتبہ رشیدیہ، بیسمنٹ سردار پلازہ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

☆ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی

☆ مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

اس کے علاوہ پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

Marfat.com

فہرست

عرض مؤلف 6

عرض ناشر 9

مقدمہ 12

باب اول: حالات زندگی 19

والدہ محترمہ کی دینی خدمت 22

حصول تعلیم 23

دینی کتب کی تعلیم 24

موضع انہی شریف حاضری 25

ہم سبق علماء کرام 26

دارالعلوم دیوبند روانگی سے قبل جن اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا 27

باب دوم: دیوبند حاضری 28

حصول علم کے لیے اسلاف کی قربانی 28

محدث کبیر حضرت کشمیریؒ کے جنازے میں شرکت 31

جن نابغہ روزگار ہستیوں سے علم حدیث حاصل کیا 31

حضرت مدنیؒ کے نصائح 33

حضرت مدنیؒ کی خدمت میں بیعت کی درخواست 34

حصول علم میں مجاہدات 35

رضائی نہیں چٹائی 35

بانی دارالعلوم دیوبند کا مجاہدہ 36

امام ابو یوسفؒ کا فرمان ذی شان 37

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشکلات 37

امام پاکستانؒ کا دیوبند تک پیدل سفر 38

باب سوم: روحانی رشتۂ عقیدت

خواجہ سواگؒ کی خواب میں زیارت 40

خواجہ غلام حسن سواگؒ کا مختصر تعارف 41

دینی غیرت وحمیت 43

حضرت شاہ صاحبؒ کو بیٹے کی بشارت 44

خواجہ سواگ کی شاہ صاحبؒ پر خاص عنایت 45

مولانا عطاء محمد قریشی صاحب رحمہ اللہ کی حضرت خواجہ پیر سواگ کی خدمت میں حاضری 0 47

وظائف کی بجائے شان صدیق اکبرؒ 50

شاہ صاحبؒ کی اپنے شیخ سے والہانہ محبت 51

کھانے کی تیاری سے پہلے قرآن ختم کرنا 53

خلافت کا اعزاز 54

شیخ مکرم کی کرامت پر پختہ یقین 55

شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضری 57

امام الاولیاء حضرت لاہوریؒ کی شخصیت 60

حضرت لاہوریؒ کی نظر میں معیار ولائت 63

قبر مبارک سے خوشبو کا آنا 67

حضرت شاہ صاحبؒ پر حضرت لاہوریؒ کے خصوصی التفات 68

حضرت شاہ صاحبؒ کے بارے میں حضرت لاہوریؒ کا فرمان ذی شان 69

Marfat.com

ثانی اثنین کی اشاعت کا حکم 70

مولانا حافظ حمید اللہ کی طرف سے حضرت شاہ صاحبؒ کو خلافت 71

صاحبزادہ قاسم شاہ کی بیعت 73

امیر شریعت کا لعاب دہن 75

باب چہارم: دور تدریس

شاہ صاحبؒ کی خدمات جلیلہ وکثیرہ

درس وتدریس میں اسلاف کی حیران کن خدمات 76

علم وادب کی قدردانی 79

تعارف مولانا محمد ذاکر 81

خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی دارالعلوم دیوبند آمد 83

خواجہ ضیاء الدین سیالوی کا فرمان ذی شان 84

حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ کا علمی مرتبہ 86

آفتاب العلوم چنیوٹ میں آمد 89

حضرت شاہ صاحبؒ کی چوکیرہ آمد 90

میاں خان محمد کلیار 91

مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ کا افتتاح 93

بدن سے ننگا لیکن حقیقت میں ہیرا 98

درس قرآن مجید سے والہانہ عشق 101

ایک عجیب رقت آمیز واقعہ 103

حضرت مولانا قطب الدین صاحبؒ پُرکیف وعظ 104

قرآن سے وابستگی کا واقعہ 104

حضرت شاہ صاحب کے تدریسی کمالات 106

مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا فرمان 107

ذہانت جانچنے میں مہارت 108

طلباء سے مشفقانہ رویہ اور بے تکلفی 111

پروفیسر قاضی محمد ضیاء الحق خطیب جامع مسجد الرحمٰن پشاور 113

حضرت مولانا محمد نافع مدظلہم کا ارشاد گرامی 117

باب پنجم

تحریک ختم نبوت 118

ایک ہی عمل 125

ختم نبوت کے لیے قربانی 126

جیل میں تحقیقی کام 127

بخاریؒ کی منقبت بزبان رفیق اسارت 128

باب ششم: ردّ روافض

اَن پڑھ رافضی بھی تحریف قرآن کا قائل ہے 130

رسالہ ''الفاروق'' کا اجراء 132

منظوم تاریخ اجرائے الفاروق 133

نفاست مضامین 135

قبولیت عامہ 135

نہایت کم قیمت جریدہ 136

نظم ''الفاروق'' 138

''الفاروق'' کے بارے میں آراء 139

Marfat.com

استاذ المکرم حکیم عطاء محمد قریشیؒ 148
ردّ رافضیت کورس 153
تحریری مناظرہ 153
علامہ عنایت اللہ گجراتی کا دلچسپ فقرہ 154
مناظرہ جھوک دایہ 155
مناظرہ باگڑ سرگانہ 158
عالم اسلام کی عظیم شخصیت
مولانا منظور احمد چنیوٹی 161
احناف کی شکست برداشت نہیں 163
مناظرہ بونگہ سرخرو میں رافضی مناظر
کی دُرگت 164
مناظرہ ذخیرہ۔مناظرہ جسووال 166
چک نمبر 206 بوسال والی کانفرنس 168
شاگرد کے سامنے رافضی مناظر مبہوت 172
ماسٹر منظور حسین اجنالوی کا واویلہ 173
شاہ صاحبؒ کے مرید کی دینی حمیت 174
تادم زیست مناقب صدیق اکبرؓ 176
ثانی اثنینؓ زندہ باد 178
موضع سالارے میں 179
سیدنا امیر معاویہؓ سے عقیدت
اور صاف گوئی 180
باب ہفتم:
حضرت شاہ صاحب کا علمی مقام
علم کا سورج 183
''امام پاکستان'' کا خطاب 184
کثیر المطالعہ شخصیت 185
علمی پختگی اور قوت فیصلہ 187
نادر تحقیقات 188

نادر تحقیقات
مسئلہ کی تائید 190
جھنگ سے کسی شیعہ کے سوالات
(معرفت مولانا نافع صاحب) 195
جوابات از حضرت احمد شاہ بخاریؒ 205
خدام اہلسنت والجماعت 228
نایاب علمی جواہر پارے 229
مسلم و بخاری شریف کی روایات 230
ناراضگی سیدہ فاطمہؓ والی روایت 231
خلیفہ بلافصل پر نکیر 231
کتاب بخاری شریف کے صحیح
ہونے کا معنیٰ 232
سب سے بڑا تبراء 233
یزید کے بارے میں 233
حضور نبی کریمؐ کا ابوبکر صدیقؓ کی
اقتداء میں نماز ادا کرنا 236
پانچ مقام ثانی اثنین 237
باب ہشتم: تفردِ مجتہدانہ شان
تملیک زکوٰۃ 246
طلاق مکرہ 249
تیمم میں رخصت پر عمل 252
خلافت وملوکیت 252
تصانیف 254
تحقیق فدک کے جواب الجواب
کی داستان 255
باب نہم: حضرت شاہ صاحبؒ
اکابرین اور معاصرین کی نظر میں 257

Marfat.com

تحدیث نعمت 272
تردید شیعہ کی طرف توجہ 273
مولانا عبدالحئی خطیب پھالیہ 275
دوررس نگاہ 276
حضرت شاہ صاحبؒ کے چند شاگردوں کے اسمائے گرامی 277
چوکیرہ سے جامعہ مسجد فاروق اعظمؓ 280
حضرت فاروق اعظمؓ سے عقیدت 281
باب دہم : کرامات
کرامت کی تعریف 282
کنویں کا خوبخود چلنا 285
سفید لباس والی مخلوق 287
بیت اللہ شریف میں دعاء 288
اولاد نرینہ 289
جہاں نماز ادا کی وہیں بعد میں مسجد بنی 290
سرکش بیل، جانی دشمن 291
جیل سے رہائی کی پیش گوئی 292
پتھر مارنے والا پاگل ہوکر مرا 293
جنات بھی حلقہ ارادت میں 294
قلب مطمئنہ کی بشارت 295
سرکش گھوڑا تابع ہوگیا 296
تلاوت قرآن در تراویح 299
کسر نفسی، تکبر سے نفرت 300
محسن کی قدردانی 301
حضرت پیر محمد شاہ تھلی والے 302
رفع سبابہ 302
بونگہ منہاس میں تقریر 303
زیارت حضرت عمرؓ 303
انمول گھڑی 304
ولی کی بات قبول ہوتی ہے 305
ایوبی دور اور مولانا عبیداللہ انورؒ 305
تکمیل خدمات بعد الوفات 306
ولایت کا اثر 310
آخری عزائم 312
آخری قرآن چوکیرہ میں سنایا 313
سفر آخرت 314
مسنون عمر کی تمنا 318
جنازہ 322
متفرقات: معمولات 326
عادات وخصائل 327
علیؓ بھی واہ معاویہؓ بھی واہ 331
بے تکلفی 332
حضرت شاہ صاحبؒ کا زہد وتقویٰ 333
اللہ کی کچہری میں حاضری 334
اخلاص وللہیت 335
اصل توحید 336
فیس لینا تو درکنار کرایہ بھی خود دیں گے، کھانا ہمراہ لائیں گے 337
فتویٰ نویسی، محسن کی قدردانی 338
سخاوت 339
جامعہ عربیہ چنیوٹ کا احیاء اور حضرت شاہ صاحب تدبر 340

Marfat.com

منارہ شہر کے گرد محافظین ملائکہ کا پہرہ	343
رُعب وجلالت، علماء کے لیے نسخہ کیمیاء	344
بے نفسی کی انتہا	345
غیرت فاروق اعظمؓ	
خدا پوچھے گا	346
اسم ذات ، ننگے سر نماز نہیں ہوتی	347
سنّی زندہ ہیں	348
تین حسرتیں پوری ہوئیں	348
مائی صاحبہ آمنہ بی بی	349
دنیاوی جائیداد سے نفرت	349
حضرت سواگؒ کی زیارت	350
تبلیغی دورہ جات حضرت امام پاکستانؒ	352
تبصرہ بر قرآنی وضواز علامہ عبدالقیوم حقانی	358
برادران بخاری	360
حضرت شاہ صاحبؒ کی شادی	361
صلہ رحمی کا عجیب نمونہ	362
اولاد	362
زیارت رسول مقبول ﷺ کا نسخہ	363
میرے پاس بیٹھنے والا بھی شیعہ مناظر سے مار نہیں کھاتا	364
علامہ ڈاکٹر عبدالدیان کلیم فاضل دار العلوم دیوبند	365
سلسلہ طیبہ قادریہ	367
خانقاہ قادریہ راشدیہ	370
سلسلہ طیبہ نقشبندیہ	371
سلسلہ طیبہ چشتیہ	372
شجرہ اجازت حدیث	373
شجرہ نسب	374
حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاریؒ کے قلمی خطوط	375
قلمی تحریر خطبہ جمعہ	

Marfat.com

انتساب

سیّدہ جلال بی بیؒ والدۂ ماجدہ امام پاکستانؒ کے نام!

جنہوں نے انتہائی تکالیف برداشت کرنے کے باوجود

حضرت امام پاکستانؒ کے حصول علم میں کسی شے کو رکاوٹ نہ بننے دیا۔۔۔

فرماتیں تھیں :

''یہ میرا بیٹا دنیا کا کام نہیں کرے گا، بلکہ دین کا کام کرے گا، یہ ہمارے لیے ذخیرہ آخرت بنے گا۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

پیش لفظ

مولانا عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ

الحمد لحضرۃ الجلالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالہ.

ہمارے مخدوم وموصوف حضرت شاہ صاحبؒ کے سر میں دماغ عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ اور ہاتھ میں قلم ادیبانہ تھا، ان کی علمی، تحریری اور قلمی افادات سے علم جھلکتا ہے۔ ان کی صحبت سے تصوف چھلکتا تھا اور ان کے نوکِ قلم سے ادب برستا ہے۔ ان کا اسلوبِ تحریر محققانہ، طرزِ زیست قلندرانہ اور اندازِ نگارش ہمیشہ ساحرانہ رہا۔ جو نرا عالم ہو وہ خشک مزاج ہوتا ہے مگر حضرت شاہ صاحبؒ انتہائی رقیق القلب تھے، جو محض صوفی ہو وہ گوشہ گیر ہوتا ہے مگر شاہ صاحب مردِ میدان تھے اور جو فقط ادیب ہوتا ہے وہ صرف لفظ وحرف کی مشق کرتا ہے مگر شاہ صاحبؒ معانی ومعارف سے عشق کرتے تھے۔

عالموں، صوفیوں، ادیبوں، خطیبوں، اور داعیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

Marfat.com

بعض عالم وہ ہوتے ہیں جو فتویٰ پر انحصار کرتے ہیں، تقویٰ اختیار نہیں کر پاتے۔ بعض کتاب خوان ہوتے ہیں صاحبِ کتاب نہیں ہوتے۔ بعض جزئیات کے ماہر ہوتے ہیں مگر کلیات سے قاصر رہتے ہیں، بعض مجادلے میں مگن رہتے ہیں، مطالعے سے لگن نہیں رکھتے۔ بعض شعلہ مقالی سے کام چلاتے ہیں، تلقینِ غزالیؒ کو نہیں آزماتے اور بعض دیوان و مکتب کے محض دربان ہوتے ہیں، بزم کے محرم اور راز دان نہیں ہوتے۔ اسی طرح کچھ صوفی تسبیح کے دانے پلٹنے کے ماہر تو ہوتے ہیں، دل کی دنیا بدلنے پر قادر نہیں ہوتے، کچھ اوراد و وظائف میں لگے رہتے ہیں، تاہم معارف و لطائف سے پرے رہتے ہیں، کچھ شعبدے تو دکھاتے ہیں معجزے رونما نہیں کر پاتے۔ کچھ اپنا حلقۂ بیعت تو وسیع کر لیتے ہیں، قرینۂ تربیت نہیں رکھتے، کچھ وجد و رقص کا پرچار کرتے ہیں تزکیۂ نفس پر اصرار نہیں کرتے، کچھ لمبی عباؤں میں ملبوس رہتے ہیں قلندرانہ اداؤں سے محروم ہوتے ہیں، کچھ ویرانوں کو جا کر بساتے ہیں انسانوں سے نباہ نہیں کر پاتے، اور کچھ فقط مزاروں پر چراغ جلاتے ہیں دلوں کی جوت نہیں جگاتے، اور ایسے ہی ادیبوں کا معاملہ ہے ان میں ایسے بھی ہیں جو لفظ و حرف تو رکھتے ہیں ان کا صحیح مصرف نہیں جانتے، جو لفظوں کا ابلاغ تو کر سکتے ہیں دلوں کا سراغ نہیں پا سکتے، جو قلم تو زوردار رکھتے ہیں، موضوعات بے کار چنتے ہیں، جو کاغذی تصویر تو اچھی بناتے ہیں روحانی تاثیر سے محروم رہتے ہیں، اور نظم و نثر سے ہنگامہ تو اُٹھا دیتے ہیں لیکن اسرارِ حیات اور رموزِ کائنات سے پردہ اُٹھانے کی صلاحیت سے عاری ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی شخصیت ہمہ پہلو تھی، وہ بیک وقت عالمانہ جلال، صوفیانہ جمال، فقیہانہ بصیرت اور ادیبانہ و مناظرانہ کمال کے حامل و وارث تھے۔

Marfat.com

ان کا علم تصوف کی چاشنی اور ان کا تصوف علم کی روشنی سے مالا مال تھا، اور ان کا اسلوبِ نگارش دونوں لذتوں سے بھرپور۔

عہدِ رواں کی یہ ایک خوبی بھی ہے اور بہت بڑی خامی بھی کہ وہ ''یک چشم'' ہے، اگر کوئی دینی رنگ رکھتا ہے تو دنیوی آہنگ سے بے خبر ہے، کوئی قدیم سے جڑا ہوا ہے تو جدید سے کٹا ہوا ہے، کوئی خبر رکھتا ہے تو نظر سے محروم ہے، کوئی رازی کا فلسفہ جانتا ہے تو رومیؒ کا لہجہ نہیں رکھتا، فضائے مکتب اور فیضانِ نظر کے درمیان وسیع اور مہیب فاصلہ پیدا ہو چکا ہے اور یہ کوئی اچھی علامت نہیں۔ اس ''یک چشم'' عہد کا یہ تحفہ ہے کہ ''یک رخا'' انسان پیدا ہو رہا ہے جس کے باعث مسائلِ حیات سلجھنے کے بجائے اُلجھتے چلے جا رہے ہیں، یہ درست ہے کہ سپیشلا ئزیشن ہونی چاہئے لیکن ''پارٹیشن'' (PARTITION) کے بجائے ربط و تعاون (Co-ORDINATION) بھی ہونا چاہئے تھا، اسی طرح مختلف شعبوں میں POLARIZTION کی جگہ (Co-OPERATION) اور COHESION ہونا چاہئے تھا، یعنی تعامل و توافق اور تفاہم و تعاون، یہی امتزاجِ زندگی کا حسن اور دنیا کی خوبصورتی ہے تاکہ فرد اور معاشرہ ایک دوسرے سے اجنبی رہ کر اپنے اپنے ہنر نہ آزمائے بلکہ دوست بن کر اپنے جوہر دکھائے۔ سائنسدان ہے تو مذہب سے لاتعلق، دینیات کا عالم ہے تو سائنسی رُجحانات سے بیگانہ، سیاسیات کا آدمی ہے تو اخلاقیات سے بے خبر، معلم اخلاق ہے تو علوم کے نئے آفاق سے ناآشنا، ماہرِ معاشیات ہے تو انسانی نفسیات سے بے تعلق اور فلسفہ دان ہے تو تمدنی علوم (Social Scinces) سے بے بہرہ اور اگر کوئی ادیب ہے تو اس کی حطیب سے چشمک ہے ...... غرضیکہ ہر شعبے میں ایک طرح کا تصادم ہے، کوئی جذبہ تفاہم نہیں، اگرچہ علامہ اقبالؒ نے قصۂ قدیم و جدید کو دلیلِ کم

Marfat.com

نظری کہا ہے لیکن یہ کم نظری ایک واقعہ ہے ناخوشگوار واقعہ ...... !

جس طرح شعوب وقبائل کو اسلام قبول (Own) کرتا ہے مگر انہیں بنیادِ فخر ومباہات اور ذریعۂ مخاصمت ومنافرت قرار دینے کے خلاف ہے، اسی طرح علوم و فنون کے شعبوں کی تقسیم اپنی جگہ لیکن اس سے انسانی شخصیت ٹکڑوں میں بٹ جائے اور ہر ایک اپنے ہی فول میں سمٹ جائے تو یہ نتیجہ اور جذبہ پسندیدہ نہیں۔ بلاشبہ آدمی کے لئے نقطۂ کمال اور اس کی شناخت کے لئے مضبوط اور معتبر حوالہ ایک ہوتا ہے مگر اسے باقی معاملات سے الگ تھلگ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ مکتبِ رسالت ﷺ کا اعجاز تھا کہ ایک ہی معلم (حضور ﷺ) تھے، ایک ہی نصاب (قرآن مجید) تھا، اور مکتب (مسجد نبوی ﷺ) کی ایک ہی چھت کے نیچے مختلف شعبوں کے ماہرین اور مختلف صفات کے حاملین لوگ تیار ہورہے اور زیر تربیت تھے، صداقت، عدالت، سخاوت اور حکمت کا درس لیا جارہا تھا، مفسر، معلم، مجاہد، صوفی اور حکمران تیار ہورہے تھے، رہنما، کارکن، مالی معاون، جان نثار، خطیب، سفیر، سپہ سالار اور قاضی بن رہے تھے، عبداللہ بن عباسؓ جیسے ''ترجمان القرآن'' اور ''حبر الأمہ'' عبداللہ بن مسعودؓ جیسے محدث، معاذ بن جبلؓ جیسے مجتہد، ابوذر غفاریؓ جیسے ''مسیح الامہ''، ابوعبیدہ بن الجراحؓ جیسے ''امین الامہ''، ابوہریرہ جیسے صوفی، خالد بن ولیدؓ جیسے ''سیف اللہ''، ابی ابن کعبؓ جیسے ''قاریِ'' اور زید بن ثابتؓ جیسے ''فقیہ'' ایک ہی آغوش کے پروردہ اور ایک ہی مرشدِ کامل کے فیض یافتہ تھے۔

آج کا ''فرمان امروز'' یعنی ORDER OF THE DAY بھی یہی ہے کہ اسلام جس میدان میں کھڑا اور جو معرکہ لڑ رہا ہے، اس کے داعی اور مبلغ، نام لیوا اور پیروکار، حامی اور غمگسار قدیم و جدید کے رازدان اور ماضی و حال کے

Marfat.com

رمز شناس ہوں۔

اس باب میں علامہ اقبالؒ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ جدیدوں سے بڑھ کر جدید ہونے کے باوجود "فکرِ قدیم" کے پختہ کار شارح اور با اعتماد مفسر تھے۔ وہ یہاں گورنمنٹ کالج میں پڑھے، فلسفہ ان کا موضوع تھا۔ آرنلڈ کے خصوصی شاگرد رہے، بارائٹ لاء کی ڈگری لندن سے لی۔ ڈاکٹریٹ میونخ یونیورسٹی، جرمنی سے کی، واپس آکر فلسفہ کے پروفیسر بنے، لندن میں تیسری گول میز کے خاتمے پر وطن واپس آتے ہوئے شہرۂ آفاق فلسفی اور نظریہ "واقعیت زبان" کے امام پروفیسر برگسان سے ملے، اٹلی میں مسولینی سے صحبت رہی، گوئٹے کو پڑھا، نٹشے کا بغور مطالعہ کیا، انہیں نپولین کی شخصیت سے دلچسپی رہی، مغرب کو خوب دیکھا، بھالا اور پرکھا، کھنگالا، مغربی افکار کو کھلی آنکھوں اور کھلے ذہن سے دیکھا اور پڑھا، اور مغرب کے بنیادی مآخذ تک رسائی حاصل کی۔ سب کچھ دیکھ چکنے کے بعد وہ کسی مرعوبیت کا شکار نہیں ہوئے اور نہ ہی مغرب کے علم و تمدن سے مبہوت ہوئے بلکہ ایک سچے مسلمان اور راسخ العقیدہ شخص کی طرح سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا ....

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

ہمارے ممدوح حضرت شاہ صاحبؒ کی شخصیت میں بھی وہ رنگ واضح طور پر جھلکتا ہے جو ایک سنجیدہ اور متین مسلمان میں ہونا چاہئے، یعنی نہ قدامت ایسی کہ عجوبہ اور نہ جدت ایسی کہ مضحکہ نظر آئے۔ اقبالؒ کی پرورش جدید طرز پر ہوئی اور وہ قدیم سے جڑے رہے۔ شاہ صاحبؒ کی تربیت حلقۂ قدیم میں ہوئی مگر وہ جدید افکار و رُجحانات سے پوری طرح باخبر رہے۔ ان کی شخصیت کے کسی بھی پہلو سے اور ان کی

Marfat.com

زندگی کے کسی بھی زاویے سے یہ نہیں جھلکتا کہ وہ لکیر کے فقیر تھے، نہ گفتگو میں، نہ اسلوبِ تحریر میں، نہ طریقۂ تدریس میں، نہ نصابِ تعلیم میں اور نہ اندازِ تصنیف میں۔

بالعموم یہ کہا جاتا ہے کہ ''بڑے لوگ'' صرف بڑے شہروں'' میں ہوتے ہیں، اگرچہ یہ مفروضہ سرے سے غلط ہے تاہم اس کے ابطال کے لئے شاہ صاحبؒ قبلہ کی شخصیت بڑی دلیل ہے۔ بڑا ہونے کے لئے ''بڑا قصبہ'' نہیں ''سچا جذبہ'' درکار ہوتا ہے۔ روشنی کے لئے ''گھی کے چراغ'' نہیں '''' روشن دماغ'' مطلوب ہوتا ہے۔ منزل پانے کے لئے ''سفارش اور اپروچ'' کی نہیں ''اونچی سوچ'' کی ضرورت ہوتی ہے۔ ناموری کے لئے ''دارالحکومت'' میں قیام لازمی نہیں ''خداداد ذہانت'' کام آتی ہے۔ نیک نامی ''اشتہار'' سے نہیں ''حسنِ کردار'' سے ملتی ہے۔ بقائے دوام کے لئے ''پبلسٹی'' کافی نہیں ''نیک نیتی'' ضروری ہے اور کسی اعلیٰ مقصد کے لئے ''کوچۂ اقتدار کا پھیرا'' لازم نہیں یہ ''چوکیرا'' میں بیٹھ کر بھی پورا ہو سکتا ہے۔ ہمارے ممدوح شاہ صاحبؒ عالم تھے مگر ''فتویٰ نگار'' نہیں بلکہ ''تقویٰ شعار'' وہ پیر تھے مگر محض ''کشف و کرامات'' والے نہیں بلکہ ''علمی کمالات'' والے، وہ مصنف تھے مگر پیشہ ور نہیں بلکہ فکری دیانت اور دینی غیرت سے متصف۔

یہ حسین امتزاج بہت کم لوگوں کے نصیب میں آتا ہے۔ میں نے جب بھی شاہ صاحبؒ کو پڑھا، ان میں عالمانہ وقار تو تھا ہی، صوفیانہ انکسار بھی صاف نظر آیا، ان کے لب و لہجے میں تقدس تو تھا مگر تصنع ہرگز نہیں، ان کے مزاج میں تلطف تو واضح تھا، تکلف بالکل نہیں، ان کی وضع قطع میں بردباری تو تھی ریاکاری قطعاً نہیں، ان کے لباس سے نفاست جھلکتی تھی امارت نہیں ٹپکتی تھی اور ان کی تقریر میں داعیانہ رنگ تو تھا مجادلانہ آہنگ نام کو نہیں، مجھے ان کی شخصیت کے دو پہلوؤں نے بے حد متاثر کیا، ایک تو مسلکِ اعتدال جو ذہنی و فکری توازن کی دلیل ہے اور دوسرے ان کی

Marfat.com

خوبصورت نثر نگار کی تحریر میں جو بھی اجزائے حسن ہوتے ہیں وہ شاہ صاحبؒ کے اسلوبِ نگارش میں موجود تھے اور قوتِ استدلال اس پر مستزاد! ورنہ ہمارے زیادہ تر مولوی صاحبان ''علم لدنی'' پر انحصار کرتے ہیں اور ہمارے پیر صاحبان ''تعویذات وحکایات'' پر گزارا۔

حضرت شاہ صاحب کی تمام تحریروں میں زورِ قلم اور دلآویز اسلوب نمایاں نظر آتا ہے۔ حضرت کے تذکرہ وسوانح میں حضرت کے صاحبزادے مخدومزادہ مولانا محمد قاسم شاہ بخاری نے حضرت کے افادات کے علمی جواہر پارے بھی جمع کر دیئے ہیں۔ زمانۂ طالب علمی، تحصیلِ علم، اساتذہ ومشائخ، نامور تلامذہ، علم وعمل، علمی بصیرت وفقاہت، تقویٰ ودیانیت، عشق واطاعتِ رسول ﷺ ...... الغرض ہمہ جہتی موضوعات پر لکھا ہے اور خوب لکھا ہے اور **الولد سر لابیہ** کا حق ادا کر دیا ہے موصوف میرے مخلص شفیق دوست ہیں۔ جب احقر مدرسۂ اظہار اسلام چکوال میں نیا نیا مدرس لگا تھا اور تحریک خدام اہل سنت کے سٹیج پر نوخیز اور نووارد خطیب کے طور پر نمودار ہو رہا تھا۔ قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی سرپرستی تھی۔ حضرت قاضی صاحب ہی کے شہ پر مخدومزادہ محترم مولانا سید قاسم شاہ بخاری مجھے تشجیعات سے سرفراز تے تھے۔ میرے صبح کے درس میں بیٹھتے تھے اور بات بات پر داد دیتے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سٹیج پر ساتھ لے جاتے تھے۔ وہ زمانہ، وہ شفقتیں کب بھولنے کی ہیں، موصوف نے حضرت شاہ صاحبؒ کی سوانح لکھی۔ القاسم اکیڈمی اشاعت کے لئے تیار ہوگئی کہ یہی کام نیکی کا ہے اور القاسم اکیڈمی کے اہداف کے عین مطابق ہے، کیا عجب یہی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

عبدالقیوم حقانی

۲۰ رجب ۱۴۲۸ھ / 5 اگست 2007ء

Marfat.com

باقی ہے فقط ہم سے یہاں شورِ سلاسل
کہنے کو تو زنداں میں گرفتار بہت ہیں

فیضانِ جنوں سے ہمیں آساں نظر آئے
وہ مرحلے جو عشق میں دشوار بہت ہیں

Marfat.com

عرض مؤلف

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد .

اہل اللہ کی سوانح کے مطالعہ سے جہاں فکر ونظر کی راہیں کھلتی ہیں۔وہاں اپنی زندگی ایک نصب العین کے تحت گزارنے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہیئت دانوں نے ستاروں کی چالیں بتائیں،حکماء نے چیزوں کے خواص ذکر کیے،طبیبوں نے امراض کے نسخے ترتیب دیئے۔مہندسوں نے عمارت کا فن نکالا،صنّاعوں نے ہنر اورفن پیدا کیے،لیکن سب سے زیادہ ممنون ہم اُن بزرگوں کے ہیں جنہوں نے ہماری اندرونی دنیا کو آباد کیا۔ہماری روحانی بیماریوں کے لیے نسخے ترتیب دیئے۔جن سے اللہ اور بندے کا رشتہ باہم مضبوط ہوا۔

ہماری مراد از ہر ہند ''دارالعلوم دیو بند'' سے ہے۔جس کے فرزندوں نے چٹائیوں پر بیٹھ کر برصغیر کی سیاست کے دھارے اِدھر سے اُدھر موڑ دیئے۔آزادی کی جنگ لڑی،انگریز کا ناک میں دم کردیا دیو بند کے روحانی فرزندوں نے ہزاروں کی تعداد میں پھانسی کے

Marfat.com

پھندے چوم کر شہادت کا جام نوش کر لیا۔ لیکن انگریز کو برصغیر سے نکال کر دم لیا۔ دیوبند کی ان قدآور شخصیات میں ایک شخصیت ضیغم اسلام، فاتح رافضیت، حافظ قرآن، امام پاکستان حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے۔ جس میں آپ کے سوانحی خطوط کے علاوہ آپ کے علمی کمالات، تدریسی خدمات، تصوف وسلوک اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عزت وعظمت کے پھریرے بلند کرنے کے لیے جدوجہد کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ رب العزت کا کروڑ ہا مرتبہ شکر ہے کہ جس نے امام پاکستان حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سراپا اخلاق، مہر ومحبت کی تصویر، محقق بے نظیر حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم کے دل میں اپنے والد مکرم کی سوانح حیات مرتب کرانے کی تحریک پیدا فرمائی۔

میں حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب

Marfat.com

نیازی دامت برکاتہم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ جن کے مقالات و مضامین نے مجھے اس کتاب کے لیے مواد فراہم کیا، اور قدم قدم پر میری راہنمائی فرمائی۔ بلکہ ان حضرات کی محنت اور کوشش سے مجھے اس کتاب کا مؤلف بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احقر:

ملک عبدالقیوم اعوان

ایم، اے (علوم اسلامیہ) بی، ایڈ

Marfat.com

عرض ناشر

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واھلبیتہٖ اجمعین . امابعد

جامع المعقول ومنقول، محقق فروع واصول، جامع علوم شرعیہ وماہر علوم عقلیہ، راسخون فی العلم، غواص بحر حقیقت فیاض علوم طریقت ضیغم اسلام، فخر اہلسنّت، استاذ العلماء والمناظرین فخر السادت حضرت العلام امام پاکستان مولانا حافظ سیّد احمد شاہ صاحب بخاریؒ نقشبندی قادری فاضل دار العلوم دیوبند کی سوانح حیات آپ حضرات کے سامنے ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم اور جامع ہمہ صفت موصوف شخصیت تھے۔ آپ کی زندگی مبارک کا ہر گوشہ ایک مستقل کتاب ہے۔ آپؒ کی تحقیقات میں مجتہدانہ جلوہ موجود ہے۔ آپ نے جس مسئلہ پر قلم اُٹھایا، وہ آج تک لاجواب ہے۔

ہزاروں زور مارے صاحب تبلیغ شیعہ نے
غلط ہوتا نہیں جو حوالہ پیش کر دیا تو نے
عالم بھی ہیں سیّد بھی ہیں قرآن کے قاری
مخدوم عنایت ہیں وہ احمد شاہ بخاریؒ

آپ بیک وقت حافظ، عالم باعمل، مدرس، مناظر، مصنف، خطیب

Marfat.com

تھے۔اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، قادریہ کے مکمل مجاز تھے۔سینکڑوں راہگیروں ،زانیوں ،شرابیوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے راہ ہدایت پائی۔ بڑی مدت سے خواہش تھی کہ آپؒ کی سوانح حیات لکھی جائے مگر ناگفتہ بہ ونامساعد حالات کے پیش نظر بہت بڑا زمانہ گزر گیا۔الحمدللہ اس مدت طویلہ میں احقر نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش کے عین مطابق زمین خرید کر جامع مسجد ثانیٔ اثنینؓ ودارالمبلغین کا کام مکمل کیا۔اور ساتھ شعبہ نشرواشاعت امام پاکستان اکیڈمی قائم کر کے حضرت شاہ صاحبؒ کی نایاب کتب شائع کیں۔اور سالانہ ''دارالمبلغین کورس'' سے سینکڑوں مبلغ مناظر تیار کیے۔

''میں نے تو درگزر نہ کی جو مجھ سے ہوسکا'' اللہ کریم قبول فرماویں۔آمین

آپؒ نے ۲۴ مارچ ۱۹۶۹ءمطابق ۴/۵ محرم الحرام، ۱۱ چیت ۲۰۲۵ بروز سوموار بعمر ۶۳ سال وفات پائی۔آپؒ کی سوانح حیات کا مواد احقر نے جناب ماسٹر ملک عبدالقیوم صاحب مدظلہ العالی چک ۳۳ شمالی (سرگودھا) کے سپرد کیا۔آپ نے نہایت قلبی محبت وعقیدت سے باوجود گوناں گوں مصروفیات کے قبول فرمایا اور نہایت محنت سے سوانح مکمل کرنے میں احقر کے دست راست بنے۔ملک عبدالقیوم صاحب بھی چونکہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی سلسلہ

Marfat.com

رکھتے ہیں۔۔۔ بایں وجہ خصوصی لگن سے سوانح لکھنے کا حق ادا کیا۔ فجز اہم اللہ احسن الجزاء، سوانح حیات ایک علمی نکات کا شاہکار بھی ہے، تمام اہل اسلام حضرات واحباب کو خرید نے کی تلقین ہے۔

زندگی بھر تو نے کی ہے مدح اصحابؓ رسولؐ
تیری تربت پر صدا ہو رحمت حق کا نزول

وما علینا الا البلاغ

احقر سیّد محمد قاسم شاہ بخاری بقلم خود
(ناشر)

۵ دسمبر ۲۰۰۶ / ۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ بروز منگل

Marfat.com

مقدمہ

ازاستاذ العلماء جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا **قاری عبدالسمیع** صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

فاضل دار العلوم دیو بند شیخ الحدیث جامعہ سراج العلوم سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ.

قدرت ہمیشہ ہر دور میں ایسے مقدس انسان پیدا فرماتی رہتی ہے، جو اپنے زمانے کے **فتنوں سے** دین حق کا تحفظ فرماتے ہیں۔ یقیناً حضرت العلام الحافظ الحاج امام پاکستان مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری قدس سرہٗ ایسی ہی ایک نادرہ روزگار ہستی کو رب العزت نے دین حنیف کو اغیار کی تلورانہ یلغار سے حصار علمی دینے کے لیے پیدا فرمایا۔ حضرت امام پاکستان کا ''سوانحی تذکرہ'' یہ چند اوراق اس کا تحمل نہیں کر سکتے۔ علمی حلقوں میں حضرت موصوف کا تذکرہ کسی تحریر کا مرہون منت نہیں، لیکن عامۃ المسلمین کا مصنف علیہ الرحمۃ کے ''اجمالی تذکرہ'' سے بصیرت اندوز ہونا ناظرین اور مجھ حقیر کے لیے موجب سعادت ہوگا۔ اور پھر بمصداق شعر:

Marfat.com

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
ھو المسک ما کررتہٗ یتضوعہٗ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر صورت میں تسکین روح کا عمل ہے۔ اسے جس قدر دہرایا جائے کم ہے۔ حضرت امام پاکستان قبل از تقسیم برصغیر موضع اجنالہ ضلع سرگودھا پنجاب میں اپنے تولد سے زینت بخش عالم ہوئے۔ تحفظ دین و ناموس حاملان دین کی عظیم ذمہ داری کو اٹھانے والی شخصیت کی پیشانی بچپن سے ہی اولعزمی کے نور سے چمک رہی تھی۔ آپ ذکاوت و فطانت اور استقامت کا پیکر ایام طفولیت میں ہی قرآن و حدیث کی تعلیم میں لگ گئے۔

آپ کے ہم عمر میدانوں میں کھیلوں سے شاد کام ہوتے۔ مگر مستقبل کا امام سب سے الگ قرآن پاک سینے سے لگائے مکتب میں محو تلاوت رہا۔ آپ نے مختصر مدت میں جناب حافظ میاں سلطان احمد قریشی صاحبؒ سے جلال پور ننگیانہ ضلع سرگودھا میں قرآن مجید حفظ کیا۔ طبعی طور پر صحت تلفظ اور مافوق السعادت ضبط سے اساتذہ کو حیران چھوڑتے ہوئے ابتدائی فارسی کتب کی تعلیم کے لیے مولانا نور حسین صاحب خوشابیؒ اور مولانا فضل کریم صاحب بندیالیؒ سے رجوع فرمایا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جذبہ مزید سے حصول مزید

Marfat.com

نے مولانا عبدالعزیز صاحب گل کوٹیؒ اور مولانا عطاء محمد قریشیؒ کوٹ اللہ یار کے پاس پہنچایا۔ وہاں سے آپ نے صرف ونحو، فقہ، اصول فقہ، بلاغت ومعانی کی مروجہ کتب کی تکمیل کے بعد علاقہ میں منطق وفلسفہ کی مشہور درس گاہ ''انہی''، ضلع گجرات میں استاذ الکبیر حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ اور الاستاذ العلماء حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ کے معقولات میں اپنی بلند فطرت کے مطابق مہارت وکمال حاصل کیا۔ اور پھر علم کی آخری رفعتوں پر فائز ہونے کے لیے مرکز علوم اسلامیہ، ازہر ایشیاء وافریقہ جامعہ عالیہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارن پور (بھارت) تشریف لے گئے۔

وہاں دیگر اکابر اساتذہ کے علاوہ زینت مسند صدارت شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ العزیز سے سند فراغ اور شیخ الاسلام کی خصوصی توجہات حاصل کر کے وطن مالوف کی جانب رجوع فرمایا۔ قبل اس کے کہ حضرت شاہ صاحبؒ اپنی علمی ضیاء پاشیوں سے برصغیر کو منور کرتے، آپ کے قلب میں معرفت الٰہی کا جذبہ پوری شدت سے بیدار ہوا، اور آپ وقت کے برگزیدہ صاحب معرفت مرشد السالکین حضرت مولانا خواجہ غلام حسن سواگؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں لطیفۂ قلب سے لاتعین تک تمام منازل سلوک طے کر کے اجازت سے سرفراز ہوئے۔ اس طرح ظاہری و باطنی علوم

Marfat.com

وعرفان سے منور ہو کر شاہ صاحبؒ نے عوام الناس کو مستفید فرمانے کے لیے مسند تدریس کو رونق بخشی۔

شروع میں مدرسہ جامعہ محمدی ضلع جھنگ میں صدر مدرس کی حیثیت سے تعلیمی ذمہ داری سرانجام دیں۔ پھر تحصیل چنیوٹ کے مختلف مدارس میں اپنی خداداد صلاحیت سے طلباء کے دل ودماغ کو علوم نبوت سے منور فرماتے رہے۔ اسی دوران ایک مرتبہ پھر داعیہ پیدا ہوا کہ سلسلہ عالیہ قادریہ سے سیرابی ہو۔ چنانچہ وہاں بھی قلیل مدت میں کلاہ اجازت مرحمت ہوئی۔ اور اس طرح حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قلب مبارک عشق خداوندی میں دوآتشہ بن گیا۔

اوائل ۱۹۴۸ء میں آپ نے مجددانہ مساعی کے لیے ایک مستقل ادارہ کی ضرورت محسوس فرمائی اور چوکیرہ ضلع سرگودھا میں مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ کی بنیاد رکھی۔ اور صدر مدرس ومہتمم کے فرائض خود ہی انجام دیتے رہے۔ مدرسہ میں تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ پندرہ روزہ ''الفاروق'' نامی ایک خالص علمی رسالہ بھی جاری کیا۔ یہ رسالہ درحقیقت ایک خالص علمی دستاویز تھی۔ جس نے اعداء دین کے حلقوں میں تہلکہ مچادیا۔ اس تحریری جہاد اور تبلیغی دوروں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اسی عرصہ میں آپ نے معرکۃ الآراء موضوعات پر رسائل کی شکل میں اپنے علمی جواہر ریزے سپرد

Marfat.com

قلم کرنے شروع کردیئے۔ پاکستان میں حفاظت اسلام کی خاطر دشمنان دین سے اس تحریری جہاد کی وجہ سے علماء نے آپ کو ''امام پاکستان'' کے عظیم اور الہامی لقب سے یاد کیا۔ اور یہی امتیازی لقب آپؒ کا مستقل تعارفی نام بن گیا۔ ذلک فضل اللہ یوتی من یشآء حق سبحانہٗ وتعالیٰ امام پاکستانؒ کو سنت یوسفی علیٰ صاحبہا السلام سے بھی نوازنا چاہتی تھی۔ لہٰذا ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ کو شاہ پور جیل میں محصور کرکے خصوصی تجلیات سے نوازا۔

چنانچہ قید و بند کے ان پُر صعوبت ایام میں حضرت شاہ صاحب رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے اپنا تحقیقی علمی شاہکار ''تحقیق فدک'' تصنیف فرمائی۔ جس سے ہر طبقہ فکر نے اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اُٹھایا۔ اور علماء نے تو اپنا دامن علمی جواہر سے اس طرح بھرا کہ اس مسئلہ میں ہر تحریر و تحقیق سے بے نیاز ہوگئے۔ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی اس کتاب کے بارے میں حقیقت پر مبنی جملہ زبان زد عام و خواص ہوگیا کہ ''مسئلہ فدک میں یہ تصنیف اُردو زبان میں حرف آخر ہے۔'' جس کی نظیر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ہے۔

امام پاکستان رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی وسیع سرگرمیاں چوکیرہ جیسے چھوٹے قصبہ سے پورے ملک پر اثر انداز نہیں ہوسکتی تھیں۔ لہٰذا احباب کے اصرار پر حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ زندگی کے آخری دور میں سیٹلائٹ ٹاؤن

Marfat.com

سرگودھا میں رونق افروز ہوئے ۔ وہاں آپؒ نے ایک عظیم جامع مسجد فاروق اعظمؓ تعمیر کروائی ۔ اور معہد فاروقِ اعظمؓ کے نام سے ایک عظیم علمی یادگار کی بنیاد رکھی ۔

وفات : امام پاکستان حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مجددانہ سرگرمیاں عروج پر تھیں ۔ تو حضرت حق جل مجدہٗ نے ۶۳ برس کی عمر میں اچانک اس یگانہ روزگار، زعیم ملت، بطل جلیل، کو اپنے جوارِ رحمت میں پناہ دے کر دنیا والوں کی آنکھوں سے اوجھل فرما دیا ۔ اور اس طرح اس صدی کا ''مجاہد اسلام امام پاکستان'' واصل باللہ ہو گئے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون .

امام پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ کی اولاد میں غلام علی شاہ اور شبیر احمد شاہ حافظ قرآن اور ذی استعداد نوجوان ہیں ۔ جن سے بڑی خیر کی توقعات ہیں ۔ بڑے صاحبزادے اور حقیقی جانشین حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری بحمد للہ ایک معتبر عالم، نڈر خطیب اور صاحب قلم اور بے باک مناظر جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خصوصی تربیت یافتہ صحیح معنوں میں امام ابن امام ہیں ۔

جانشین امام پاکستان نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ کی انتظامیہ کی رسمی پابندیوں سے کنارہ کش ہو کر بشیر کالونی سرگودھا میں ایک قطعہ زمین

Marfat.com

خرید کر جامع مسجد ثانی اثنینؓ تعمیر کی۔اور تعلیم وتبلیغ کے مشن کو جاری رکھ کر امام پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جدو جہد کی راہ پر گامزن ہو گئے جذبہ خدمت ،انداز جہاد ،فکر ملت ،خوف عقبیٰ ،للٰہیت ، بے غرض حق گوئی ،ایثار وفا تمام صفات وخصائل امام پاکستان کی ہیں۔

ان شاء اللہ العزیز امام پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا علمی پودا جانشین امام کی پُرخلوص جدو جہد سے ضرور پروان چڑھے گا۔

یرحم اللّٰہ عبداً قال آمین .

یہ چند سطور سپرد قلم کی ہیں۔رب کریم انہیں
قبولیت سے نوازیں۔آمین

والحمد للّٰہ واولاً وآخراً وصلی اللّٰہ
تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیّدنا مُحمَّدٍ
وّآلہٖ واَصحابہٖ اَجمعِین.

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل :

حالات زندگی

☆ اسم گرامی: سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

☆ ولدیت: سیّد غلام علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

☆ تاریخ پیدائش: ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء

سرگودھا سے شمال مشرق کی جانب لالہ موسیٰ جانے والی ریلوے لائن کے ساتھ سرگودھا سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر اجنالہ ایک قدیم بستی ہے۔ پہلے یہ بستی تحصیل سرگودھا ضلع شاہ پور سے متعلق تھی۔ لیکن بعد ازاں سرگودھا کو ضلع درجہ حاصل ہو جانے کی وجہ سے اب موضع اجنالہ تحصیل و ضلع سرگودھا کا ایک گاؤں ہے۔ اسی گاؤں ''اجنالہ'' میں سید غلام علی شاہ صاحب بخاریؒ کے دولت کدہ کو ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۶ء کی ایک درخشندہ صبح کا ظہور ہوتے ہی سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تولد سے زینت بخشی۔ تحفظ دین و ناموس کی عظیم ذمہ داری کو اُٹھانے والی شخصیت کی پیشانی اولوالعزمی کے نور سے چمک رہی تھی۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس دیہاتی ماحول میں آج امام پاکستان نے جنم لیا ہے۔ ضلع سرگودھا پنجاب کے وسط میں واقع ہے۔ اور شاہینوں کے شہر کے نام سے مشہور

Marfat.com

ہے۔ سید غلام علی شاہ کو اللہ تعالیٰ نے اس فرزند ارجمند کے علاوہ دو بیٹے سید جلال شاہ، سید نذر حسین شاہ اور ایک بیٹی بھی مرحمت فرمائی۔ جس کا نام سیدہ غلام زہرا بی بی رکھا گیا۔ اس طرح سید غلام علی شاہ کی کل اولاد تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

سلسلہ نسب:

حضرت سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب پینتیس یا چھتیس واسطوں سے آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپؒ سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ جد السادات حضرت جلال الدین سرخ بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ اسی نسبت سے آپ کا خاندان بخاری کہلاتا ہے۔

گھریلو حالات:

اجنالہ میں خاندان سادات کے باقی حضرات کی طرح آپؒ کے والد محترم جناب سید غلام علی شاہ صاحبؒ بھی کاشتکاری سے متعلق تھے۔ ذاتی زرعی رقبہ بالکل نہ تھا۔ مزارعت پر تھوڑی بہت زمین لیتے، آمدن نہایت قلیل تھی۔ اس کے باوجود کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے۔

Marfat.com

فقر و فاقہ پر صابر اور قانع تھے۔ اگرچہ عالم نہ تھے۔ تاہم نیک اور نہایت شریف النفس انسان تھے۔

سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ والد صاحب موضع ویگووال میں اقامت گزیں تھے۔ والدہ محترمہ بھی زندہ تھیں، والد محترم اس وقت ویگوال سے شاہ پور چھاؤنی ڈاک لے کر جاتے تھے۔ اس پر انہیں بیس روپے ماہوار ملتے تھے۔ میں طویل سفر کے بعد شام کے قریب گھر پہنچا تو والدہ محترمہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، لیکن چونکہ گھر میں روٹی کے لیے آٹا تک نہ تھا۔ شاید یہی سوچ کر ان کی خوشی افسردگی میں تبدیل ہوگئی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کریں۔ آخر میری والدہ صاحبہ نے معلوم نہیں کس قدر اذیت و کوفت برداشت کر کے لوگوں کو بتایا کہ میرا بیٹا احمد شاہ آیا ہوا ہے، لیکن گھر میں آٹا تک نہیں، اس وقت جو گزری اللہ ہی جانتا ہے، متعلقین نے کچھ آٹا بھیجا اور چند لقمے حلق سے نیچے اُتارے صبح ہوتے ہی اگلے تعلیمی سفر پر روانہ ہوگیا۔

سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، والد مکرم اکثر حالات گریہ میں یہ شعر پڑھتے:

غلام علی مسکین نماناں ہر دم منگے دُعائیں
احمدے، جلے، نذرے، نوں توں نیک کریں رب سائیں

84030
Marfat.com

والدہ محترمہ کی دینی خدمت:

اجنالہ کے اس دیہاتی ماحول میں جہاں اکثر لوگ دین سے بے بہرہ اور رافضیت کے شکنجے میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہاں سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نے عالمہ فاضلہ نہ ہونے کے باوجود دینی خدمات کا بیڑہ اُٹھایا۔ اجنالہ کی بے شمار خواتین کو قرآن مجید پڑھایا، ضروری دینی مسائل میں رہنمائی کی۔ اور اس وقت مروجہ کتاب ''پکی روٹی'' جو بڑے ٹھوس مسائل کی حامل ہے، اکثر خواتین کو پڑھائی، اور مقدور بھر دینی خدمات سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

خصوصاً سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دینی تعلیم دلانے میں والدہ ماجدہ نے بنیادی کردار ادا فرمایا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے والد ماجد مزارعت پر کسی کی زمین کاشت کیا کرتے تھے۔ جب شاہ صاحبؒ نے ہوش سنبھالا تو والد صاحب نے خوش ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا احمد شاہ اب اس قابل ہو گیا ہے کہ کاشتکاری میں میرا ساتھ دے۔ اس پر والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ''میرا بیٹا ہل نہیں چلائے گا۔ بلکہ حافظ قرآن بنے گا۔''

اس پر والد صاحبؒ نے حضرت شاہ صاحبؒ کو جلال پور ننگیانہ تحصیل شاہ پور میں حفظ قرآن کے مدرسے میں داخل کروا دیا۔ یوں دینی

Marfat.com

تعلیم کی بنیاد پڑ گئی۔ سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت برسنے پر آئے تو کوڑے کے ڈھیر پر بھی برسنے لگتی ہے۔''

سادات کوڑے کا ڈھیر نہیں بلکہ خزانہ ہوا کرتے ہیں۔ مگر حضرت شاہ صاحبؒ نمونہ انکسار ہونے کے سبب ایسی باتیں کیا کرتے تھے۔

حصول تعلیم:

خاندان کی کمزور معاشی حالت کے پیش نظر یہی خیال کیا گیا کہ احمد شاہ صاحبؒ کو کسی ایسے کام میں لگا دیا جائے، جس کے ذریعے سے وہ کنبہ کی کفالت میں اپنے والد محترم کا سہارا بن سکیں۔ لیکن شاہ صاحب کی والدہ محترمہ آڑے آئیں۔ اور فرمایا میرا بیٹا ہر حال میں علم دین حاصل کرے گا۔ قدرت کو بھی ایسا ہی منظور تھا۔

حفظ قرآن پاک:

سخت نامساعد حالات کے باوجود جلال پور ننگیانہ تحصیل شاہ پور میں حضرت میاں سلطان احمد قریشی صاحبؒ کے پاس سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔ حضرت میاں

Marfat.com

سلطان احمد قریشی صاحبؒ ناظرہ ہونے کے باوجود قرآن مجید حفظ کرانے میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اور مکمل عالم نہ ہونے کے باوجود تحفہ اثنائے عشریہ میں سے رافضی اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیتے تھے۔ محض رضائے الٰہی کی خاطر فی سبیل اللہ تعلیم دیتے تھے۔

دینی کتب کی تعلیم:

تکمیل حفظ قرآن مجید کے بعد صرف کی کتاب ''قانونچہ امیری'' حضرت مولانا عبداللہ صاحبؒ سے پڑھا۔ مولانا اپنے وقت میں فن صرف کے یکتا استاذ تھے۔ اور صرف پڑھانے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔

قصبہ فروکہ کے نزدیک کوٹ اللہ یار ایک بستی ہے۔ صرف پڑھ لینے کے بعد ابتدائی فنون نحو وغیرہ کی تعلیم کے لیے جناب شاہ صاحبؒ کوٹ اللہ یار میں مولانا عطاء محمد قریشی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کنز اور شرح وقایا یہیں پڑھیں۔ مولانا عبدالعزیز گل کوٹی سے بھی استفادہ کیا۔ یہ دونوں حضرات عالم بھی تھے اور طب یونانی کے ماہر بھی ان دونوں حضرات اساتذہ کرام نے سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔

بندیال میں حضرت مولانا محمد امیر صاحب بندیالوی کے والد محترم

Marfat.com

حضرت مولانا فضل کریمؒ کے پاس بندیال حاضر ہوئے۔ وہاں چند کتابیں پڑھیں۔ بندیال میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ المعروف ''بابا صرفی'' کے پاس صرف ونحو کی تکمیل کی۔

موضع انّہی شریف حاضری:

منڈی بہاؤالدین کے مضافات میں موضع انّہی شریف ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ اس دور میں وہاں ایک مشہور درس گاہ تھی۔ جس میں کتب درسی فنون کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی۔ اس میں استاذ العلماء حضرت مولانا غلام رسولؒ المعروف ''بابا انّہی والے'' (متوفی ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۱ء) مرجع الخلائق تھے۔

مولانا کی آبائی اراضی وہیں تھی۔ اپنی ہی زمین پر درسی و دینی علوم وفنون کا مدرسہ قائم کیا ہوا تھا۔ جو نصف صدی سے زیادہ مدت تک قائم رہا اور بڑے بڑے اکابر علماء کرام نے وہاں تعلیم حاصل کی۔ اور فنون کی تکمیل فرمائی۔ اسی مقام پر استاذ الکبیر حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ کے ساتھ ان کے نامور تلمیذ اور جید عالم حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ گجراتی (المتوفی ۱۳ شوال ۱۳۹۳ھ بمطابق ۱۰ نومبر ۱۹۷۳ء) بطور معین مدرس تھے۔ استاد شاگرد دونوں حضرات کے ہاں منتہی طلباء حاضر ہوکر ان حضرات

Marfat.com

سے بھرپور استفادہ کرتے۔

یہاں پر بھی امام پاکستان سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے چار سال قیام کیا۔ اور جملہ علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔ فطرتاً ذہین اور ذکی تھے، ہم سبق طلباء میں ہمیشہ ممتاز رہے۔ اور ہر دو اساتذہ سے خوب خوب فیض حاصل کیا۔ کافیہ مولانا غلام رسول صاحبؒ اور باقی کتب مولانا ولی اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد اشرف صاحبؒ سے پڑھیں اس عظیم درس گاہ انہی شریف میں حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے

ہم سبق علمائے کرام:

☆ حضرت مولانا قطب الدین صاحبؒ اچھالوی
صدر مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ

☆ حضرت مولانا قاضی خلیل احمد صاحبؒ انگوی

☆ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ راولپنڈی

☆ حضرت مولانا شیر محمد صاحب مقیم حسن والا میانوالی

☆ ☆ ☆

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند روانگی سے قبل جن اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا ان کے اسمائے گرامی:

☆ محترم جناب میاں سلطان احمد قریشی صاحبؒ

☆ حضرت مولانا عطاء محمد قریشی صاحبؒ

مدفون در دلیوالی قریشیاں میانوالی

☆ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ گل کوٹی

مدفون در کوٹ گل

☆ حضرت مولانا فضل کریم صاحب بندیالیؒ

مدفون در بندیال

☆ استاذ الکبیر حضرت مولانا غلام رسول صاحب انہی والے

☆ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بندیالی

(مدفون چوکیرہ)

☆ حضرت مولانا ولی اللہ صاحبؒ

☆ حضرت مولانا محمد اشرف صاحبؒ منڈی بہاؤالدین

☆☆☆☆

Marfat.com

باب دوم:

قاسم العلوم والخیرات از ہر ایشیاء وافریقہ

دارالعلوم دیوبند میں حاضری:

مذکورہ مذکورہ مقامات سے علوم وفنون کی تکمیل کے بعد دورۂ حدیث شریف پڑھنے کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ کہنے اور سننے، لکھنے اور پڑھنے کو یہ ایک معمولی بات ہے۔ لیکن اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں کہ مصائب وآلام کے کتنے پہاڑ عبور کر کے حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ دیوبند پہنچے۔ معاشی حالت کا گراف تو صفر سے بھی نیچے تھا، کرایہ کہاں سے مہیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر پیدل ہی چل دیئے۔ معلوم نہیں کتنے عرصہ کے بعد کس حالت میں وہاں پہنچے ہوں گے۔ ہمیشہ بڑوں سے بڑی قربانی ہی لی جاتی ہے۔

حصول علم کے لیے اسلاف کی قربانی:

حصول علم کے لیے قربانی دینے اور مشقت جھیلنے میں ہمارے اسلاف نے بڑی روشن مثالیں قائم کی ہیں:

Marfat.com

☆ ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے کہ میں نے تحصیل علم حدیث کے لیے نو ہزار میل پیدل سفر کیا۔

☆ ابن مقری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب کا نسخہ حاصل کرنے کی خاطر آٹھ سو چالیس میل کا سفر پیدل طے کیا۔

☆ حافظ ابو عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے طلب حدیث شریف کے لیے ایک سو بیس مقامات کا سفر کیا۔

تاریخ عالم حصول علم کے لیے قربانی اور شوق میں مسلمانوں کا ثانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب دارالعلوم دیوبند پہنچے تو داخلہ تو مل گیا۔ لیکن مطبخ میں نام درج نہ ہوا۔ کیونکہ وہ کام شاہ صاحب کی تشریف آوری سے قبل ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا تھا۔ جیب میں صرف چار آنے تھے۔ چار آنے میں پانچ سیر امرود مل گئے، پانچ دن متواتر انہی پر گزارہ کیا۔ لیکن روٹی کے لیے کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا گوارا نہ کیا۔

Marfat.com

علامہ اقبالؒ نے شاید اسی موقع کے لیے کہا تھا۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی

یہ بات بھی تو قابل لحاظ ہے کہ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کس نانا کے نواسے تھے۔ وہی نانا جان ﷺ جن کے گھر میں کئی کئی ماہ ایسے گزر جاتے کہ کچھ پکانے کے لیے چولہا جلانے کی نوبت نہ آتی تھی۔ جس نبی ﷺ کے اُمتی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر بندھا پتھر دکھا کر بھوکے ہونے کی نشاندہی کریں تو ان کا نبی ﷺ اپنے پیٹ سے کرتا مبارک اُٹھا کر بھوک کی وجہ سے پیٹ پر بندھے ہوئے دو پتھر دکھائے۔

چھٹے روز مدرسہ کے مہتمم شیخ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کسی طرح سے معاملہ کا علم ہو گیا۔ نہایت شفقت سے اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتؒ نے چاولوں کی ایک پلیٹ عنایت فرمائی، جب میں چاول کھا چکا تو حضرت چاول اور لے آئے، احقر نے وہ پلیٹ بھی صاف کر دی، بھوک نے بندہ کو چاولوں کی تیسری پلیٹ بھی کھا جانے پر مجبور کر دیا۔ بعد ازاں مطبخ میں نام درج

Marfat.com

کر دیا گیا۔ اور بندہ کو مطبخ سے کھانا ملنے لگا۔

محدّث کبیر حضرت مولانا سیّد انور شاہ کشمیریؒ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دار العلوم دیوبند میں قیام کے دوران ۲ صفر ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء کو علوم اسلامیہ کا بحر مواج، گنجینۂ علم وحکمت، حبر الامت، حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرتؒ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت بھی حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاریؒ کو حاصل ہو گئی۔

دارُالعلوم دیوبند میں جن نابغۂ روزگار ہستیوں سے علم حدیث حاصل کیا:

برصغیر کی اس عظیم یونیورسٹی دارُالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام کے دوران جن نابغۂ روزگار ہستیوں سے علم حدیث حاصل کیا ان میں :

☆ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۂ اللہ

☆ شیخ الفقہ والادب حضرت مولانا اعزاز علی رحمۂ اللہ تعالیٰ

☆ بحرالعلوم حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمۂ اللہ تعالیٰ

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۂ اللہ تعالیٰ

جیسے عظیم اساطین فضل وکمال سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ اپنی خداداد ذہانت اور لیاقتِ طبعی کی بنیاد پر حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند (بھارت) میں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شوال ۱۳۵۱ء بمطابق ۱۹۳۲ء میں داخلہ لیا اور رجب ۱۳۵۴ھ بمطابق ۱۹۳۵ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغ وفضیلت حاصل کی۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سند کا نمبر ۱۸۸۴ ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

شیخ العرب و العجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی نصائح

☆☆☆☆

﴿۱﴾ کسی کامل کے ہاتھ پر بیعت کریں، تاکہ باطنی اصلاح و تربیت ہو سکے۔

﴿۲﴾ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء'' کا مطالعہ ضرور کریں۔

﴿۳﴾ سیرت حلبیہ کا مطالعہ کریں۔

﴿۴﴾ جہاں جمعہ جاری ہو وہاں بند نہ کرائیں، اور دیہات میں جہاں پہلے سے جمعہ رائج نہ ہو۔ وہاں جمعہ شروع نہ کریں۔

﴿۵﴾ مسجد میں دوسری جماعت نہ کرائیں۔

☆☆☆☆

☆☆☆

Marfat.com

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

بیعت کی درخواست:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی:

"حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلم لیگ کامیاب ہوجائے گی۔ اور پاکستان بن جائے گا۔ اس لیے آپ کا میرے ساتھ رابطہ نہ رہے گا۔ اور حاضری کے فقدان کی وجہ سے بیعت کا مقصود حاصل نہ ہو سکے گا۔ آپ اپنے علاقہ میں کسی پرہیزگار اور متقی شخص سے اپنا روحانی تعلق استوار کر لینا۔"

شعبان ۱۳۵۳ھ میں دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہوکر وطن واپس تشریف لے آئے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

حصول علم میں مجاہدات

صرف سولہ مرتبہ گھر آئے:

جس طرح تلاش علم میں ہمارے اکابرینؒ نے زندگیاں کھپا دیں، مدتوں گھر کا دروازہ نصیب نہ ہوا، طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کیا، لیکن علم سے منہ نہیں موڑا۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس راستہ میں کچھ ایسے ہی مجاہدے برداشت کیے خود فرماتے ہیں کہ:

''میں نے سولہ سال دین پڑھا، اس سارے عرصے میں صرف سولہ مرتبہ گھر آیا۔''

گھر کی جو حالت ہوتی تھی گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

رضائی نہیں چٹائی:

دوران تعلیم حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر اس حال میں موسم سرما گزرا کہ رات کو اُوڑھنے کے لیے رضائی تک نہ تھی۔ فرماتے ہیں کہ:

''چٹائی لپیٹ کر پڑا رہتا، اسی حالت میں رات

Marfat.com

آخر۔۔۔بیت جاتی۔''

دوسال اسی طرح گزارے لیکن رضائی میسر نہ آئی۔

بانی دارالعلوم دیوبند کا مجاہدہ:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علم دین اور مجاہدہ لازم وملزوم ہیں۔ ہمارے اکابرین میں سے شاید ہی کسی نے بغیر مجاہدہ کے کچھ حاصل کیا ہو۔ تاریخ پر نظر ڈالنے سے میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ علم وعمل میں جتنی کوئی قد آور شخصیت ہے اتنا ہی بڑا مجاہدہ اُسے پیش آیا۔ اور اس مجاہدہ کی بھٹی نے انہیں کندن بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس نے علم وحکمت کی اتنی خدمات اس قدر تکالیف برداشت کر کے سرانجام دیں ہوں۔ علماء دیوبند کی پیشانی کا جھومر بانیٔ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ دہلی میں پڑھتے تھے۔ جب شام ہو جاتی تو دہلی کے بازار میں سبزیوں کی دوکان کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ سبزی فروش جو بیکار سبزی راستہ میں پھینک دیتا وہ اُٹھا کر دھوتے اور اُبال کر کھا لیتے۔ لیکن حصول علم میں بھوک کو رکاوٹ نہ بننے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرمایا کہ علم کے لحاظ سے متکلمین کے امام بنے۔

Marfat.com

انہوں نے ایسا علم ایجاد کیا کہ حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آئندہ پانچ سو سال تک اسلام پر جو اعتراضات کرے گا۔ اس کا حل مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں موجود ہے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''علم سراسر عزت ہے۔ اس میں ذلت نہیں۔ لیکن اس کا حصول تکلیف کے بغیر نہیں۔ فرمایا العلم عز لاذل فیہ۔''

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مشکلات:

''امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو میراث میں اپنے والد کا کمرہ ملا، حصول علم کے دوران جب ضرورت ہوتی تو چھت کی ایک کڑی بیچتے اور اس پر گزارہ کرتے۔''

☆☆☆☆

☆☆☆

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دارالعلوم دیوبند تک پیدل سفر:

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گزشتہ اوراق میں گزر چکا ہے کہ مالی مشکلات کی بناء پر آپ سرگودھا سے دارالعلوم دیوبند تک پیدل سفر کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ شاہ صاحب نے اس پیدل سفر میں کتنی کلفت اور صعوبت برداشت کی۔ لیکن علم سے منہ نہیں موڑا۔

پانچ سال تک چارپائی نہیں دیکھی:

ملک ناصر علی صاحب (نمبردار موضع جسرت) کا بیان ہے کہ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ:

''پانچ سال بندیال میں علم دین پڑھا ہے۔ لیکن پانچ سال تک چارپائی میسر نہیں آئی۔ نیچے ہی سوتے رہے۔ پھر فرمایا کروڑوں رحمتوں ہوں میرے والد رحمۃ اللہ علیہ پر جنہوں نے مجھے علم دین پڑھایا۔ پورے ہندوستان میں شاید ہی کوئی

Marfat.com

اتنا غریب ہو، جتنا ہمارا گھرانہ غریب تھا۔ لیکن پھر بھی علم دین کے حصول کے لیے بھیجا۔ رمضان المبارک میں کچھ خدمت ہو جاتی نصف گھر کے گزارہ کے لیے والدین کو دیتا اور نصف سے پورا سال اپنا گزارہ چلاتا۔''

حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی بود باش ، رہن سہن اور وضع قطع میں انتہائی سادہ تھے۔ ساری عمر سادگی کو ہی اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ تصنع اور بناوٹ کا تو آپ کی طبیعت میں کبھی گزر تک بھی نہ تھا۔

☆☆☆☆

☆☆☆

☆

Marfat.com

باب سوم :

﴿ روحانی رشتۂ عقیدت ﴾

خواب میں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت:

دارالعلوم دیو بند میں قیام کی آخری رات تھی۔ حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں ایک بزرگ کی زیارت ہوئی۔ خواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان بزرگوں کے منہ سے شہد اور دودھ کی دو نہریں جاری ہیں۔ اور شاہ صاحبؒ دونوں نہروں سے سیراب ہو رہے ہیں۔ ان بزرگوں کا حلیہ مبارک ذہن میں نقش ہو کر رہ گیا۔ وطن واپس پہنچے تو ان کی تلاش شروع کر دی۔

آخر ایک دن حضرت شاہ صاحبؒ کے بھائی جلال شاہ صاحب نے بتلایا کہ جن بزرگوں کا ذکر آپ کیا کرتے ہیں، اسی حلیہ کے بزرگ میاں خدا بخش کلیار رئیس اعظم گل کوٹ کے ہاں تشریف لائے ہیں۔

''حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فوراً وہاں پہنچے دیکھا تو حضرت خواجہ غلام حسن سواگ

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف فرما تھے۔ اور یہی وہ بزرگ تھے جن کی زیارت سے سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ دیو بند میں قیام کی آخری رات مشرف ہوئے تھے۔"

حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنا گوہر مقصود مل چکا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی درخواست پر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرما کر اپنے دامن سے وابستہ فرما لیا۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف:

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲۷۶ھ میں تھل کے ایک قصبہ کروڑ لعل عیسن میں ملک لعل خان کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد ماجد بھکر میں ملازم تھے۔ خواجہ صاحب کی پیدائش کے چند دن بعد ہی آپ کی والدہ محترمہ اس دار فانی سے دار البقا کی طرف انتقال فرما گئیں۔ اور چند ہی سال بعد والد محترم کے سایۂ شفقت سے بھی

Marfat.com

محروم ہو گئے ۔ بکریاں چراتے تھے کہ اچانک طبیعت دینی علوم کے حصول کی طرف مائل ہوئی ۔ رخت سفر باندھا اور ڈیرہ اسماعیل خان پہنچ کر مولانا جان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھائی شروع کر دی ۔

عربی فارسی کی تعلیم ایک تبحر عالم دین مولانا نور خان صاحب رحمۃ اللہ سے حاصل کی ۔ مولانا نور خان صاحب کی معیت میں ہی اس وقت کی عظیم روحانی شخصیت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانا نصیب ہو گیا ۔ خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کا شرف بھی حاصل ہو گیا ۔ اپنے پیر و مرشد کی نگاہ فیضان بخش سے رفتہ رفتہ عرفان وسلوک کے مراحل طے ہوتے گئے ۔ نو سال تک اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہے تکمیل سلوک پر حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو اپنی خلافت سے نوازا ۔ اور خلق خدا کی اصلاح باطن کا کام سونپا ۔

کروڑ لعل عیسن واپس تشریف لائے ، جوانی کی عمر تھی ، خوب محنت اور لگن سے کام کیا ۔ اور مخلوق کو فیضان پہنچایا ۔ لوگ بہت جلد آپ کے گرویدہ ہو گئے ۔ صاحب استطاعت لوگوں نے ضرورت کے مطابق مکانات ، کنواں ، مسجد ، مسافر خانہ تعمیر کر کے کچھ زرعی اراضی بھی آپ کے نام منتقل کر دی ۔ اپنے ہی قبیلہ میں آپ کی شادی بھی ہو گئی ۔

Marfat.com

ایک مدت بعد سواگ میں تشریف لے لائے ہزار ہا مسلمان آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوکر بیعت ہوئے۔اور فسق وفجور سے توبہ کی۔آپ کے ہاتھ پر سینکڑوں غیر مسلم بھی اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کھل کر حق بات بیان کرتے کبھی کسی دنیادار سے مرعوب نہ ہوتے۔اور نہ ہی کسی کو خاطر میں لاتے۔غیر شرعی حرکات پر سختی سے نکیر فرماتے۔اور واشگاف الفاظ میں فرماتے:

''مجھے کسی سے کوئی دنیاوی لالچ نہیں ہے۔فقیر تو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور سرکار دو عالم جناب محمد مصطفےٰ کی اتباع چاہتا ہے۔''

دینی غیرت وحمیت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی غیرت وحمیّت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ دوران سفر سخت پیاس لگی۔گرمی کی شدت اور تھل کا علاقہ،تلاش بسیار کے بعد ایک کنواں پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کنویں کا مالک بغض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آگ میں جلنے والا ہے ایک بد بخت شخص ہے۔گو کنویں کا پانی تو پاک تھا۔لیکن خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حمیت نے گوارا نہ کیا کہ

Marfat.com

وہ دشمن صحابہؓ کے کنویں سے پانی پئیں۔ باوجود سخت پیاس اور احتیاج کے پانی نہ پیا۔ اور پیاسے ہی اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بیٹے کی بشارت:

ایک دفعہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا دیں گے۔ لیکن اُس بیٹے کی زبان میں لکنت ہو گی۔ علم دین حاصل کرے گا۔ عام گفتگو میں اس کی زبان اٹکے گی۔ لیکن تقریر اور وعظ کے دوران زبان بالکل صاف چلے گی۔ اور کوئی رکاوٹ نہ ہو گی۔''

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پیشن گوئی بالکل حرف بحرف پوری ہوئی۔ اللہ جل شانہٗ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیٹا بھی عطا فرمایا، اور اس بیٹے نے سراج العلوم سرگودھا میں مکمل درس نظامی پڑھا اور ایک متبحر عالم بنے۔ عمومی گفتگو میں کافی لکنت ہوتی ہے۔ جبکہ تقاریر

Marfat.com

میں زور سے گرتی ہوئی آبشار کا سا بہاؤ معلوم ہوتا ہے۔اس وقت زبان کی سب رکاوٹیں کافور ہو جاتی ہیں۔شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ فرزند ارجمند سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری مدظلہم العالی ہیں۔جن کا شمار سرگودھا کی معروف علمی شخصیت میں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر خاص عنایت:

خلیفہ حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب مدظلہم کا بیان:

حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب مدظلہم جو کہ حضرت خواجہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں جواب بھی ماشاءاللہ حیات ہیں اس وقت ۱۰۲ سال عمر ہے۔فرماتے ہیں :

''حضرت خواجہ سواگ رحمۃ اللہ کے ہاں سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ کا مقام ومرتبہ جو تھا وہ کسی

Marfat.com

اور مرید کا نہ تھا۔ جب سید احمد شاہ صاحبؒ حضرت
پیر سواگ کے ہاں تشریف لے جاتے تو دور سے
دیکھ کر حضرت معہ مریدین مل کر استقبال فرماتے۔
اور اپنے بالکل قریب بٹھاتے۔ جب حضرت شاہ
صاحبؒ واپس جانا چاہتے تو مشکل سے اجازت
فرماتے ۔اور الوداع کرنے کے لیے دور تک
حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ پیدل جاتے۔''

ایک مرتبہ اجازت کے وقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ :

''احمد شاہؒ اجازت نہ دوں گا۔ جب تک میرے
ساتھ عہد نہ کرے۔ عرض کیا حضرت حکم فرماویں:
حضرت سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری
زندگی تک رمضان المبارک میں قرآن مجھے
سنانا ہوگا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
قبول کرلیا۔''

تب اجازت ملی پھر حضرت سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن حضرت خواجہ پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی

Marfat.com

سنایا۔ایک مرتبہ آخری عمر میں جب حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے۔اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔میں بھی (حضرت مولانا خلیفہ غلام رسول صاحب مدظلہم) موجود تھا۔حضرت خواجہ سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ :

''احمد شاہ اگر میں زندہ رہا تو اگلے سال تیری بیعت
جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے کرادوں گا۔''

نـــوٹ : یہ عبارت حضرت خواجہ حافظ غلام رسول صاحب مدظلہم ڈیرہ اسماعیل خان کے حکم سے درج کی ہے۔(۲۱ جولائی ۲۰۰۴ء)

حضرت مولانا عطاء محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری:

حضرت مولانا عطاء محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین ہونے کے علاوہ علاقہ بھر کی مقتدر شخصیت تھے۔حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کا شاگرد رشید ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت قریشی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت

Marfat.com

خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کا داعیہ پیدا ہوا۔ تو میں ایک گھوڑی پر سوار ہو کر موضع بلو میں پہنچ گیا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ بڑی تیز تھی۔ معمولی جھاڑیوں اور کھجور کے درختوں کے سائے میں لوگ متفرق طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اندر حجرے میں آرام فرما رہے تھے۔ چلچلاتی دھوپ سے بچنے کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ لوگوں کی خستہ حالی دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے۔۔۔کہ :

"دیکھو یہ بھی کوئی پیر ہیں۔۔۔لوگ باہر کس حالت
میں ہیں۔ اور پیر صاحب اندر سو رہے ہیں۔"

یہ الفاظ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں تک بھی پہنچ گئے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے حجرہ کے دروازے میں کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ دروازے کے تختوں پر رکھ کر فرمایا :

"کیا دوپہر کا سونا (قیلولہ) سنت نہیں ہے۔"

مجھے اس صورت حال سے خفت ہوئی۔ بہر حال سہ پہر کے وقت جب مراقبہ کی خاص محفل جس میں صرف حضرتؒ کے مقربین بیٹھتے تھے۔ شروع ہونے لگی تو خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس قریشی جوان کو بھی بلالیں۔ میں بھی حاضر خدمت ہو گیا۔ سب نے چہرے ڈھانپ

Marfat.com

لیے اور مراقبہ شروع ہو گیا۔ مراقبہ کے بعد حضرت جس جس سے مراقبہ کی صورت حال دریافت فرماتے وہ یہی عرض کرتا کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آخر میں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے صورت حال دریافت فرمائی :

''میں نے عرض کیا حضرت یہ تو معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں لیکن زیارت نہیں ہو سکی۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اگر آپ نے آج دوپہر والے الفاظ نہ کہے ہوتے تو آج ہی آپ کو بھی زیارتِ نصیب ہو جاتی۔''

علامہ اقبالؒ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
تمنا درد دل ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضاء لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

☆☆☆☆

Marfat.com

وظائف کی بجائے شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''تدریسی و تبلیغی فرائض کی بجا آوری کی وجہ سے آپؒ کے تفویض کردہ وظائف پورے کرنے کے لیے وقت نہیں بچتا۔''

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''شاہ جی تمام وظائف چھوڑ دیں اور ان کی جگہ شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے رہیں۔ سب وظائف پورے ہو جائیں گے۔''

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تادم زیست اپنے مرشد کے حکم پر صرف عمل ہی نہیں کیا بلکہ حکم ماننے کا حق ادا کر دیا۔ ساری زندگی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور خصوصاً سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان کا پھریرا بلند کرتے رہے۔ اور اس راستہ میں آنے والی ہر قسم کی مشکلات کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا۔ اس موضوع پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تصنیفی خدمات اپنے مقام پر بیان ہوں گی۔ (انشاء اللہ)

Marfat.com

ٹھوکر سے میرا پاؤں زخمی ہوا ضرور

رستے میں کھڑا تھا کوہسار ہٹ گیا

شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کچھ ایسا دلی شغف تھا کہ زندگی کا آخری جمعہ جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محلّہ گڑھا چنیوٹ میں پڑھایا۔ اس میں بھی خلیفۂ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہی شان بیان فرمائی۔ اگلا جمعہ آنے سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ موسیٰ زئی شریف (متوطن ڈیرہ اسماعیل خان) کے خلیفہ تھے۔ اور خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز خلیفہ تھے۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے شیخ سے والہانہ عقیدت:

حضرت بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے شیخ مکرم سے بڑی والہانہ عقیدت تھی۔ کئی مرتبہ اپنے شیخ محترم کی زیارت اور خدمت میں حاضری کے لیے محمدی شریف (جھنگ) سے لعل عیسن کروڑ تک پیدل سفر کیا۔ یہ مسافت تقریباً دوسو کلومیٹر سے کم نہیں۔ گرمی کے موسم میں تلامذہ کی

Marfat.com

موجودگی میں خود اپنے ہاتھ سے خواجہ صاحب کو پنکھا کرتے۔ ہر ممکن خدمت سے اپنے شیخ کا دل خوش کرتے۔ کئی مرتبہ تراویح میں اپنے شیخ کو قرآن سنایا۔ حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تلاوت سن کر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری ہو جاتا۔

شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ:

"جب تراویح میں حضرت خواجہ سواگ رحمۃ اللہ علیہ موجود ہوتے تو قرآن مجید کی تفسیر کے اسرار رموز مجھ پر منکشف ہونا شروع ہو جاتے اور تفسیر کھلتی چلی جاتی۔"

دس، پندرہ دن اور بعض اوقات ایک ایک ماہ تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ مکرم رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قیام فرماتے۔ پھر بھی قیام سے دل نہ بھرتا۔ اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی چاہتے کہ مرید باصفا میرے پاس موجود ہی رہے۔ لیکن تدریس کی مجبوری آڑے آتی اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بادل نخواستہ اجازت فرما دیتے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

کھانے کی تیاری سے پہلے قرآن ختم کرنا :

ایک مرتبہ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے واپسی کی اجازت طلب فرمائی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :

''شاہ صاحب گھر جا کر کیا کرو گے۔ یہاں جو آپ کو کھانا ملتا ہے۔ جسے تیار کرنے سے پہلے میری دونوں بیٹیاں پندرہ پندرہ پارے پڑھ کر قرآن ختم کرتی ہیں پھر کھانا تیار کرتی ہیں۔ یہ بات آپ کو اور کہاں میسر آئے گی۔''

شیخ مکرمؒ اپنے مرید کو الوداع کہنے اور رخصت کرنے کے لیے دور تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تشریف لاتے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں کسی اور کو یہ اعزاز حاصل نہ تھا۔

جو بھی صورت حال ہوتی حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ مکرمؒ کی اجازت کے بغیر کبھی واپس تشریف نہ لاتے۔ سلوک میں شیخ کی خدمت میں حاضری، عقیدت اور ادب ہی بنیادی ارکان ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں کوئی بھی سالک کامیابی سے ہمکنار

Marfat.com

نہیں ہوسکتا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے شیخ مکرم کے ساتھ اور خدمت نے سلوک کی منازل جلد طے کرانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور جلد ہی تمام اسباق پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں لطیفۂ قلب سے لاتعین تک تمام منازل سلوک طے کر لی تھیں۔

خلافت کا اعزاز:

سلوک کی منازل بڑی کامیابی سے طے کر لینے پر حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز اور اجل خلفاء میں سے تھے۔

ضروری نوٹ:

حضرت مولانا خواجہ حافظ غلام رسول صاحب ڈیرہ اسماعیل خان والے (حضرت خواجہ سواگ رحمۂ اللہ و شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۂ اللہ) نے اپنی زبان مبارک

Marfat.com

سے احقر (محمد قاسم شاہ) کو ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے اور میری موجودگی میں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت سے نوازا۔

حضرت سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شیخ مکرم رحمۃ اللہ کی کرامت پر پختہ یقین:

۱۹۶۸ء کی بات ہے کہ حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری مدظلہم سخت بیمار ہوگئے۔ بخار بہت تیز تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ تانگے میں سوار ہوکر ڈاکٹر سے دوائی لینے کے لیے شہر سرگودھا جارہے تھے۔ راستہ میں قاسم شاہ کی والدہ محترمہ جن کی گود میں قاسم شاہ صاحب بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔ نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ بیٹے کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے۔ اب مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اس کا بچنا محال ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

"فکر نہ کریں ان شاء اللہ ابھی اسے موت نہ آئے گی

میرے شیخ مکرم حضرت خواجہ سواگ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا تھا۔ کہ شاہ جی اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا۔ لیکن اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ عام بول چال میں اٹکاؤ ہوگا۔ لیکن تقریر روانی سے کرے گا۔۔۔ ابھی تو میرے اس بیٹے قاسم شاہ نے مشکوٰۃ شریف شروع کی ہے۔۔۔ وہ عالم بنے گا تو تقریر کرے گا۔ جس خدا نے میرے شیخ کی آدھی پیشن گوئی پوری فرمائی ہے مجھے بیٹا عطا فرمایا، واقعی اس کی زبان میں لکنت ہے۔ اتنی بات اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادی ہے۔ تو آپ کی پیش گوئی کا باقی حصہ بھی پورا ہوکر رہے گا۔ اس نے ابھی عالم بننا ہے۔۔۔ پھر تقریر کرنی ہے اس لیے بفضل تعالیٰ ابھی اسے موت نہیں آئے گی۔''

کیسا پختہ یقین تھا اپنے شیخ مکرم کے فرمان اور کرامت کی حقانیت پر۔ واقعی ایسا ہی ہوا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پوری فرمادی۔ اور حضرت سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری مد ظلہم بقید حیات ہیں۔ عالم ہیں، فرق باطلہ کے ہر وقت تعاقب میں ہیں، شیاطین کے لیے شہاب ثاقب اور اشاعت حق کے لیے ایک مستعد راکب ہیں۔ صاحب نعیم

Marfat.com

ہیں، اہلسنت کے زعیم ہیں، اخلاق میں عظیم ہیں، قلب کے سلیم ہیں، علامہ اقبال کی بیان کردہ اس حقیقت کے سو فیصد مصداق ہیں:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری اور دوسری بیعت:

حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے شیخ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۳۵۸ھ میں انتقال ہو گیا۔ مزید روحانی مراتب کے حصول کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کی عظیم روحانی شخصیت امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے فرمایا:

"خواجہ حسن سواگ فقر کا شیر ہے۔ آپؒ نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔ اب ان کی بیعت کے بعد میں آپ کو بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔"

Marfat.com

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کیے بغیر بڑی شفقت سے اپنے حلقۂ ارادت میں داخل فرمالیا حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی بحر ولایت سے خوب مستفیض ہوئے۔ یہاں تک کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت شاہ صاحبؒ کو اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا گیارہواں نمبر ہے۔

تحدیث بالنعمت کے طور پر یہ بات سپرد قلم کر کے دلی فرحت محسوس کررہا ہوں کہ راقم اثیم کے والد بزرگوار حضرت مولانا خیر محمد اعوان رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت امام الاولیاء حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدین میں سے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ہماری رہائش فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں تھی۔ قبلہ والد صاحبؒ فیروز والہ کی ''پکی مسجد'' میں تقریباً چھتیس سال کے طویل عرصہ تک امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لیے لاہور تشریف لے جاتے۔ خدام الدین کے مستقل قاری تھے۔ ہمارے شعور نے جب آنکھ کھولی تو دینی رسائل میں سب سے پہلے خدام الدین ہی

Marfat.com

پڑھنے کو ملا۔ تمام اہل خانہ کے دل میں حضرت شیخ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت وعقیدت راسخ ہوگئی تھی۔

راقم کے بڑے بھائی حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہم حال خطیب موتی مسجد چک نمبر ۳۰ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا نے امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا، اور حضرت کی رحلت کے بعد حضرت کے جانشین حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ العالی کے دامن سے وابستہ ہیں۔

محترم بھائی حفیظ الرحمٰن صاحب نے دل کے آپریشن (بائی پاس) کے بعد جب آنکھ کھولی تو پہلا کام یہ کیا کہ مجھے شیرانوالہ جا کر حضرت میاں صاحب مدظلہم کی خدمت میں صحت کے لیے دعا کی درخواست کرنے کا حکم فرمایا۔ احقر نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کی۔

جمعۃ المبارک سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مریدین کے حلقۂ خاص میں حضرت میاں صاحب نے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا کہ:

''ہمارے ایک پیر بھائی بیمار ہیں ان کی صحت کے لیے دُعا فرمائیں۔ کافی دیر تک حضرت

Marfat.com

خاموشی سے خود بھی دعا فرماتے رہے۔''

کیسی فراخدلی اور منکسر المزاجی ہے کہ اپنے خادم اور مرید کو مرید نہیں بلکہ پیر بھائی کہہ کر عزت افزائی فرمائی۔ حضرت میاں صاحب مدظلہم اور محترم بھائی حفیظ الرحمٰن صاحب دونوں بیک وقت حضرت امام الہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر تربیت رہنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب مدظلہم کا سایہ تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆

امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں:

بلاخوف و تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات کو کسی تعارف کی احتیاج نہیں۔ لیکن حصول برکت کے لیے آپ کا اس موقع پر ذکر کرنا ناگزیر ہے۔ تعارف مقصود نہیں سعادت مقصود ہے۔

علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب (پی ایچ ڈی) لکھتے ہیں:

''شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اپنی ذات میں ایک شخصیت ہی نہیں ایک ادارہ تھے۔ایک واقعہ نہیں ایک تاریخ تھے۔خدمت دین میں ایک صاحب طرز اور بے عمل صحرا میں ایک بے لوث اسلامی آواز تھے۔مریدوں کی دولت کا مرکز نہیں خود بے نواؤں کے خبر لینے والے تھے۔آپ کی دعوت قرآن کی پکار اور آپ کی ہمت ایک مجاہدانہ للکار تھی۔آپ میں نظر وفکر، علم وعمل، تقویٰ وذکر اور ہمت وسیاست کے گراں قدر جوہر بیک قالب جمع تھے۔فضائل اخلاق کے یہ موتی علیحدہ علیحدہ تو کئی جگہ دیکھے جاسکتے ہیں۔لیکن ان کا شیرازہ ایک شخصیت سے بندھا ہوا کہیں کہیں نظر آتا ہے۔''

امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ :

''میں حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کا رُتبہ کیا عرض کروں

Marfat.com

ایک سو سال پہلے اور ایک سو سال بعد تک مجھے ان جیسی کوئی شخصیت نظر نہیں آتی۔"

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فارغ التحصیل طلباء (علماء) کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ:

"علم کی تحصیل آپ نے آٹھ سال دیوبند میں رہ کر کر لی، آپ کی تکمیل حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے دورۂ تفسیر سے ہوگی۔ اللہ کا شیر لاہور کے دروازہ شیرانوالہ میں بیٹھا ہوا "اللہ اللہ" کی ضربوں سے کائنات کا دل مسخر کرنے میں مصروف ہے۔ وہ اللہ کا ایسا مقبول بندہ ہے، کہ اس کے درس قرآن میں شمولیت جنت کی ضمانت ہے۔"

قطب زمان:

"قاضی عبدالرحمٰن اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی درخواست کی تو آپؒ نے فرمایا، لاہور میں ''قطب زمان'' موجود ہیں ان سے بیعت کر لیجئے۔''

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں معیار ولایت:

آپ رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی نظر میں معیار قرآن وسنت ہے۔ قرآن وسنت کا مخالف کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ مجلس ذکر میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

''ایک شخص صوفی اور قبلہ عالم کہلائے۔ اور آسمان پر اُڑتا ہوا نظر آئے۔ لاکھوں مرید پیچھے لگا کر لائے۔ اگر اس کا کوئی فعل قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ تو اس کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنا بھی گناہ ہے۔ اس کی بیعت کرنا حرام ہے۔ اگر ہو جائے تو، توڑنا فرض عین ہے۔ ورنہ خود بھی جہنم میں جائے اور تمھیں بھی ساتھ لے جائے گا۔''

سادہ زندگی:

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر کوئی نوکر نہیں رکھا۔ بازار سے اشیاء ضرورت خود خرید کر لاتے۔ اپنی اہلیہ محترمہ کی بیماری کی

Marfat.com

صورت میں اپنے ہاتھوں سے آٹا گوندھتے اور کھانا تیار کرتے۔ کپڑے خود دھولیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ:

"دھوبی کپڑے صاف تو کرتے ہیں۔ مگر پاک نہیں کرتے۔"

جمعہ کے روز اپنے کپڑے خود دھوتے۔ ساری زندگی سفیدؔ کھدر کا لباس پہنا۔ حتیٰ کہ اپنے کفن کی چادریں بھی سفید کھدر سے تیار کروائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے چودہ مرتبہ حج و عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ ساری زندگی حتی الامکان اس بات کی پوری احتیاط فرمائی کہ بے نماز کے ہاتھوں کا کھانا نہ کھایا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ جب بھی کبھی کسی تبلیغی دورے پر تشریف لے جاتے تو مشروط وعدہ فرماتے:

"خدا تعالیٰ نے توفیق دی کرایہ ہوا تو آ جاؤں گا۔ ورنہ نہیں آؤں گا۔"

دوسروں سے کرایہ نہ لیتے تھے۔ بعض بڑے خاندانوں سے آپ کے تعلقات برسوں سے چلے آرہے تھے۔ لیکن آپ ان کے گھر کا پانی تک نہ پیتے تھے۔ فرماتے تھے:

"دنیا داروں کے غرور کی گردن کاٹنے کے لیے میں نے استغناء سے زیادہ تیز دھار آلہ کوئی نہیں دیکھا۔"

Marfat.com

تصانیف:

تصنیفی کام کی بجا آوری کے لیے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فارغ وقت کے حصول کے لیے تخلیہ میں تشریف لے جاتے۔ یوں تو آپؒ نے مختلف موضوعات پر بے شمار رسائل تصنیف فرمائے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر خلق خدا کی ہدایت کا سبب بن چکے ہیں۔

خصوصی طور پر آپؒ نے قرآن کریم کے ترجمہ کی طرف توجہ فرمائی۔ اس خدمت کے لیے آپ رحمہٗ اللہ تعالیٰ واہ کینٹ کی جامع مسجد کے حجرے میں قیام پذیر رہے۔ قرآن کریم کا ترجمہ مع حواشی تحریر فرمایا۔ اور قرآن کریم کے رکوعات کا خلاصہ اور ربط آیات کا تحریر فرمایا۔

انجمن خدام الدین کا قیام آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس انجمن نے جہاں اور بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ان میں رسالہ ''خدام الدین'' کا اجراء سرفہرست ہے۔ یہ رسالہ آج تک بفضل تعالیٰ روشنی کے ایک مینار کی حیثیت سے اپنی ضوفشانی سے ایک عالم کو منور کر رہا ہے۔

سانحۂ ارتحال:

۲۴ فروری ۱۹۶۲ء ہفتے کی صبح آپ رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے سانحۂ

Marfat.com

ارتحال کی خبر سن کر شہر میں کہرام مچ گیا۔ ہر خاص و عام نے جنازہ میں شرکت کے لیے دور ونزدیک سے لاہور پہنچ کر جس محبت کا اظہار کیا اس کی کیفیت بیان کرنے سے میرا قلم قاصر ہے۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کی خبر آناً فاناً بجلی کی سرعت اور تیزی کے ساتھ نہ صرف پنجاب بلکہ اس کے ڈانڈے پشاور اور کراچی جیسے دور دراز فاصلوں پر شہروں سے جا ملے۔ ابھی رات نہیں بیتی تھی کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نفوس، عقیدت کیش و دل ریش آخری دیدار کے لیے ٹرینوں، طیاروں، موٹروں، بسوں، ٹرکوں، رکشاؤں، سائیکلوں، تانگوں گاڑیوں میں سوار ہو کر اور پیادہ مسافت ہائے صغیر و عظیم طے کر کے لاہور پہنچ گئے۔ دنیا حیران تھی کہ ملک کے قریب و بعید گوشوں سے لاکھوں لوگ کھچے کھچا کر کس طرح دیوانہ وار حضرت کے آخری دیدار کے لیے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ظاہر بین نگاہ رکھنے والے لوگوں کو کیا معلوم کہ :

ملتِ عشق از ہمہ دین ہا جدا است
عاشقاں را مذہب و ملت جدا است

جس دن حضرت کا وصال ہوا، ڈیرہ اسماعیل خان کے بازار میں ایک مجذوب دوڑتا ہوا چیختا ہوا جا رہا تھا۔ کہ :

’’آج پاکستان کا صدر مر گیا۔‘‘

Marfat.com

اسی شام ریڈیو پر حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر نشر ہوئی۔ دم توڑتی ہوئی سسکیوں اور نہ تھمنے والے اشکوں کے ہجوم اور آہ وفغاں کی یلغار میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

قبر مبارک سے خوشبو کا آنا :

قطب العالم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی مٹی سے خوشبو اور عجیب وغریب خوشبو کا ظہور نہ صرف اہل لاہور اور پاکستان کے دوسرے لوگوں نے محسوس کیا، بلکہ غیر ملکوں کے لوگ بھی مٹی لے گئے۔ سائنسدانوں کی ریسرچ اور تجزیہ کے باوجود خوشبو آتی رہی۔ کوئی کیمیاوی مادی وجود ثابت نہ ہوسکا۔

اخبارات میں یہ خبر چھپتی رہی دور دراز سے عوام وخواص نے آ کر کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے پورے چالیس سال تک قرآن کریم کی وہ عظیم خدمات سرانجام دیں، جو رہتی دنیا تک ایک مثال اور ایک عظیم اسوۂ حسنہ رہیں گی۔ جس فیض کا منبع آپ نے شیرانوالہ (لاہور) میں جاری کیا تھا وہ آج بھی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سرچشمہ کو قیامت کی صبح تک قائم ودائم اور شادو آباد رکھے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاریؒ پر حضرت لاہوری رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے خصوصی التفات:

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ کی وفات کے بعد شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔اس دوران حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوکیرہ میں مدرسہ دارالہدیٰ کے مہتمم تھے۔ حضرت لاہوری رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے بڑی شفقت سے آپ کی تربیت فرمائی۔تا آنکہ سلوک سلسلہ قادریہ میں تکمیل کے بعد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو خلافت سے نوازا۔

یکم مارچ ۱۹۷۸ء کے ''خدام الدین'' کے صفحہ نمبر ۳ پر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء ومجازین کا ذکر ہے۔ان حضرات میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نمبر گیارھواں ہے۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک رمضان المبارک میں حضرت لاہوری رحمہٗ اللہ کے ہاں تراویح میں قرآن پاک سنانے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک مرتبہ حضرت امام الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موجودگی میں

Marfat.com

حضرت سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو درس قرآن پاک دینے کے لیے ارشاد فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سعادت بھی حاصل کی ۔اور درس قرآن دیا۔لوگ بڑے متاثر ہوئے۔خود حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

حضرت سیّد احمد شاہ بخاری کے بارے میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ذی شان:

حاجی رشید احمد صاحب زید مجدہٗ (چیف کلاتھ ہاؤس امین بازار سرگودھا) بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے دوران تقریر فرمایا کہ :

''لاہوریو ! تمھیں احمد شاہ کے مقام کا کیا پتہ۔۔
میں اپنے نور بصیرت سے کہتا ہوں کہ سیّد احمد شاہ کو
دوسو دفعہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہو چکی ہے۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت:

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحبؒ کے پہلے شیخ مکرم ہیں۔ان کی وفات کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے۔حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے صاحبزادے اور پہلے جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحبؒ سے فرمایا شاہ جی ! میں آپ کو بیعت نہیں کرتا۔صرف تربیت کروں گا۔کیونکہ آپ کا پیر خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ فقر کا شیر ہے۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب

''ثانیٔ اثنین'' کی اشاعت کا حکم:

حکیم میاں نذیر عالم صاحب سکنہ دھدھڑ (وادیٔ سون سکیسر) ضلع خوشاب بیان کرتے ہیں کہ :

''جب حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی گراں قدر کتاب ''ثانیٔ اثنین'' تحریر فرما چکے تو، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ مسوّدہ دکھانے کی اجازت چاہی۔

Marfat.com

حضرت نے بخوشی وقت عنایت فرمایا۔حضرت شاہ صاحبؒ کو لے کر حجرہ خاص میں لے گئے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لفظ ''ثانی اثنین'' کے متعلق اپنی تحقیق سناتے رہے۔اور امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سر مبارک جھکا کر روتے رہے۔جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بات مکمل کر چکے تو سر مبارک اُٹھا کر ارشاد فرمایا۔۔۔بھائی احمد شاہ اسے شائع کریں۔۔۔میں بھی یہیں تک پہنچا ہوں۔''

امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے اور خلیفۂ مجاز

حضرت مولانا حافظ حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت:

جس طرح امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحبؒ کو خلافت عطا فرمائی تھی۔اسی طرح آپ کے

Marfat.com

صاحبزادے حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو مجاز بنایا۔ اور اجازت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی نے حضرت قبلہ ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے اذکار بندہ کی کاپی سے نقل فرمائے ہیں۔ بندہ حضرت شاہ صاحب کو ان کی اجازت دیتا ہے۔ اگرچہ حضرت شاہ صاحب اجازت کے محتاج نہیں۔ بلکہ حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے مجاز ہیں۔

حضرت شاہ صاحب کو (حضرت) حمید اللہ ۲۹، اپریل ۱۹۶۴ء موصوف مرحوم کے تمام اعمال و اوراد شیرانوالہ دروازہ لاہور کی اجازت ہے۔ جسے مناسب سمجھیں اجازت دیں۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ صاحب بخاری کی بیعت:

صاحبزادہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۶ء میں چوکیرہ میں تشریف لائے۔ اس وقت حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ چوکیرہ سے منتقل ہوکر سرگودھا بی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن قیام پذیر تھے۔ احقر کو ہمراہ لے کر زیارت کے لیے مولانا عبیداللہ انورؒ کے پاس تشریف لے گئے۔ واپسی پر احقر نے عرض کیا ابا جی! میری بیعت بھی مولانا سے کرادیں۔ تو فرمایا:

''تو میری ہی بیعت کر لے۔''

احقر نے عرض کیا کہ ابا جی قریب رہ کر ادب نہ ہو سکے گا۔ فرمایا یہ بات تو درست ہے۔ پھر فرمایا:

''میں نے پنڈی بھٹیاں تقریر کرنی ہے۔ تو میرے ساتھ چلے گا۔ وہاں سے لاہور چلے جائیں گے۔ اور حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے بیعت کرادوں گا۔''

لاہور بیعت کے لیے حاضری:

رات کو شیرانوالہ حاضر ہوگئے۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور

Marfat.com

صاحبؒ کی زیارت کی اور بیعت کے لیے امام پاکستانؒ نے عرض کیا، کہ حضرت یہ میرا بیٹا محمد قاسم ہے۔ اس کو آپ بیعت فرمادیں۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحبؒ نے فرمایا کہ:

''شاہ صاحبؒ آپ سے بڑھ کر کون ولی ہے۔ آپؒ بیعت کریں۔ میں بھی تو آپ کا فیض یافتہ ہوں۔ کہ آپؒ نے ہی مجھے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مسند پر بٹھایا تھا۔ اور دعاء فرمائی تھی۔''

سبحان اللہ کیا عاجزی اور انکساری ہے۔ پھر حضرت شاہ صاحبؒ کے حکم سے مجھے بیعت فرمالیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کرتے وقت مولانا سے فرمایا کیا کہ:

''حضرت میں نے اس کا نام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر رکھا تھا، لیکن بیچارے کی زبان میں لکنت ہے۔ قلبی توجہ زبان پر دیں۔ پھر حضرت نے توجہ سے احقر کو سرفراز فرمایا۔ واپسی پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ بیٹا بیعت کے وقت کیا محسوس کیا، میں نے عرض کیا کوئی پتہ نہیں لگا۔

Marfat.com

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا تجھے پتہ چلے یا نہ چلے مجھے تو علم ہو گیا تھا، کہ حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کی توجہ اپنا پورا کام کر گئی ہے۔ الحمد اللہ پڑھ اور خدا کا شکر ادا کر۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا لعاب دہن:

آخری عمر میں حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ چوکیرہ تشریف لائے۔ احقر (سید محمد قاسم شاہ) کی عمر اس وقت دس سال سے کم تھی۔ حضرت والا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ عرض کی:

''حضرت میرے اس بیٹے محمد قاسم کی زبان پر اپنا لعاب دہن لگا دو۔ تا کہ زبان کھل جائے۔ تو یہ سعادت احقر کو حاصل ہوئی۔ حضرت امیر شریعت نے اپنی گود میں بٹھا کر لعاب دہن لگا دیا۔ اس کی برکت آج تک موجود ہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

باب چہارم:

﴿دورِ تدریس﴾

حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ جلیلہ کثیرہ

تدریسی خدمات:

آپ رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدماتِ جلیلہ کثیرہ میں سرفہرست آپؒ کی تدریسی خدمات ہیں۔ علوم دینیہ کے اس بحر مواج نے علم کے موتی بڑی فراخدلی کے ساتھ لٹائے۔ اور مخلوق خدا کو علم سے بہریاب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ جیسے بھی نامساعد حالات سے دوچار رہے درس وتدریس سے منہ نہیں موڑا۔

اسلام کی بقا کا راز درس وتدریس میں ہی مضمر ہے۔ سیّد الکونین نبی الحرمین جناب محمد مصطفےٰ ﷺ نے بھی اسی لیے ارشاد فرمایا ہے:

" اِنّما بُعثتُ معلِّماً "

اسلامی تعلیمات کی دولت کو ایک نسل سے دوسری نسل انسانی تک پہنچانے کے لیے تا قیامت اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ درس وتدریس کا عمل

Marfat.com

ہے۔آپ ﷺ کے بعد تواتر کے ساتھ یہ عمل اُمت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آج تک جاری ہے۔اور ان شاء اللہ تا قیام قیامت جاری رہے گا۔

درس وتدریس میں ہمارے اسلاف کی حیران کُن خدمات:

اکابرین اُمت نے جس بے جگری اور قربانی کے ساتھ علوم اسلامیہ کی خدمت کی ہے۔اسی کا ثمرہ ہے کہ آج چودہ سوستائیس سال بعد تک بھی قرآن کریم کا ایک ایک لفظ بفضل تعالیٰ محفوظ،اور آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات من وعن اُمت کے پاس موجود ہے۔

حتیٰ کہ گوہر فشانی فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی حرکات وسکنات تک کو عشاق محمد ﷺ نے حدیث پاک کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ﷺ کے فرامین مبارکہ میں حقیقت اور جعل کو چھانٹنے کے لیے وہ کارنامہ سرانجام دیا جس کی نظیر پیش کرنے سے اقوام عالم قاصر ہیں۔

فن اسماء الرجال میں لاکھوں افراد کے حالات زندگی کو منضبط کر

Marfat.com

کے ہمارے اسلاف نے اُمت پر وہ احسان عظیم کیا ہے جس کا بدل ممکن نہیں۔ مسلمان اس فن میں یکتائے زمانہ ہیں۔ اس فن میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ ہمارے اسلاف کا درس وتدریس سے کیا ہی مثالی شغف تھا:

☆ ''حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حدیث مبارکہ کا علم سیکھنے کے لیے اتنا بڑا مجمع ہوتا تھا۔ کہ ایک دفعہ دواتوں کی تعداد کو گنا کیا تو دواتوں کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ اس دور میں لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتے تھے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ حدیث سناتے تو بعض لوگ نماز کے مکبر کی مانند ان کے الفاظ کو اُونچی آواز سے دہراتے۔ تاکہ پورے مجمع تک آواز پہنچ جائے۔ ان مکبر حضرات کی تعداد بارہ سو ہوا کرتی تھی۔''

پورا مجمع کتنا بڑا ہوگا۔۔۔ اللہ اکبر!

☆ ''مسلمانوں کے عمومی فقہی مسائل جن کی تشریح حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمائی ہے۔ ان کی تعداد ۱۲ لاکھ ہے۔''

☆ ''امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تیرہ سال کی عمر میں

Marfat.com

امام شافعی بن چکے تھے۔ اور درس قرآن دینا شروع کر دیا تھا۔''

علم وادب کی قدردانی:

☆ ''امام مالک رحمۃ اللہ علیہ آتے تھے، تو خلیفہ ابوجعفر منصور اپنی مسند پر انھیں جگہ دے کر خود نیچے بیٹھ جاتا۔ جب آپؒ سے موطاء کا درس لیتا تو طالب علم کی طرح ان کے آگے بیٹھتا۔''

☆ ''ہارون الرشید اور مامون الرشید ابن السماکؒ اور ابن اکثمؒ کی جوتیاں سیدھی کرتے اور دوزانو ہو کر ان کے سامنے بیٹھتے۔''

☆ ''سلجوقی وزیراعظم نظام الملک، ابواسحاق شیرازی سے یوں ملتا جیسے کوئی فقیر کسی امیر سے ملتا ہے۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خدمات کا آغاز جھنگ شہر میں دھجی والی مسجد میں تراویح میں قرآن پاک سنا کر کیا۔ اسی دوران جامعہ محمدی شریف (ضلع جھنگ) کے بانی ومہتمم

Marfat.com

فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا ذاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحبؒ کو اپنے مدرسہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کی پیشکش کی، جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی فراخدلی سے قبول فرمائی۔اور اپنے کتب خانہ سمیت جامعہ محمدی شریف تشریف لے گئے۔

مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ کی دُوررَس نگاہوں نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کو پہچان لیا تھا۔اسی لیے اپنے مدرسہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کا تقرر فرمایا۔حضرت شاہ صاحبؒ کو تدریسی خدمات پر مامور کرنے کی وجہ دریافت کرنے پر اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ:

"علم دیوبندیوں میں ہے۔"

اس لیے حضرت شاہ صاحبؒ کو یہ خدمات سونپی گئیں۔ چونکہ مولانا محمد ذاکر صاحبؒ بھی دیوبند سے پڑھ کر آئے تھے۔اس لیے اس حقیقت کو خوب جانتے تھے۔ یہاں حضرت مولانا محمد ذاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

Marfat.com

تعارف حضرت مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ

بانی و مہتمم جامع محمدی شریف (جھنگ)

حضرت مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔آپ ضلع جھنگ کی ایک عظیم مذہبی اور سیاسی شخصیت تھے۔ جو شخص جس مقصد کے لیے بھی آپ سے ملا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔مولانا ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔آپؒ روحانیت کے تاجدار میدان سیاست کے شہسوار اور غرباء کے غمگسار تھے۔ جھنگ کے غریب عوام کے معیار زندگی بلند کرنا ان کا اولین نصب العین تھا۔اس مقصد کے لیے وہ گوشہ نشینی چھوڑ کر سیاست کے میدان میں اُترے۔

انہیں مکمل یقین تھا کہ جب تک لوگوں میں تعلیم عام نہ کی جائے وہ پستی سے نہیں نکل سکتے۔اس عالیشان منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اُنہوں نے مسجد کے مدرسہ سے ابتداء کی ،اُسے وسعت دیتے ہوئے وہ سکول کے مراحل سے گزر کر ڈگری کالج تک پہنچ گئے۔ جامعہ محمدی میں وہ ایک یونیورسٹی بنانا چاہتے تھے۔اگر ان کی زندگی وفا کرتی تو یہ مرد مجاہد یہ کام بھی کر گزرتا۔

آپ کی علمی اور رُوحانی حیثیت کا اَندازہ اس بات سے

Marfat.com

کیا جا سکتا ہے۔ کہ اپنے دور کے مشائخ عظام، علماء اور دانشور حضرات میں یکساں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل جیّد عالم تھے۔ آپؒ کے بارے میں چند نادر آراء درج کی جاتی ہیں۔

☆ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کے بارے ارشاد فرمایا کہ :
''مولانا اپنے دور کے غوث ہیں۔''

☆ حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے آپؒ کے بارے میں فرمایا کہ: ''وہ چلتے پھرتے زندہ فرشتے ہیں۔''

☆ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ ایک ''باخدا بزرگ'' تھے۔

☆ قدرت اللہ شہاب نے کہا کہ : ''وہ کامل ولی اللہ تھے۔''

دارالعلوم دیوبند قیام کے دوران حضرت مولانا ذاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست پر

Marfat.com

خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دارالعلوم دیوبند تشریف آوری

۲۶/اکتوبر ۱۹۲۶ء کو مولانا مغیث الدینؒ کو حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبند لانے کے لیے بھیجا گیا۔تو واپسی پر انہوں نے بتایا کہ حضرت خواجہ صاحب بروز شنبہ ۲۴ ربیع الثانی تشریف لائیں گے۔حضرت سیّد انور شاہ صاحب کشمیریؒ اور مہتمم صاحب دعوت کی منظوری پاکر بہت خوش ہوئے۔

۳۰/اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ بجے دارالعلوم دیوبند تشریف لائے۔حضرت مہتمم صاحب اور دیگر اساتذہ اور طلباء کی کثیر تعداد نے حضرت کا استقبال کیا۔مولانا ظہور احمد بگویؒ اور حافظ نصیر الدین اور میاں اللہ داد خادم خاص ساتھ تھے آپ کا اُوپر کی درسگاہ میں قیام ہوا۔شام کو مولانا ذاکر صاحب نے کمرہ نمبر ۱۴ میں فرنی اور شکر قندی کی دعوت غریبانہ پیش کی۔شام کو حضرت خواجہ صاحب مولانا ذاکر کی رہائش کے کمرہ میں تشریف لے گئے۔اور مولانا کی فرنی اور شکر قندی کی دعوت کو قبولیت بخشی۔مولانا فرماتے ہیں کہ یہ لمحہ میرے لیے نہایت سعید تھا۔

Marfat.com

۳۱ راکتوبر کو دارالعلوم دیوبند میں عام چھٹی کر دی گئی۔ اور حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی کے اعزاز میں ایک جلسہ استقبالیہ ہوا۔ جس میں جناب حبیب الرحمٰن عثمانی صاحب اور محدث العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے تصوف پر فاضلانہ تقاریر فرمائیں۔ مولانا ظہور احمد بگویؒ نے حضرت خواجہ صاحب کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

حضرت خواجہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ذی شان:

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند کے دورہ کے موقع پر فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

''ہم بھی اپنی جگہ حنفی ہیں ۔۔۔ لیکن صحیح اور اصلی حنفیت ہم نے یہاں آ کر دیکھی۔''

یکم نومبر کو حضرت خواجہ صاحب کلیر شریف روانہ ہو گئے۔ مولانا (ذاکر صاحب) کو بھی آپ کے ساتھ شرف معیت حاصل ہوا۔ جب واپس ہوئے تو حضرت خواجہ صاحب نے مولانا کو جناب شاہ صاحب اور مہتمم صاحب کی طرف سلام اور شکریے کے لیے فرمایا۔ جو پہنچا دیئے گئے۔ ۱۰ شعبان ۱۳۴۵ھ کو بفضلہٖ تعالیٰ مولانا ذاکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سالانہ دورہ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہو کر محمدی

Marfat.com

شریف واپس آ گئے۔

جامعہ محمدی شریف میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی چار سال کی شبانہ روز انتھک محنت سے گلہائے رنگا رنگ کا ایک چمنستان پوری آب وتاب سے لہلہانے لگا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے والوں نے علوم نبوت سے اپنے سینوں کوخوب منور کیا۔ علم کے اس بحرِ ذخّار میں غوطہ زن ہوکر اس کی تہہ سے علمی جواہر سے اپنے دامن لبریز کرنے والوں میں سرفہرست حضرت مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی قابل صد احترام مکرم ومعظم حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ (فاضل دارالعلوم دیوبند) کا نام نامی اسم گرامی ہے۔

پورے وثوق سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اگر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی اور شاگرد نہ ہوتا تو آپؒ کی علّو مرتبت کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ کہ حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ آپؒ کے شاگرد ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم کا علمی مرتبہ:

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم کا علمی مرتبہ اہل علم پر مخفی نہیں۔علم کی ابجد سے مجھ جیسا نابلد شخص آپ کے علمی مرتبہ کو پہچان سکتا ہے نہ بیان کرسکتا ہے۔صرف یہی کہنے پر اکتفاء کروں گا۔

''کہ یہ گلستان بخاریؒ کا وہ پھول ہے۔جس نے
اپنی مہک سے ایک عالم کو مسحور کر کے بخاریؒ کے نام
کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔''

آپ بیسیوں کتابوں کے مصنف اور ایک محقق عالم ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کے سچے شیدائی اور حقیقی وارث ہیں۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصل میدان رافضیت کے دجل کو تحریر وتقریر کے ذریعہ لوگوں پر آشکار کرنا اور تلبیس ابلیس سے نجات دلانا تھا۔حضرت مولانا محمد نافع مدظلہم نے ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ '' کتاب لکھ کر روافض کے دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی ہیں۔علاوہ ازیں:

☆ حدیث ثقلین
☆ بنات اربعہؓ
☆ سیرت ابوسفیان
☆ مسئلہ اقربا نوازی
☆ سیرت علی المرتضیٰؓ
☆ سیرت امیر معاویہؓ

Marfat.com

☆ فوائد نافعہ دو جلدیں

آپ کی گرانقدر تصانیف و تالیفات ہیں۔

جامعہ محمدی میں حضرت شاہ صاحب کے شاگرد علماء کرام:

چند جیّد علماء عظام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف اسمائے گرامی درج کئے جا رہے ہیں۔:

☆ جید عالم حضرت مولانا حافظ محمد عیسیٰ صاحب
قاضیاں والی مسجد جھنگ صدر

☆ حضرت مولانا محمد امیر صاحب ہنجرا جھنگوی
خطیب اعظم جھنگ

☆ حضرت مولانا حافظ دوست محمد صاحب
نیلوی جہلمی فاضل دارالعلوم دیو بند

☆ حضرت مولانا عبدالرشید رضوی صاحب جھنگ
جو بعد میں ڈاکٹر طاہر القادری کے استاد کی حیثیت سے متعارف ہوئے۔

☆ جناب مہر احمد سعید جپہ رئیس عدلانہ جھنگ

☆ جناب مولانا عبدالواسع صاحب چھچھ ہزارہ

Marfat.com

مدرسہ ہذا میں قیام کے دوران حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح باطن کی محنت بھی برابر جاری رکھی سینکڑوں لوگ آپ سے بیعت ہوئے اور اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ :

☆ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب جید عالم دین اور صاحب کشف بزرگ تھے۔

☆ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دامت برکاتہم العالیہ چک بخاریاں ضلع جھنگ (نیک اور بزرگ ترین ہستی ہیں۔)

☆ حافظ عبدالمنان صاحبؒ خطیب اعظم مرکزی جامع مسجد رشیدہ ضلع جھنگ

☆ حضرت مولانا غلام مرتضٰی صاحب انصاریؒ جیّد عالم دین چاہ انصاریاں ضلع جھنگ

☆ جناب میاں محمد امین صاحب ہنجرا رئیس اعظم موضع سمندر ضلع جھنگ۔ حزنیات حزیں کے مصنف، عربی، فارسی، اُردو، پنجابی کے عظیم شاعر اور جید عالم دین تھے۔ حضرت حق سے دردِ دل سے وافر حصہ ملا تھا۔ اور بڑے غریب پرور تھے۔

Marfat.com

جامعہ محمدی شریف کے بعد حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضع ستیانہ ضلع جھنگ میں بھی تقریباً نو ماہ خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ وہاں بھی طالبان حق کی بڑی تعداد نے علمی و روحانی استفادہ کیا۔

آفتاب العلوم چنیوٹ میں آمد:

آفتاب العلوم چنیوٹ ضلع جھنگ میں بھی تقریباً دوسال ۴۶-۱۹۴۵ء میں یہاں کے طلباء کو فیض یاب کیا۔ یہ مدرسہ حاجی محمد اسماعیل صاحب نے جاری کیا تھا۔ لیکن شومئی قسمت کہ یہ مدرسہ اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکا۔ اس دوران فیض یاب ہونے والوں میں مولوی وسیع احمد کھوکھر قاری مشتاق احمد صاحب (بانی و مہتمم جامعہ عربیہ چنیوٹ) اور مولانا محمد یوسف صاحب خطیب چک بخاریاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ مجموعی طور پر طلباء کی تعداد چالیس، پچاس کے درمیان رہتی تھی۔ اسی دوران ایک مرتبہ موضع جسرت جاکر تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ اور وہاں کچھ دیر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قیام بھی رہا۔ موضع جسرت قیام کے دوران لوگوں کی ایک کثیر تعداد کو عقائد کی درستگی اور اعمال کی پختگی نصیب ہوئی۔

Marfat.com

اجنالہ واپسی:

۱۹۴۶ء کے آخر میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی گاؤں موضع اجنالہ واپس تشریف لے آئے۔ تقریباً پونے دو سال تک اجنالہ ہی میں آپ کا قیام رہا۔ محمدی شریف اور چنیوٹ کے اکثر طلباء یہاں اجنالہ میں آپؒ کے پاس آ کر فیض یاب ہوتے رہے۔

اہل چوکیرہ کی خوش نصیبی

حضرت سید احمد شاہ بخاری رحمہٗ اللہ کی چوکیرہ آمد

چوکیرہ کا مختصر تعارف:

تحصیل سرگودھا میں شہر سرگودھا سے گیارہ میل کے فاصلہ پر یہ گاؤں ہے۔ جو کلیار فیملی کی ملکیت ہے۔ میاں اللہ یار خان اوّل کے جانشین میاں صالح محمد مرحوم کے مستقل قیام سے اسے مرکزیت حاصل ہوگئی۔ میاں صالح محمد صاحب مرحوم شہر سرگودھا کے نمبردار، اپنے حلقہ کے ذیلدار اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھے۔ میاں صاحب مرحوم کو دنیاوی وجاہت کے ساتھ ساتھ قدرت نے اخلاق عالیہ سے بھی وافر حصہ بخش دیا تھا۔

Marfat.com

دینداری عبادت گزاری اپنے جدّ امجد میاں گل محمد صاحب مرحوم سے وراثت میں ملی تھی۔ مہمان نوازی منکسر المزاجی، سادگی، غریب پروری اور خویش نوازی ان کی ضرب المثل تھی۔

پہلے چوکیرہ میں ۸۷، اروڑی کے اڈہ سے ایک کچی سڑک چوکیرہ میں آتی تھی۔ مگر اب ایک پختہ سڑک چوکیرہ کو لاہور سے سرگودھا والی سڑک سے ملاتی ہے۔ پہلے کچے مکان اور پختہ چھپر تھے۔ لیکن اب چوکیرہ میں نئے ڈیزائن کی شاندار کوٹھیاں اور رئیس خانے ہیں۔

میاں خان محمد صاحب کلیار:

میاں خان محمد صاحب کلیار حاجی میاں اللہ داد صاحب گل کوٹی کے فرزند اصغر تھے۔ اپنے حقیقی چچا میاں صالح محمد مرحوم کی وفات کے بعد انہوں نے چوکیرہ کو اپنا مسکن بنا لیا۔ ان کا خاندان اس ضلع کے بڑے روساء میں شمار ہوتا ہے۔

میاں صاحب موصوف چیفس کالج لاہور سے اپنی تعلیم نامکمل چھوڑ کر گھر آ گئے۔ مگر شغل مطالعہ برابر جاری رکھا۔ اسی لیے علم کی چاشنی سے لطف اندوز رہے۔ اور علم پروری کا خیال بھی ذہن میں پرورش پاتا رہا۔

اپنے لیے جو کوٹھی بنوائی تو ساتھ مسجد بھی تعمیر کرائی۔ اب دل میں

Marfat.com

خیال پیدا ہوا کہ مسجد کو آباد کرنے کے لیے کوئی اچھا عالم مل جاتا۔ اسی تلاش میں تھے۔ کہ سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ نے ملا دیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجنالہ سے چوکیرہ آ گئے۔ شاہ صاحبؒ وہاں مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

اسی دوران حاجی غلام فرید صاحب چوکیروی نے حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔ سلسلہ چلتا رہا۔ لیکن درس تدریس کا سلسلہ نہ ہونے کی وجہ سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اپنے مرید حاجی غلام فرید صاحب سے شکوہ کے انداز میں فرمایا کہ:

''یہاں آ کر تو میرا علم ضائع ہو رہا ہے۔ میں تو ایسی جگہ جاؤں۔ جہاں طلباء علوم اسلامیہ کو تعلیم دے سکوں۔''

حاجی غلام فرید صاحب نے جناب میاں صاحب سے عرض کیا کہ شاہ صاحب جانے کو تیار ہیں۔ یہاں نہیں ٹھہرتے۔۔۔

''میاں صاحب نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔۔۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے علم مکمل پڑھا ہے۔ پڑھائے بغیر وہ ضائع

Marfat.com

ہو جائے گا۔ میاں صاحب نے عرض کیا کہ آپ طلباء
کو یہیں بلالیں کھانا میں دیا کروں گا۔ آپ تدریس
کا بنام خدا آغاز فرمائیں ۔ اور مدرسہ بنائیں ۔ اللہ
تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پُرکشش شخصیت اور علمی تفوق کی شہرت پہلے ہی ہو چکی تھی ۔ مدرسہ شروع ہوتے ہی طلباء جوق در جوق آنے شروع ہو گئے ۔

مدرسہ دارالہدیٰ کا افتتاح:

امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۸ء اس مدرسہ کا افتتاح کیا ۔ اور اس کا نام ''دارالہدیٰ'' تجویز فرمایا۔ حضرتؒ کی خصوصی دُعا اور حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی انتھک محنت ،خلوص ،لگن سے دیکھتے ہی دیکھتے یہ مدرسہ علم وعرفان کا ایک وسیع مرکز بن گیا۔ بانی دارالہدیٰ چوکیرہ جناب میاں خان محمد صاحب فرماتے تھے :

''مجھے خبر نہیں اس کی آمدنی کہاں سے آرہی ہے۔
اور خرچ کیسے پورے ہو رہے ہیں ۔ مجھ جیسے ناکارہ

Marfat.com

سے اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے کیا کچھ خدمت
منظور فرما رہے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہے میرے حضرت
مولانا احمد علی لاہوریؒ کے فیض صحبت کا اثر ہے۔''

حضرت میاں خان محمد صاحب کلیار امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ اپنے شیخ مکرم سے میاں صاحب کو بڑی والہانہ عقیدت تھی۔

الحاج میاں غلام علی کلیار کی والدہ صاحبہ آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ:

''شاہ صاحب جب چوکیرہ آئے تو علاقہ میں ہر قسم
کی بدعات عام تھیں۔ ان کی وجہ سے لوگوں کو صحیح
عقیدہ ملا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
تقریباً ایک رات میں ۹۰/۸۰ کے لگ بھگ نکاح
پڑھائے۔ ہماری کلیار قوم میں یہ عادت تھی کہ بچیوں
کی شادی مدت تک نہ کرتے تھے۔ آپ کے آنے
سے یہ رسم بھی ختم ہوگئی۔''

مدرسہ کے دو حصے ہیں۔ (۱) مدرسۃ الحفاظ (۲) مکتبہ عربیہ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور تقریباً ۱۹۶۰ء میں شعبہ عربیہ میں پڑھانے والے اساتذہ کرام کے اسماء گرامی یہ تھے۔

Marfat.com

☆ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاریؒ
☆ حضرت مولانا قطب الدینؒ
☆ حضرت مولانا خدا بخش بھیرویؒ
☆ حضرت مولانا قاضی خلیل احمدؒ
☆ حضرت مولانا محمد حسین نیلویؒ
☆ حضرت مولانا غلام رسولؒ
☆ حضرت مولانا غلام یٰسینؒ
☆ امام الصرف مولانا محمد عبداللہ بندیالؒ
☆ سید جلال شاہ بخاری (برادر حضرت شاہ صاحبؒ)
☆ حضرت مولانا نذیر احمد مخدوم

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا

حکیم عطاء محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

کے مدرسہ دارالہدیٰ کے اساتذہ کرام بارے تاثرات:

حضرت مولانا حکیم عطاء محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ جنوری ۱۹۶۰ء میں دارالہدیٰ چوکیرہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے اس وقت موجود اساتذہ کرام کے تعارف میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ مختصراً پیش خدمت ہے :

﴿۱﴾ حضرت مولانا احمد شاہ صاحب بخاری سے
مجھے بہت پرانا تعارف ہے ۔ بلکہ ابتداء میں ہم
دونوں غربت کی کشتی پر اکٹھے سوار تھے ۔ دونوں
طالب علم بھی تھے ۔ مگر ہوا یہ کہ شاہ صاحب نے فضل

Marfat.com

وکمال کی بلندیوں کو حاصل کیا۔ اور ہمیں انہی کو چوں
کی گردش ملی۔ جہاں پہلے پھر رہے تھے۔

یاران تیز گام نے منزل کو جالیا
ہم یوں ہی مست بادہ و جام وسبور ہے

شاہ صاحب موصوف اس وقت دارالہدیٰ کے مہتمم
ہیں۔ درس نظامی کے مانے ہوئے چوٹی کے مدرس
ہیں۔ مقبول ترین مقرر اور صاحب قلم ہیں۔
''الفاروق'' کے مدیر سردبیر، تورع وتقویٰ میں بے
نظیر، بھرا ہوا نورانی چہرہ، گنجان محاسن، سفید وسیاہ
بالوں کی ریش، موٹی موٹی آنکھیں۔ جن کا تصور
چشمہ کے بغیر ناممکن، ہمیشہ ہنس مکھ اور علم وفضل کے
ضوفشاں زیارت حرمین سے مشرف بھی ہیں۔

حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ازراہ کسر نفسی اپنے آپ کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طالب علم ساتھی کہا ہے۔ حالانکہ حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشیؒ حضرت شاہ صاحبؒ کے اُستاذ المکرّم ہیں۔ ابتدائی کتابیں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قریشی صاحبؒ سے پڑھی ہیں۔ حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی

Marfat.com

صاحب حضرت شاہ صاحبؒ کے بڑے شفیق اور مہربان استاد تھے۔

﴿۲﴾ حضرت مولانا قطب الدین صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند ہیں۔ فصاحت و بلاغت کا سرچشمہ ہیں۔ طلباء ان کی کتاب فہمی کے معترف اور انہیں اپنا محبوب استاد مانتے ہیں۔

مولانا سے بھی پرانا تعارف ہے۔ مگر جب پہلے دیکھا تھا۔ بالکل عنفوان شباب تھا۔ اور اب تو انہیں بھی عینک کی امداد کی ضرورت ہے۔ اور شیب کے آثار بھی چہرے پر نمودار ہو چکے ہیں۔

﴿۳﴾ مولانا محمد حسین دہلوی مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی کے ہیں۔ اور غالباً فاضل دیوبند بھی ہیں۔ نوجوان ہیں، حافظ قرآن ہیں۔ علمائے دین کی شان کے مطابق تقویٰ اور تورع میں پورا حصہ ملا ہے۔

﴿۴﴾ مولانا غلام رسول صاحب ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ مقبول مدرس ہیں۔ اس سے پہلے مجھے مولانا سے شرف نیاز نہیں، پہلی دفعہ سعادت اندوز ہوا ہوں۔

Marfat.com

﴿۵﴾ بدن سے ننگا لیکن حقیقت میں ہیرا:

حافظ عبدالحمید مارتھ موضع ہستے والا ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ جب چوکیرہ میں پہلی مرتبہ شبینہ پڑھنے کے لیے آئے۔ گاؤں کی مسجد میں پہنچے۔ ڈاڑھی غائب تھی۔ اور بدن کرتہ سے بے نیاز۔ سادہ سا تہمند باندھا ہوا تھا۔ منتظمین شبینہ نے انہیں مسجد کے چھڑ کاؤ پر لگا دیا۔ لیکن جب رات کے پچھلے ٹائم انہیں منزل قرآن کریم پڑھنے کا موقع ملا۔ تو میاں خان محمد صاحب کا بیان ہے۔ کہ ایسا لطف آیا کہ گویا قرآن کریم اب نازل ہو رہا ہے۔ (اس وقت معلوم ہوا یہ بدن سے ننگا مگر حقیقت میں ہیرا ہے۔ راقم) وہ تمام شبینہ پر چھا گئے۔ انہیں چوکیرہ کے مستقل قیام کی دعوت دی گئی۔ جو بڑے ردّ وانکار کے بعد منظور ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب کی منظوری سے حضرت حافظ عبدالحمید صاحب مارتھ کی مدرسہ میں بطور حافظ تقرری ہوئی۔

Marfat.com

حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ دار الہدیٰ کی مزید تفصیلات بڑی فراخدلی سے لکھی ہیں۔لیکن کتاب کا دامن اتنی طوالت کا متحمل نہیں ہوسکتا۔البتہ اتنا ضرور کہوں گا۔کہ اس ننگے بدن ہیرے محترم ومکرم جناب حافظ عبدالحمید مارتھ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سارے علاقہ میں قرآن کا جونور پھیلایا اس میں کوئی ثانی نہیں۔چوکیرہ میں تو شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جو حافظ یا حافظہ سے خالی ہو۔ہمارے ضلع سرگودھا میں بے شمار لوگ حضرت حافظ صاحب کے شاگرد ہونے کے شرف سے مشرف ہیں۔خود میاں خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بیٹی حافظہ اور دو بیٹے حافظ بنے۔حافظ میاں محمد اشرف صاحب (ایم پی اے) اور حافظ میاں محمد خالد صاحب (ایم پی اے) جن میں اول الذکر جناب میں محمد اشرف صاحب نے علم دین حاصل کیا۔انھیں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔عالم باعمل ہیں علاقے کے بہت بڑے زمیندار ہونے کے باوجود انتہائی منکسر المزاج، حلیم الطبع اور خوش اخلاق شخصیت ہیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اوقات کا اکثر حصہ تبلیغی جماعت کے ساتھ گزار کر خلق خدا کی ہدایت کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ عبدالحمید مارتھ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک

Marfat.com

کے حفظ کے سلسلہ میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ان پر انہیں جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔اوران کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔آمین

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خداداد تدریسی وانتظامی صلاحیتوں نے اس مدرسہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔مدرسہ میں بہت وسعت ہوگئی۔اور دینی مدارس میں دارالہدیٰ چوکیرہ کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہوگئی۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ مدرسہ میں چوٹی کے علماءموجود تھے۔دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اورعلوم عقلیہ ونقلیہ اکثر وبیشتر انّہی شریف کے پڑھے ہوئے تھے۔

چند سال بعد دورۂ حدیث شریف بھی شروع ہوگیا۔یہ سب حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص،علمی ولولہ،اور تدریسی ذوق کا نتیجہ تھا۔حضرت شاہ صاحب رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی شخصیت کی وجہ سے نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا خدابخش صاحب بھیرویؒ جو تقسیم سے قبل مدرسہ امینیہ دہلی ابوحنیفۂ ھند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے سایۂ عاطفت میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔اس مدرسہ کی زینت بنے۔اور حضرت مولانا خلیل احمد

Marfat.com

صاحب کے والد مکرم حضرت مولانا غلام یٰسینؒ ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی درجۂ حدیث وتفسیر اور باقی اعلیٰ علوم میں تدریسی خدمات کا حق ادا کرتے رہے۔

چونکہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ خود تمام علوم عقلیہ ونقلیہ میں بلا کی مہارت رکھتے تھے۔اس لیے مدرسہ میں اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک اساتذہ کی موجودگی میں تمام علوم فنون پڑھانے کا اہتمام فرمایا۔منطق ،فلسفہ ،ریاضی،علم ہیئت،فلکیات اور دیگر علوم عربیہ صرف ونحو ،معانی ،ادب ،تفسیر وحدیث وغیرہ تمام علوم اعلیٰ پیمانے پر پڑھائے جاتے ہیں۔مدرسہ میں شہری سہولتیں نہ ہونے کے باوجود کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوتی۔ملک کے کونے کونے سے علمی ولولہ رکھنے والے طلباء حضرات اس طرح اس مدرسہ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

''جیسے پروانے شمع کے گرد۔''

اب تک ہزاروں علماء،مدرس،مفتی،مناظر،محدث،مفسر،مبلغ پیدا ہوئے۔

درس قرآن مجید سے والہانہ عشق:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اسی مدرسہ کے ہونہار شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالقیوم نیازی دامت برکاتہم

Marfat.com

العالیہ تحریر فرماتے ہیں کہ :

''حضرت سیّد احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درس قرآن مجید سے محبت عشق کے درجے کو پہنچی ہوئی تھی۔ صبح کی نماز کے بعد روزانہ درس قرآن مجید ارشاد فرماتے۔''

درس قرآن مجید کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا طریق کار عجیب تھا۔ فرماتے ہیں :

''درس کی مجلس میں پہلے ایک صاحب تلاوت کرتے۔ تقریباً ایک پاؤ پارہ یعنی تین یا چار رکوع تلاوت ہوتی۔ بندہ ناچیز کو بھی یہ سعادت نصیب ہوتی رہتی تھی۔ درس کے تمام شرکاء نہایت پرسکون ادب واحترام سے تلاوت سنتے۔ پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لفظی ترجمہ فرماتے۔ پیچھے پیچھے وہی تلاوت کرنے والا طالب علم حضرت کے الفاظ کو دہراتا جاتا۔ اس طرح سب حاضرین سنتے۔ جہاں ضرورت ہوتی تفسیر فرماتے۔ اور خاص خاص مقامات پر سیر حاصل بحث بھی فرماتے۔ تقریباً ایک

Marfat.com

گھنٹہ درس ہوتا۔ اگلے دن پھر اسی مقام سے شروع فرماتے۔ جہاں پر ختم کیا تھا۔ ہر سال اسی طریق سے مکمل قرآن کا درس ہوتا۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ کہ انہی شریف کے ہمارے استاذ الکل حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی طرز پر درس دیا کرتے تھے۔

ایک عجیب رقت آمیز واقعہ:

ایک مرتبہ سالانہ چھٹیوں سے پہلے درس قرآن کریم کی تکمیل ہوگئی۔ خاص کر درجۂ کتب کے طلباء نے اس پر خوشی منانے کا پروگرام بنایا۔ پروگرام طے کر کے اساتذہ کرام سے منظوری حاصل کر لی گئی۔

پروگرام کے مطابق مدرسہ میں شبینہ ہونا تھا۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب کا بیان ہے کہ سرگودھا شہر سے لاؤڈ سپیکر کرایہ پر منگوایا گیا۔ پروگرام حسب ضابطہ جاری تھا۔

”جب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تلاوت کرنے کا نمبر آیا۔ حضرت تلاوت کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ تو زبردست رقت طاری ہوگئی۔ ایسا

Marfat.com

گریہ طاری ہوا کہ دیر تک حضرت زار و قطار روتے رہے۔مجمع پر بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی یہاں تک کہ حضرت نے فرمادیا کہ بھائی مجھ سے نہیں پڑھا جاتا۔کوئی اور پڑھ لے۔لیکن مجمع کو یہ بات کیسے گوارا ہوسکتی تھی۔سب اُمید کا سہارا لیے خاموشی سے آپ ہی کی تلاوت کے منتظر رہے کافی دیر بعد طبیعت میں سکون آیا تو پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوت شروع فرمائی۔''

حضرت مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا پُر کیف وعظ :

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی توجہ جذب و کیف سے بھرپور تلاوت سے دل پہلے ہی چور تھے۔از دل خیزد بر دل ریزد کے قانون کے مطابق : ؎

جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقت پَرواز مگر رکھتی ہے

Marfat.com

دلوں کی زمین ایسی ہموار ہو چکی تھی۔ اس پر حضرت مولانا قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ نے سہاگے کا کام کیا۔ دلوں کے زنگ کو خوب صاف کیا۔ ایسی آہ و بکا اور گریہ زاری کی کیفیت طاری ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔

قرآن سے وابستگی کا ایک اور واقعہ:

تعلیمی سال کے اختتام پر طلباء کو اپنی کتاب ختم کرنے اور اسباق کو کسی مناسب مقام تک پہنچانے کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔ وہ اسی فکر میں دیگر مشاغل سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ایک سال ایسا ہوا۔

طلباء کتابوں کو ختم کرنے کی فکر میں درس قرآن مجید چھوڑتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ بندہ ناچیز (مولانا عبدالقیوم نیازی مدظلہم) اکیلا ہی مجلس درس میں رہ گیا۔

> ”آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اکیلے طالب علم کے لیے کیسے درس دوں۔ بلکہ سابقہ ترتیب کے مطابق میں تلاوت کرتا، حضرت ترجمہ اور تفسیر فرماتے جاتے۔“

قرآن سے وابستگی اور شوق و محبت کا اس سے عجیب نمونہ اور کیا ہوگا۔ بلکہ

Marfat.com

اس سے بڑھ کر ایک دفعہ فرمایا:

"مولوی عبدالقیوم میرا درس قرآن مجید ہمیشہ ختم ہوتا رہتا ہے۔ اگر ایک طالب علم بھی پڑھنے والا نہ ہوتو پھر بھی میں اپنے طور اپنے ذہن میں ترجمہ کرتے کرتے قرآن مجید ختم کر لیتا ہوں۔"

حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تدریسی کمالات:

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ درجہ کے ایک باصلاحیت مدرّس تھے۔ گو تدریس کے دوران کتاب کھول کر سامنے رکھ لیتے، لیکن دوران تقریر کتاب نہ دیکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ ابواب الصرف اور علم الصرف کے پڑھنے سے طلباء کی استعداد کمزور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اپنی موجودگی میں ان دو کتابوں کو داخل نصاب نہ ہونے دیا۔

قانونچہ کھیوالی یا قانونچہ شاہ ولائت کا درس دیتے۔ صرف صغیر وصرف کبیر طلباء سے خود سنتے۔ روزانہ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر طلباء

Marfat.com

سے صیغے نکلوایا کرتے۔علم النحو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو مجتہدانہ بصیرت حاصل تھی۔اچھے خاصے ذہین طلباء بھی آپ کے سامنے عبارت پڑھنے سے گھبراتے تھے۔

جامعہ سراج العلوم کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

''حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ بانی ومہتمم جامعہ سراج العلوم سرگودھا نے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس طلباء کا ہجوم دیکھ کر فرمایا۔اب معلوم ہوا کہ طلباء شہر چھوڑ کر گاؤں میں شاہ صاحبؒ کے پاس کیوں آتے ہیں۔وجہ یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک زبردست مدرّس ہیں۔''

حضرت سیّد احمد شاہ بخاریؒ کے ایک شاگرد رشید کا بیان:

حضرت سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک تلمیذ سعید حضرت مولانا محمد نواز صاحب مدظلہم (ذمے والا ضلع میانوالی) فرماتے ہیں کہ ہم

Marfat.com

نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو ایک ماہر مدرّس کی حیثیت میں پایا۔ دوران تعلیم آپ جیسا فقہی لہجہ کسی مدرّس کا نہیں پایا۔ "اَلکلامُ ما قلّ ودلّ" کی سچی تصویر تھے۔ ہم نے حضرت شاہ صاحبؒ کے پاس ہدایہ پڑھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ تصنیف ہی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

"کتاب البیوع شروع کی تو ارشاد فرمایا۔ کہ میں آپ کو ایک نکتہ بتا دوں۔ کہ اس کا محور کیا ہے۔ جس پر یہ سارا باب گھومتا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت مبارکہ اِلّا ان تکون تِجارَۃ عنْ تراضٍ مِنْکُمْ یعنی صحت بیع میں تراضی طرفین شرط ہے۔ جہاں کہیں اس میں خلل واقع ہوگا۔ بیع فاسد کہلائے گی۔ تراضی طرفین کی صورت میں بیع صحیح ہوگی۔

پھر ہم نے جب سبق شروع کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کی تصدیق ہوتی چلی گئی۔"

ذہانت جانچنے میں مہارت :

"فرماتے ہیں میں جب پہلی دفعہ مدرسہ میں داخل

Marfat.com

ہونے گیا۔تو سامان میرے سر پر تھا۔سب سے پہلے مجھے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی ملے ۔لیکن میں حضرت شاہ صاحبؒ کونہیں پہچانتا تھا۔

فرمانے لگے۔۔۔اَفْتَرٰی کون سا صیغہ ہے۔میں نے عرض کیا۔۔۔ماضی معلوم باب افتعال ۔جواب سُن کر بہت خوش ہوئے ۔اور ناظم صاحب کو زوردار آواز میں کہا یہ ایک طالب علم آرہا ہے ۔اس کو صرف آتی ہے۔ اسے اچھے کمرے میں جگہ دینا۔

عام بول چال سے ہی حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ قابلیت کا اندازہ لگالیا کرتے تھے۔ایک دفعہ طلباء کی ایک جماعت تکرار میں مصروف تھی فرمایا اوطالبو !

کیا کر رہے ہو۔طلباء نے عرض کیا توضیح تلویح کا تکرار کررہے ہیں ۔ارشاد فرمایا۔۔۔ بتاؤ توضیح تلویح آپس میں کیا لگتے ہیں ۔۔۔کوئی جواب نہ دے سکا۔سب نے کوشش کی لیکن ناکام رہے ۔مولانا عبدالقیوم نیازی صاحب مدظلہم ارشاد فرماتے ہیں مجھے بلایا گیا۔معلوم نہیں تھا کہ مسئلہ کیا ہے۔

''فرمایا مولوی عبدالقیوم ! توضیح تلویح آپس میں کیا لگتے ہیں ۔میں نے برجستہ عرض کیا۔۔۔''مرکب

Marfat.com

عطفی'' فرمایا شاباش ماشاءاللہ۔''

ایک اور مقام پر مولانا عبدالقیوم صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

''میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورۂ حدیث شریف کے لیے گیا ہوا تھا۔ اور جامعہ فضیلہ والوں میں تقرری طے ہو چکی تھی۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ تشریف لائے ۔حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی دامت برکاتہم کی ملاقات کے دوران فرمایا۔ دیکھو مولانا ۔۔۔ مولوی عبدالقیوم شروع سے ہمارے پاس پڑھا ہے ۔۔۔ اب ہمارے پاس دارالھدیٰ چوکیرہ آنے سے عذر بہانے کر رہا ہے۔ میں نے ساری مجبوری عرض کر دی۔

مولانا اشرفی صاحب نے فرمایا کوئی بات نہیں ہمارے پاس اور کئی طلباء فارغ ہو رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جھٹ فرمایا ۔۔۔ اس جیسا ذہین لائق طالب علم کوئی نہیں آیا ۔۔۔ پھر فرمایا ۔۔۔ اچھا کوئی دو ساتھی پیش

Marfat.com

کریں۔۔۔تو مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے دو ساتھی پیش فرمائے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سابقہ عادت کے مطابق ایک سے پوچھا کیا نام ہے۔عرض کیا۔۔۔اجید شاہ صاحبؒ نے فرمایا اجید کے کیا معنی ہیں۔۔۔وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ دوسرا بولا اجید کے معنی ہیں مجید۔۔۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسکراتے ہوئے (مولانا عبدالقیوم نیازی) میری طرف متوجہ ہوئے۔اجد بمعنی قوی سے مشتق ہے۔اور اجید بمعنی قوی ہے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرط مسرت میں فرمانے لگے۔۔۔مولانا دیکھ لیا۔! مولانا اشرفی بھی بہت حیران ہوئے۔''

طلباء سے مشفقانہ رویہ اور بے تکلفی:

طلباء سے حسن سلوک اور بے تکلفی کامیاب مدرس کے اساسی و بنیادی پتھر ہیں۔ایک استاد کے لیے ان دونوں اوصاف کا حامل ہونا انتہائی ضروری ہے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو طبعاً ہی شفیق و خلیق

Marfat.com

تصنع، بناوٹ سے نفور، منکسر المزاج اور سادہ طبیعت انسان تھے۔

طلباء کے لیے اشیائے ضرورت اور پھل تک خود خرید کر لاتے۔ اور ان کی ہر سہولت کے لیے کوشاں رہتے۔ طلباء کے لیے تیار کیا گیا کھانا خود چیک کرتے۔ طلباء سے بے تکلف گفتگو فرماتے۔ کسی تمکنت یا رُعب کا گزر تک نہ ہونے دیتے۔ تاکہ طلباء خوشی اور آسانی سے سوالات کر کے زیر بحث مسئلہ کے متعلق پوری تشفی اور اطمینان حاصل کر سکیں۔ طلباء سے اس حد تک بے تکلف تھے۔ کہ:

''ایک مرتبہ چند طلباء چائے پی رہے تھے۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ طلباء نے رسماً چائے پینے کی دعوت دی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فوراً چائے پینے بیٹھ گئے۔ طلباء میں سے کسی نے عرض کیا۔۔۔ حضرت تو فرماتے ہیں کہ چائے نہیں پینی چاہیے۔ کیونکہ چائے نقصان دیتی ہے۔۔۔ پھر آپ بھی چائے پی رہے ہیں۔۔۔ فرمایا او بھائی!

اپنی چائے پکا کر پینے سے نقصان ہوتا ہے۔ مال جان اور وقت خرچ ہوتا ہے۔ کسی کی پکائی ہوئی

Marfat.com

چائے پی لینے میں کہاں کا نقصان ہے۔"

از راہ شفقت صبح کے وقت خود طلباء کو اُٹھاتے۔ اور جگاتے وقت درج ذیل شعر ایسے پیارے لہجے میں پڑھتے کہ طلباء نیند کا مزا بھول جاتے۔

مبادا کارواں جاتا رہے تو صبح سوتا رہے
بہت ڈرتا ہوں میں اے میر تیری دیر خوابی سے

پروفیسر قاضی محمد ضیاء الحق خطیب جامع مسجد الرحمٰن پشاور:

پروفیسر قاضی محمد ضیاء الحق صاحب ۱۹۶۸ء میں جب دوران سروس ائربیس سرگودھا میں متعین ہوئے تو انھیں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے کا شوق ہوا۔ وہ اپنے تفصیلی مراسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"سرگودھا آجانے کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت ملی۔ حضرت کے خلق کریمانہ نے بہت متاثر کیا۔ اور دل میں اشتیاق پیدا ہوا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے علم وعرفان سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اور آپ سے کتب

Marfat.com

شیعہ پڑھنی چاہئیں ۔ چنانچہ ایک شام اپنی یہ درخواست لے کر ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا۔ ڈر اس بات کا تھا کہ حضرت اپنی گوں ناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر مجھے کہاں نوازیں گے ۔لیکن خلاف توقع میری حیرت اور مسرت کی حد نہ رہی ۔ جب حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلا حیل حجت میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ اور مزید یہ کہ میری ملاقات کی مجبوریوں کے پیش نظر میرے لیے وقت کی بھی کوئی قید نہ لگائی ۔اور بڑی ہی فراخدلی سے فرمایا۔تم جب اور جس وقت چاہو سہولت کے ساتھ آسکو آ جایا کرو۔۔۔میں تمھیں پڑھاؤں گا۔''

اللہ اللہ کیا عظمت تھی ۔یوں تو وہ ایام میرے لیے میری زندگی کے یادگار لمحات تھے۔تاہم ایک دو یادیں نقش کالحجر لوح دل پر مرتسم ہوکر رہ گئیں۔

''تنظیم اہلسنت کے خوشنوا مرکزی خطیب و مبلغ حضرت مولانا عبدالرحمٰن ہمو کویؒ وفات پا چکے تھے۔اور ان کے یتیم بچے حضرت شاہ صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں دارالعلوم فاروق اعظمؓ میں پڑھ رہے تھے۔ ایک دن عصر کے بعد جب میں حاضر ہوا۔ تو دارالعلوم کی شمالی دیوار کے ساتھ بان کی چارپائی دھوپ میں بچھی ہوئی تھی۔ میں اس پر بیٹھ کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں حضرت شاہ صاحبؒ تشریف لے آئے۔ آپؒ نے رومال میں چند سیب اُٹھائے ہوئے تھے۔ سلام مسنون کے بعد وہیں کھڑے کھڑے قاری صاحب کے بچوں کو آواز دی۔ وہ آئے تو بڑی شفقت کے ساتھ اُن کے سر پر ہاتھ رکھا۔ پیار کیا اور ایک ایک سیب دے کر رخصت فرمایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور ایک سیب مرحمت فرما کر گویا ہوئے۔۔

''تحفۂ درویش برگ سبز است۔''

اللہ گواہ ہے تب سے اب تک اس منظر کو فراموش نہیں کر سکا۔ اب بھی میرے کانوں میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد رس گھولتا محسوس ہوتا ہے۔ دوسرا واقعہ جو مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ اگرچہ بظاہر بالکل

Marfat.com

معمولی ہے۔ مگر اُس کی تہہ میں بھی بخاری رحمہٗ اللہ تعالیٰ کا خلق کریمانہ اور یگانوں، بیگانوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ ایک دن دوران سبق فرمانے لگے:

''مشہور شیعہ ذاکر شبر شاہ خوشابی صاحب فراش ہے۔ اور علاج معالجہ کے لیے نہایت تنگدست بھی۔ وہ اپنی کتابیں بیچنا چاہتا ہے۔۔۔ اگر تمھارے پاس پیسے ہوں تو شیعہ مذہب کی بنیادی کتابیں اچھی قیمت پر مل سکتی ہیں۔ تمھارا بھی کام بن جائے گا۔ اور اس بیمار کے علاج کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔''

میں نے معذوری ظاہر کی تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ افسردہ ہو گئے۔ اللہ اللہ ! اللہ کی مخلوق کے ساتھ کیا ہمدردی، خیر خواہی اور بہتری کے پاکیزہ جذبات تھے۔ جن کی ترجمانی قلم اور زباں سے ناممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محبت اور مروّت کے پیکر تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے، اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے میرے اس عظیم محسن و مُربی کو۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم کا ارشاد گرامی:

اس سے قبل حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ مولانا موصوف حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے لائق ترین، بزرگ ترین تلامذہ میں سرفہرست ہیں۔ مولانا ارشاد فرماتے ہیں:

> ''جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ مسئلہ کے افہام تفہیم میں اعلیٰ صلاحیت رکھتے تھے۔ کتاب سمجھانے کا حق ادا کر دیتے تھے۔ اور مشکل سے مشکل مقامات کو نہایت سہل طریقہ سے حل فرما دیتے تھے۔ اور درسی تعلیم میں کامل دستگاہ رکھنے کی بناء پر اپنے معاصرین میں فائق سمجھے جاتے تھے۔''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تدریسی خدمات کا دور ۱۳۵۴ھ بمطابق ۱۹۳۵ء جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ سے شروع ہوا۔ چار سال تک صدر مدرس کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی ادا فرماتے رہے۔ مختلف مدارس میں خدمات سرانجام دینے کے بعد دار الہدیٰ چوکیرہ میں کم از کم اٹھارہ بیس سال کے عرصہ تک پڑھایا۔ پھر جامع مسجد فاروق اعظمؓ سرگودھا میں تادم زیست تدریس کا حق ادا کرتے رہے۔

Marfat.com

باب پنجم:

﴿ تحریک ختم نبوّت ﴾

۱۳۷۲ھ بمطابق ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوۃ شروع ہوئی یہ تاریخ کا ایک خونچکاں اور دل ہلا دینے والا باب ہے۔

اس وقت حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ جماعت اسلامی کو بقول حضرت شاہ صاحبؒ نفاذ اسلام کے لیے ایک مؤثر تحریک سمجھ کر اس میں شمولیت اختیار فرما چکے تھے۔

تحریک ختم نبوت میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا قربانی دی۔ اور زعمائے جماعت اسلامی نے ان کی اس قربانی کی قدر دانی میں کیا گل کھلائے۔ یہ تفصیل عرض کرنے سے پہلے عشق نبوی ﷺ کا تقاضا سمجھتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کے لیے مسلمانوں کی قربانیوں کی ہلکی سی جھلک پیش کیے بغیر آگے بڑھنے سے قاصر ہوں۔

مشیت ایزدی کے فیصلوں کی حکمت سے مشیت ایزدی خوب آگاہ ہے۔ اس حکمت کے ادراک کا ہمیں یارا نہیں۔ قدرت خداوندی کے لیے یہ بات ہرگز محال نہ تھی۔ کہ مسلیمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی دجال کا پھیلایا ہوا قادیانی زہر اُمت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس قدر

Marfat.com

سرایت نہ کرتا۔ مرزا کے دعویٰ نبوت کرتے ہی کسی پروانے کی قربانی اس دجال کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیتی۔

لیکن ایسا نہ ہوا۔ یہ تکوینی امور ہیں۔ انسانی علم وعقل سے ماوراء ہیں۔ قدرت شاید ختم الرسل ﷺ کی سیرت کے گوشۂ ختم نبوت کو اجاگر کرنے کے لیے شمعٔ رسالت پر اپنی جان قربان کر دینے والے پروانوں کی صف میں داخل ہونے والوں کے لیے مزید مواقع پیدا کر دینا چاہتی تھی۔

یہ وہی مسئلہ ختم نبوت ہے۔ جس کے لیے اس اُمت نے دور صدیقی ؓ میں ایک ہزار دوسو (جن میں سات سو حفاظ قرآن تھے۔) پروانوں کی قربانی دے کر مسلیمہ کذاب سمیت بیس ہزار منکرین ختم نبوت کو واصل جہنم کر کے یہ بات دنیا پر واضح کر دی۔ کہ مسلمان کٹ تو سکتا ہے۔ لیکن نبوت کے چوروں اور لٹیروں کو برداشت نہیں کر سکتا۔

نہ آنے پائے کوئی تخت نبوت کے قریب
دیکھئے خواجۂ کونین کے دربان ہیں ہم

ہر دور میں نبوت کے چور پیدا ہوتے رہے۔ اور اپنے اپنے دور میں مسلمان ان کی بیخ کنی کرتے رہے۔ لیکن قادیان میں پیدا ہونے والے دجال کی بیخ کنی کے لیے دی جانے والی قربانیوں کی داستاں بڑی طویل ہے۔ اور ابھی تک مزید طوالت کے راستہ پر گامزن ہے۔

Marfat.com

۱۹۵۳ء میں جب وطن عزیز ملک پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی بوگرہ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ اور آئی آئی چندر ریگر پنجاب کے گورنر تھے۔ مسلمانان پاکستان نے حکومتی امور میں کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو الگ کرنے اور ختم نبوت کو تحفظ دینے کے علاوہ دیگر مطالبات کی بناء پر تحریک شروع کی۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ اس میں دل و جان سے شامل ہوگئے۔ علماء کرام کی قیادت میں عوام الناس نے عشق رسول ﷺ کا تقاضا پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک کی غیر اسلامی حکومت نے مطالبات تسلیم کرنے کی بجائے تشدد کا راستہ اختیار کر کے تحریک کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن عوام کا یہ سیلاب کہاں تھمنے والا تھا۔ آخر جنرل اعظم نے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء پنجاب میں مارشل لاء نافذ کر کے تحریک کو دبانے کی کوشش کی۔ لیکن کون نہیں جانتا۔۔۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

شمع رسالت ؐ کے پروانوں نے ناموس ختم نبوت کی خاطر قربانی دینے کا حق ادا کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیے۔۔۔!

مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں :

Marfat.com

''تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے۔ اور لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔

☆ عصر کے بعد ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے معصوم بچّے کو اپنے کاندھے پر اُٹھا کر لایا۔۔۔ باپ نے ''ختم نبوت'' کا نعرہ لگایا۔۔۔ معصوم بچّے نے باپ سے جو سبق پڑھا تھا۔ اس کے مطابق ''زندہ باد'' کہا۔۔۔ دو گولیاں آئیں۔۔۔ اسّی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینہ سے پار ہو گئیں۔ دونوں شہید ہو گئے۔۔۔ مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے۔

کہ اگر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسّی سالہ بوڑھے سے لے کر پانچ سالہ معصوم بچّے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا و مولا کی عزت و ناموس کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

''باپ بیٹے کی روحوں نے جھوم کر کہا ہو گا۔''

(معمولی تغیر کے ساتھ)

ملال نہیں کہ نشیمن جلا گئی بجلی

خوشی یہ کہ گلستان بچا لیا ہم نے

☆ تحریک ختم نبوت کے جلوس پر گولیاں برس رہی تھیں۔ایک طالب علم کتابیں لیے کالج جا رہا تھا۔گولیوں کی بوچھاڑ دیکھ کر کتابیں رکھ دیں۔اور جلوس کی طرف بڑھا۔۔۔کسی نے پوچھا یہ کیا۔۔؟ جواب دیا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں۔۔۔اب عمل کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ جاتے ہی گولی لگی اور گر گیا۔۔۔ پولیس والے نے آ کر اُٹھایا تو شیر کی طرح گرج دار آواز میں کہا۔۔۔!

'' ظالم گولی ران پر کیوں ماری ہے۔۔۔ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو دل میں ہے۔۔۔ یہاں گولی مارو۔۔تا کہ قلب و جگر کو سکون ملے۔''

کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

Marfat.com

حج اچھا، نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

☆ عورت اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آ رہی تھی۔۔۔ سامنے تڑ تڑ کی آواز آئی۔۔۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس کے لیے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو۔۔۔ بارات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔۔۔ بیٹے کو بلا کر کہا کہ۔۔۔! بیٹا آج کے دن کے لیے میں نے تجھے جنا تھا۔۔۔ جاؤ آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔

میں تمھاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی۔۔۔ جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ۔۔۔ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں ایک شہید کی ماں ہوں۔۔۔

Marfat.com

بیٹا بھی سعادت مند تھا۔ کہ ماں کے حکم پر سر تسلیم خم کرتا ہوا۔۔۔ تحریک میں چلا گیا۔ اور جاتے ہی شہید ہو گیا۔۔۔ جب لاش لائی گئی گولیوں کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔ ساری گولیاں سینے پر کھائیں۔

سبحان اللہ کیسا خوش بخت تھا۔ جو آقا ﷺ کی محبت میں شادی سے منہ موڑ کر اپنی گردن کٹا گیا۔۔ جاتے ہی جب حوروں نے اس کے استقبال کا حق ادا کیا ہوگا۔ اور انعامات خداوندی سے سرفرازی ہوئی ہوگی تو کہا ہوگا۔۔۔

يَالَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ.

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سر فروشی کے فسانے میں

گو کہ حکومت پاکستان نے اہل حق پر تشدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لیکن اہل حق نے بھی اپنے مؤقف میں کمزوری یا لچک کا گزر تک نہیں ہونے دیا۔ پروانہ وار جان کے نذرانے بھی پیش کرتے رہے۔ اور برابر گرفتاریاں بھی دیتے رہے۔

Marfat.com

اس صورت حال میں یہ کیسے ممکن تھا۔سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسا مرد فرید آرام سے گھر بیٹھا رہتا۔آپ نے گرفتاری پیش کر دی۔اور ناموس ختم نبوت کی خاطر جیل کو گھر پر ترجیح دی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو شاہ پور جیل بھیج دیا گیا۔ادھر جماعت اسلامی کے زعماء نے عدالت میں کہہ دیا کہ گرفتار ہونے والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔یہ ان کا ذاتی فعل ہے۔

یہاں تک کہ ڈسپلن کی خلاف ورزی کا الزام عائد کر کے گرفتار ہونے والے حضرات کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرح گرفتار ہونے والے دوسرے صاحب ضلع میانوالی سے تعلق رکھتے تھے۔ظن غالب ہے کہ وہ مولانا گل شیر شہیدؒ تھے۔انہیں بھی اسی الزام کی بنیاد پر جماعت سے نکال دیا گیا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ تین ماہ تک شاہ پور جیل میں بند رہے۔رہائی کے بعد آپؒ سے کہا گیا کہ اگر آپ تحریری معافی مانگ لیں تو آپؒ کو دوبارہ جماعت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

ایک ہی عمل:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''زندگی میں ایک ہی تو عمل نصیب ہوا ہے۔جس

Marfat.com

کی برکت سے مغفرت کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ اگر
اس پر بھی معافی مانگنے لگوں تو میرے پاس کیا بچے
گا۔ اس لیے کسی صورت بھی معذرت نہیں
کر سکتا۔''

ختم نبوت کے لیے قربانی :

۱۹۶۸ء میں حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مولانا گلزار احمد صاحب مظاہری جامع مسجد فاروق اعظمؓ بی بلاک سرگودھا میں تشریف لائے۔ اور مودودی صاحب کا پیغام دیا۔ کہ جماعت میں واپس آ جاؤ۔۔۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :

''میں جماعت میں تنہا نہیں آتا بلکہ پوری جمعیۃ علماء
اسلام کو جماعت میں داخل کرتا ہوں۔ مگر ایک شرط
پر کہ جن مسائل میں مودودی صاحب نے علماء سے
اختلاف کیا وہ میں لکھ دیتا ہوں۔ ایک بڑے بورڈ پر
وہ اپنی کوٹھی اچھرہ موڑ پر لگا دیں۔۔۔ اور ان مسائل
سے رجوع کر لیں۔۔۔ رجوع بڑے بڑے صحابہؓ
اور علماء اُمت سے ثابت ہے۔ نہایت عمدہ اور

Marfat.com

فضیلت کی چیز ہے۔''

مولانا مظاہری نے فرمایا مودودی صاحب اپنی بات سے رجوع نہ کریں گے۔ یہ ان کی طبیعت نہیں ہے۔ تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''میں نے بھی پوری زندگی میں یہی ایک عمل ختم نبوت کے لیے کیا ہے۔ جماعت میں واپس نہیں آ سکتا۔''

جیل میں تحقیقی کام:

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایام اسیری کے دوران شاہ پور کی جیل میں بھی اپنا علمی تحقیقی کام جاری رکھا۔ اور مسئلہ فدک پر ایک کتاب ''تحقیق فدک'' کے نام سے مرتب فرمائی۔ جس کی تکمیل شوال ۱۳۷۴ھ بمطابق جون ۱۹۵۵ء میں کی گئی تھی۔ مسئلہ ہذا پر یہ لاجواب کتاب ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد بھی متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔ اور اہل علم نے اس کی بہت قدردانی فرمائی ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری کی منقبت

بزبان رفیق اسارت :

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شاہ پور کی جیل میں قید ہونے والے ایک حافظ صاحب نے استاد محمد شفیع صاحب چوکیروی سے بیان کیا ہے۔ کہ جیل میں حضرت شاہ صاحبؒ کی موجودگی میں نماز کی امامت کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمہٗ اللہ سے بہتر کون شخص ہو سکتا تھا۔ ہماری درخواست پر آپؒ نے یہ ذمہ داری قبول فرمالی۔

خصوصی طور پر جہری نمازوں میں حضرت شاہ صاحبؒ کی سحر انگیز اور پُر درد تلاوت سے ہم لوگ مسحور ہو جاتے۔ دوسرے آپ کو قرآن پاک پر اس قدر عبور حاصل تھا۔ کہ دوران نماز قراءت کے لیے قرآن پاک کا جو لفظ زبان نوک پر آ جاتا۔ آپؒ وہیں سے تلاوت شروع فرما دیتے۔ اور اس روانی اور اعتماد سے تلاوت فرماتے کہ کوئی بھول چوک یا متشابہ اس سیل رواں میں رکاوٹ کا باعث نہ بن سکتا۔ حتیٰ کہ اسارت کی اس رفاقت کے سارے دور میں کسی ایک دن بھی نماز کے دوران تلاوت میں سہو نہیں ہوا۔

مجھے اس بات پر بڑا رشک آیا۔ اور میں چونکہ حافظ تو تھا ہی اپنے

Marfat.com

طور پر محنت شروع کردی۔تاکہ یہ کیفیت مجھے بھی حاصل ہوجائے۔اور تلاوت میں کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے۔لیکن محنت کے باوجود جب میں نے اس کیفیت کے حصول میں کامیابی حاصل نہ کرسکا۔تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا، کہ براہ مہربانی مجھے بھی نسخہ اور طریقہ بتائیں جس سے مجھے بھی یہ مقام حاصل ہوجائے۔تو حضرت شاہ صاحبؒ نے بڑی متانت سے فرمایا۔

''حافظ صاحب احمد شاہ بخاریؒ ہرروز تہجد میں کھڑے ہوکر تین پارے تلاوت کرتا ہے۔یہ کیفیت حاصل کیوں نہ ہو۔''

میں حضرت کے اس مجاہدے پر حیران وششدر رہ گیا۔نسخہ اور تعویذ تو مجھے بتایا جاچکا تھا۔لیکن اس نسخے پر عمل عام آدمی کے بس کی بات نہیں تھی۔

☆☆☆☆

Marfat.com

باب ششم :

رَدِّ روافض

ان پڑھ رافضی بھی تحریف قرآن کا قائل :

اس موقع پر احقر مؤلف ایک واقعہ کا ذکر کرنا ناگزیر خیال کرتا ہے۔ جو روافض کے عقیدہ تحریف قرآن کے بارے میں ہر خاص و عام کی آنکھیں کھول دینے اور (ہدایت پانے) کے لیے کافی ہے۔ یہ واقعہ خود حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی آپؒ کے عزیز ترین شاگرد حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ایک مقالہ میں درج فرمایا ہے۔ واقعہ خود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زبانی سنیئے۔ آپؒ نے فرمایا :

"جب میں دیوبند سے فارغ ہوکر گھر (اجنالہ) آیا۔ تو مجھے خاندان کے شیعہ اکابر کے پاس جانے کا اتفاق ہوتا۔ اور ان برادرانہ مجالس میں میری آمد و رفت رہتی۔ یہ لوگ اکثر شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ ہمارے قبیلے کا ایک سن رسیدہ شیعہ بزرگ تھا۔ اس

Marfat.com

کے ہاں میری نشست و برخواست زیادہ تھی۔وہ بزرگ حسب عادت شیعہ سنّی کا کوئی مسئلہ چھیڑ دیتے۔اور بطور طعن سوال پیدا کرتے۔قرآن پاک مجھے خوب یاد تھا۔اور علم حدیث تازہ پڑھا ہوا تھا۔مسائل متحضر تھے۔تو میں اس سوال کا جواب فوراً قرآنی آیات پڑھ کر دے دیتا۔اور کہتا شاہ جی! یہ جو آپ مسئلہ بتا رہے ہیں۔یہ تو قرآن مجید کی فلاں آیت کے خلاف ہے۔اسی طرح پھر وہ جب کسی دوسرے مسئلہ کو چھیڑتے تو میں ان کو قرآنی آیات پڑھ کر جواب دیتا۔اس نہج پر گفتگو جاری رہتی۔آخر میں ان کو لاجواب کر دیتا۔ایک روز بابا شاہ صاحب مذکور میرے اس طرح سے قرآنی جواب پیش کرنے سے تنگ آ گئے۔اور مجبور ہو کر مجھے خطاب کرتے ہوئے بڑے برافروختہ انداز میں کہنے لگے۔اُو بھولے احمد شاہ ! اس قرآن میں (نعوذ باللہ) بڑی زیادتی اور کمی ہوگئی ہے۔مطلب یہ کہ یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔حالانکہ یہ بابا جی بالکل جاہل اور

Marfat.com

خالص اَن پڑھ تھے۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس کا یہ جملہ سن کر حیرت زدہ ہو گیا۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ ان لوگوں (روافض) کا اَن پڑھ آدمی بھی قرآن مجید کو اصلی اور صحیح قرآن نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس میں کمی بیشی اور تحریف کا عقیدہ رکھتا ہے۔ جو فرمان خداوندی کے سراسر خلاف ہے۔''

رسالہ ''الفاروق'' کا اجراء:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دارالہدیٰ چوکیرہ میں قیام کے دوران اپنے تدریس مشاغل کے ساتھ ساتھ ایک پندرہ روزہ تبلیغی رسالہ ''الفاروق'' کے نام سے ربیع الاول ۱۳۷۶ھ بمطابق نومبر ۱۹۵۶ء میں دارالہدیٰ چوکیرہ سے جاری فرمایا۔

رسالہ ہذا میں عمدہ علمی مضامین شائع ہوتے۔ اور اس میں حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی علمی تحقیقات پیش کی جاتیں۔ علاوہ ازیں شیعہ کے سوالات اور مطاعن کے تسلی بخش جوابات تحریر کیے جاتے۔ اور مولوی محمد اسماعیل شیعہ مبلغ کے پندرہ روزہ اخبار

Marfat.com

''صداقت'' کی ہر بات کا مکمل محاسبہ کیا جاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ چار سال تک متواتر جاری رہا۔

رسالہ ہذا کی اشاعت میں حضرت مولانا عنایت اللہ گجراتی آپؒ کے مستعد معاون اور تحریری کام میں دست راست تھے۔

شیعی سوالات کے جوابات پیش کرنے میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی کی وجہ سے علامہ صاحب عمدہ صلاحیت رکھتے تھے۔

غلام دستگیر نامیؔ لاہوری نے منظوم تاریخ اجرائے ''الفاروق'' (۱۳۷۶ھ) پیش کی ملاحظہ کیجئے :

ڈھا رہی تھی ذرّیت ابن سبا جب غضب
شعلہ زن اصحاب سرور پر مثال بولہب

مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ میں قائم ہوا
تاکہ اس شیعہ کے دل سے چلتا کرے رنج وتعب

الفاروق نامی کر دیا جاری کہ ہو
ثابت تریاق اور دفع مرض کا ہو سبب

میں نے الفاروق پڑھ کر دیکھا طبع حق شناس
مائل تاریخ گفتین ہے بصد شوق وطرب

طبع نامی سے ہوا ایما لکھو از روئے داد
پرچہ الفاروق نکلا خوب باز یب وادب

۱ ۳ ۷ ۶ ھ

Marfat.com

نظم اشاعت :

اکثر اوقات مذہبی وفنی جرائد نظم اشاعت کی خرابی کی بناء پر بدنام اور ناکام ہو جاتے ہیں۔ لیکن ''الفاروق'' نے یہ بدنظمی ایک دن کے لیے بھی روا نہیں رکھی۔ مقررہ تاریخوں پر ہر مہینہ کی یکم اور پندرہ کو چھپتا۔ اور قارئین تک پہنچتا رہا۔ اگر کہیں ڈاک کی بدنظمی ہوئی تو وہاں بھی مدیر ''الفاروق'' نے ڈاکخانہ سے باز پُرس کی۔ اس کے ہر شمارہ کا ٹائیٹل دیدہ زیب، کاغذ عمدہ، کتابت نفیس، اور طباعت اعلیٰ ہوتی تھی۔

اسلوب نگارش :

''الفاروق'' کے صفحات شاہد ہیں کہ ''الفاروق'' کا طرز بیان ہمیشہ مہذبانہ اور عالمانہ رہا۔ متانت اور سنجیدگی اس کا طرۂ امتیاز رہی۔ مدمقابل نے سوقیانہ آوازے بھی کسے تو اس کا جواب بھی بردباری کے ساتھ دیا گیا۔ اور تہذیب کے دائرہ سے باہر کوئی جملہ قلم کے منہ پر نہ آنے دیا۔

البتہ دلائل وبراہین کے گرزِ گراں نے جب حریف کی خبر لی تو کسی متین جواب کی بجائے ذاتیات پر اتر آئے۔ اور عالم سراسیمگی میں سارا

Marfat.com

شیعہ پریس چیخ اُٹھا کہ مدیر ''الفاروق'' نے امامت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اور یہ کہ ''الفاروق'' شیعہ مذہب کی توہین کا ارتکاب کر رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

''الفاروق'' نہ مفسد تھا۔ نہ موہن کتابوں کے حوالے سے اپنے مدعا کو پیش کرتا۔ اگر کسی کی توہین اس کی اپنی ہی کتب کی روایات سے ہوئی ہو تو اس میں ''الفاروق'' کا کیا قصور۔

نفاست مضامین :

''الفاروق'' کے مضامین کا کماحقہٗ جائزہ تو میرے جیسے کم علم کی استطاعت سے باہر ہے۔ مگر جہاں تک بساط نے ساتھ دیا۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ''الفاروق'' نے جس مسئلہ کو لیا اس کا کوئی پہلو تشنۂ تکمیل نہ چھوڑا۔ اور مخالف کو جواب کی گنجائش ہی نہ ملی۔

اس نے حیلے بہانے سے کنی کترا کر جان بچانے کی ہی صورت نکالی۔ ''الفاروق'' کے مضامین سرمایۂ دین وایمان تحقیق وتدقیق کے انمول موتی ہوا کرتے تھے۔

قبولیت عامہ :

''الفاروق'' ایک ٹھوس علمی رسالہ تھا۔ نہ اس میں سیاسیات کے

Marfat.com

جھگڑے ہوتے۔ نہ کوئی ڈرامہ ناول یا قصہ گوئی کا سامان۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت بخشا کہ اس کے خریداروں کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے خریداروں کا کس قدر وسیع حلقہ تھا۔

ہر طبقہ کے لوگوں نے اسے پڑھا۔ اس کے قارئین میں امیر بھی تھے اور غریب بھی۔ زمیندار بھی، صنعت کار بھی ساہوکار بھی اور علماء بھی۔ الغرض ''الفاروق'' نے ہر طبقہ کے لوگوں میں پذیرائی اور مقبولیت حاصل کی۔

نہایت کم قیمت جریدہ :

ایک سال کے تمام رسالے جوڑے گئے تو تقریباً آٹھ سو بتیس صفحات کی ایک ضخیم کتاب تیار ہوگئی۔ اس نادر کتاب کی کل قیمت صرف آٹھ روپے۔۔۔ یہ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص کی برکت تھی۔ جو اس قدر کم آمدنی کے باوجود بھی بڑے کامیابی کے ساتھ اتنا شاندار رسالہ متواتر شائع کرتے تھے۔

رسالہ ''الفاروق'' نے اس دور میں حقانیت مذہب اہلسنّت کی خاص عمدہ کردار ادا کیا۔ اور اپنے مدّ مقابل لوگوں کو لاجواب کر دیا۔ شیعہ مبلغ مولوی محمد اسماعیل کے رسالہ ''صداقت گوجرہ'' میں وارد کردہ

Marfat.com

اعتراضات کے جوابات مرتب کرنے کا کام مولانا عنایت اللہ صاحب گجراتی کے ذمہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ رسالہ ''الفاروق'' کے فائل اس چیز پر شاہد ہیں۔

اس سے قبل جس طرح لکھنؤ میں مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے صداقت مذہب کے لیے عمدہ رسائل شائع کیے تھے۔ اور ایک رسالہ ''النجم'' بھی لکھنؤ سے جاری کیا تھا۔ اور علماء وقت نے اس کی بڑی قدر دانی کی تھی۔ اس سے اہلسنّت کو بہت نفع ہوا تھا۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاریؒ نے بھی اپنے دور میں تحقیقی و علمی کام کیا۔ جو عوام و خواص کے حق میں از حد مفید ثابت ہوا۔

مولوی محمد اسماعیل کا جاری کردہ پندرہ روزہ ''صداقت'' جو کذب وافتراء اور بہتان کا ایک پلندا تھا۔ اس کا علمی محاسبہ کرنے اور اس میں شائع شدہ بیہودہ سوالات کے دندان شکن جوابات دینا رسالہ ''الفاروق'' کا مقصد اولین تھا۔ جس میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سو فیصد کامیابی حاصل ہوئی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لحاظ سے تن تنہا اس خدمت کو کئی سال تک جاری رکھا۔ اور اس طرح ''الفاروق'' نے اہل السنۃ کی ترجمانی کرنے اور مذہب حقّہ کی صداقت وحقانیت کو واضح کرنے کا حق ادا کر دیا۔

Marfat.com

محمد یوسف آزاد صاحب کی ''الفاروق'' کے بارے میں پیش کردہ نظم:

''الفاروق''

کتنی پیاری پیاری ہے تقریر الفاروق کی باسند ہوتی ہے، ہر تحریر الفاروق کی

ہوں امام اہلسنّت شاہ جی[1] جس کے مدیر اوج پر پھر کیوں نہ ہو تقدیر الفاروق کی

ہیں مبلغ جس کے اللہ یار خاں چکڑالوی کیوں نہ ہر انسان کرے توقیر الفاروق کی

ہے عنایت[2] کی عنایت جب سے الفاروق پر قدر کرتے ہیں جوان و پیر الفاروق کی

ہوں معاون جس کے علامہ قریشی[3] دوستو کیوں نہ ہر تحریر اکسیر ہو الفاروق کی

سرنگوں سرکش ہوئے سب جھک گیا باطل کا سر چمکی جو بن کر الف شمشیر الفاروق کی

حلقہ مضموں میں دشمن پھنس کے اب جائے کہاں پڑ گئی پاؤں میں اب زنجیر الفاروق کی

جل کے دشمن خاک ہوتے ہیں حسد کی آگ میں کرتے ہیں تبلیغ جب شبیر[4] الفاروق کی

ہوش اُڑ جاتے ہیں یوسف لگتی ہے مہر سکوت
دیکھتے ہیں جب عدو تصویر الفاروق کی

---

[1] سید احمد شاہ بخاری رحمہ اللہ [2] علامہ عنایت اللہ گجراتی نائب مدیر

[3] علامہ دوست محمد قریشی رحمہ اللہ [4] شبیر احمد تمبا کو فروش سرگودھا

Marfat.com

خدائے لایزال کا بے انتہا شکر ہے کہ موالغات وعوائقاتِ شدیدہ کے باوجود ''الفاروق'' نے علمی، ادبی تحقیقی میدان میں بے شمار خدمات سرانجام دیں۔ اگر ایک طرف ''الفاروق'' میں مذہب حقہ (اہل السنۃ) کی پوری ترجمانی کی گئی، تو دوسری طرف مسلک حقہ پر وارد ہونے والے تمام اعتراضات کے مسکت جوابات بھی دیئے گئے۔

اسی بناء پر یہ قیمتی جریدہ نہ صرف اہالیان پاکستان کی نتیجہ خیز نگاہوں میں مقبول ہوا۔ بلکہ بیرون ملک بھی خراج تحسین سے نوازا گیا۔ اس کے ذمہ داران اس امر پر کمربستہ تھے۔ کہ رسالے کو مدلل ومبرہن بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

مختلف اوقات میں رسالہ ''الفاروق'' نے کئی نمبر بھی شائع کیے۔ ''ثانیٔ اثنین نمبر'' اور ''سیرۃ النبی نمبر'' شائع ہونے پر علماء کرام فضلا اور مشائخ عظام نے جس انداز میں خراج عقیدت پیش کیا۔ درج ذیل تحریرات اس کی عکاسی کے لیے کافی ہیں۔

حضرت مولانا نور محمد فاروق تحصیل چنیوٹ (جھنگ)

حمد وثناء کے بعد فرماتے ہیں:

''پندرہ روزہ ''الفاروق'' یکم نومبر ۱۹۵۸ء کا

Marfat.com

''ثانیٔ اثنین نمبر'' میں نے بغور مطالعہ کیا۔ کہنے کو تو ایک رسالہ ہے۔مگر فی الحقیقت ایک تحقیقی کتاب ہے۔عبارت نہایت آسان اور شستہ ہے۔ جو کہ صرف ''الفاروق'' ہی کا حصہ ہے۔

امام پاکستان قائد اہلسنّت فخر ملت حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاریؒ مدیر ''الفاروق'' نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے مختصر مگر جامع فضائل ومناقب اہل اسلام کی معتبر کتابوں سے پیش کیے ہیں۔اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ کی امام الصحابہؓ واہلبیت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ سے بیعت کے بارے میں وہ انمول موتی پیش کیے ہیں۔جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں ملنا مشکل ہیں۔حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم اجمعین کی امامت اور خلافت نہایت محققانہ طریقے سے امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت کی ہے۔اب کسی مدعی علم حدیث کو انکار کی جسارت نہیں۔''

Marfat.com

حضرت مولانا محمد یعقوب خطیب سنہری مسجد لائل پور (فیصل آباد)

تحریر فرماتے ہیں :

''میں نے ''الفاروق'' کا ثانیؔ اثنین نمبر بڑی گہری توجہ اور پورے انہماک کے ساتھ از صفحِ اوّل تا صفحہ آخر پڑھا۔

درحقیقت آپ کا رسالہ اسم بامسمّٰی ہے۔حق وباطل میں منسوب الیہ ذات گرامی کی مانند واضح فرق ڈال رہا ہے۔لیکن زیرِ مجلّہ تو بے شمار خوبیوں کا حامل ہے۔اس نمبر کے تمام مضامین دلچسپ،شستہ اور محققانہ ہیں۔انداز استدلال نہایت شریفانہ ،ہمدردانہ اور مناظرہ بازی کے مجادلانہ طریقہ سے مُبرّا ہے۔تحریر ایسی پُرتاثیر کہ کسی صاحب کی دل شکنی نہیں ہوسکتی۔حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کا تو آپؒ نے حق ادا کردیا ہے۔موضوع مقصودہ کو عمدہ اور قیمتی دلائل سے مزیّن کردیا ہے۔میرا خیال ہے۔اگر کوئی صاحب

Marfat.com

تعصب کو بالائے طاق رکھ کر ثانیٔ اثنین نمبر کا مطالعہ کرے۔ تو حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کا سینہ بالکل صاف ہو جائے گا۔ اور یقین کامل ہو جائے گا۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ واقعی حضور اکرم ﷺ کے بعد خلافت کے مستحق تھے۔''

حضرت مولانا محمد نذیر شاہ صاحب جو کالیاں ضلع گجرات

تحریر فرماتے ہیں کہ :

''الفاروق'' کا ثانی اثنین نمبر پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ صمیم قلب سے آپ کے لیے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ دین پر استقامت بخشے اور دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ ایک دوست بھی رسالہ پڑھ کر صداقت صدیقؓ کا قائل ہو گیا۔''

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم محمدی شریف (جھنگ)

'' الفاروق '' کا ثانی اثنین نمبر بیش قیمت معلومات کا مجموعہ ہے۔ اس میں استاذ العلماء

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاریؒ مدیر ''الفاروق'' کی بیشتر تحقیقات رائقہ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جن کو وقتاً فوقتاً آں جناب علماء کی مجالس میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ نیز اس میں مرتضویؓ اور صدیقیؓ خوشگوار تعلقات کے دلائل اپنے احباب کے مسلمات سے فراہم کر دیئے ہیں۔ یہ علمی جواہر دوسری جگہ سالہا سال کی ورق گردانی سے بھی نہ مل سکیں گے۔ جو اس نمبر میں یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا عوام وخواص کے لیے اس نمبر کی قدر دانی ضروری ہے۔''

عبدالغفار بابر صاحب ڈیرہ اسماعیل خان

تحریر فرماتے ہیں :

''الفاروق'' کا ثانی اثنین نمبر ملا۔ پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ واقعی قابل تعریف ہے۔ آپ کے قلم وقرطاس کے جواہر رسالے کو چار چاند لگانے کا موجب بنے۔ ثانی اثنین نمبر ہر طرح سے کامل

Marfat.com

حسین مرقع اور اپنی مثال آپ ہے۔ بارگاہ رب العزت میں دست بستہ دعا ہے۔ کہ رسالہ مذکورہ ترقی کی راہوں پر چلتا ہوا تا قیامت آسمان ترقی پر خورشید بن کر درخشاں وتاباں رہے۔''

حضرت مولانا محمد علی صاحب

(خلیفہ حضرت لاہوریؒ) سجادہ نشین گروٹ شریف

''سیرت النبیؐ نمبر'' اوّل سے آخر تک پڑھا۔ جب شروع کیا۔ تو ایسا لطف آیا کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اختلافات کی وجہ سے جو اُلجھنیں پیش آرہی تھیں۔ وہ تمام کی تمام اس مقدس نمبر کے مطالعہ سے کافور ہوگئیں۔ دعا ہے کہ خداوند تبارک وتعالیٰ اس جریدہ فریدہ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ اور اس کے ساتھ میں مسلمانان پاکستان سے اپیل کروں گا۔ کہ اس پندرروزہ ''الفاروق'' کی خریداری اور سرپرستی میں حصہ لے کر اس کی اشاعت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے حلقۂ

Marfat.com

احباب میں ''الفاروق'' کی اشاعت کی سعی بلیغ کرتا رہوں گا۔''

(احقر الانام محمد علی کھیڑا عفی عنہٗ از گروٹ)

مکتوب حضرت مولانا محمد عمر صاحب سجادہ نشین بیربل شریف

خلیفہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپور شریف

''جو علمی دوست مجھے جانتے ہیں یا جن کو مجھ سے محبت ہے۔ اور یہ جانتے ہیں کہ میں کار خیر کے سوا کسی چیز کی دلالت نہیں کرتا۔ ان سے اتنا کہنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ آج کی بے دین دنیا میں تبلیغ دین کی اشد ضرورت ہے۔ نئے مسلمان بنانا تو کجا مسلمانوں کے بے دین بنانے پر کتنی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ وہ خود بے دین ہیں۔ اور بے دینی کو پسند کرتے ہیں۔ ہم دین دار ہو کر اپنے دین حقہ کے لیے کیوں اپنی ہمت صرف نہیں کرتے۔ ''الفاروق'' جو دو سال سے نکل رہا ہے کس خوبی اور شوق سے تبلیغی فریضہ ادا کر رہا ہے۔

Marfat.com

ابھی گزشتہ ''ثانیٔ اثنین نمبر'' ملاحظہ کیا ہوگا۔ کس درجہ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ یہ نمبر اپنا ثانی آپ ہے۔ اور حضرت شاہ صاحبؒ کے وسیع مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ اس لیے آپ سے التماس ہے۔ کہ ''الفاروق'' کو پڑھا کریں۔ اور ''الفاروق'' کی توسیع اپنا فرض خیال کریں۔ میں حسب سابق پچاس روپے دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ ۲۵ کسی اور کو چھ روپے سالانہ میں ''الفاروق'' جاری کیا جاوے۔''

محمد عمر بقلم خود سجادہ نشین بیربل شریف

حضرت مولانا منظور احمد صاحب ڈھاکہ (بنگلہ دیش)

اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

''الفاروق'' کا ثانیٔ اثنین نمبر دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا۔ سفر کی تمام تھکاوٹیں چھٹ کر ایسی دور ہو گئیں۔ جیسے مدتوں مطلع ابر آلود رہنے سے آسمان بادلوں سے چھٹ کر صاف ہو جاتا ہے۔ یہ جریدہ صوری اور معنوی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔ جس

Marfat.com

میں سیرت صدیق اکبرؓ کے بے شمار گوشوں پر مختصر مگر جامع اور محقق روشنی ڈالی گئی ہے۔ جا بجا آپؓ کے بیش بہا قیمتی نکات اور عمدہ لطائف اور مخالفین کے سوالات کے محققانہ جوابات نے تمام شکوک شبہات کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکا ہے۔ جس شخص سے خداتعالیٰ نے بصیرت و بصارت سلب نہ کر لی ہو۔ اور ذرا انصاف سے کام لے تو اس کے تمام شبہات دور ہو سکتے ہیں۔ اور یہ مقدس نمبر اس کے لیے ضرور ذریعۂ ہدایت بن سکتا ہے۔ عبارت کی شائستگی اور دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ جب ایک مضمون کو پڑھنا شروع کیا جاتا ہے۔ تو ختم کیے بغیر بس کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ بلکہ بعض مقامات تو مکرر پڑھنے سے بھی دل سیر نہیں ہوتا۔ اور ہر دفعہ پڑھنے سے نیا کیف اور جدید سرور حاصل ہوتا ہے۔ افضلیت اور بیعت کے مسئلہ کو تو قرآنی دلائل اور کتب حدیث و تاریخ سے ایسا مبرہن کیا ہے۔ کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

Marfat.com

مدت سے اس قسم کے نمبر کی ضرورت تھی۔الحمدللہ ثانی اثنین نمبر نے اس خلا کو پورا کر دیا ہے۔اس محنت خدمت کا پورا اجر تو آپ کو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔بلا کسی قسم کے تصنع اور بناوٹ کے دل کی گہرائیوں سے یہ دعا نکل رہی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت اور کاوش کو قبول فرما کر مزید خدمت دین اسلام کی توفیق ارزانی فرماویں۔اور اس راہ میں جو رکاوٹیں اور پریشانیاں حائل ہیں۔ان کو اللہ میاں دور فرماویں۔آمین یارب العالمین۔

دعاء گو :منظور احمد (ڈھاکہ)

اُستاذ المکرّم حضرت مولانا حکیم عطاء محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تلمیذ خاص جناب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حق میں رسالہ ''الفاروق'' (یکم دسمبر ۱۹۵۶ء بعنوان ''روشنی کا مینار'') کے تحت مدرسہ دارالہدیٰ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

Marfat.com

''اس مدرسہ کے اہتمام اور تدریس کے لیے میاں صاحب (میاں خان محمد کلیار) موصوف کو ایک شہباز ہاتھ آیا ہے۔ جس کے تبحر علمی اور حسن معلّمی سے مدرسہ بہت جلد مرجع طلباء وعلماء ہوا۔۔۔۔ میری مراد حضرتِ مولانا سیّد احمد شاہ بخاری ہیں۔''

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں :

''مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاریؒ ذی علم طبقہ میں اچھے مدرس، ذہین وذکی عالم کی حیثیت سے متعارف تھے۔ مگر حال ہی میں ''تحقیق فدک'' کے نام سے جو رسالہ انہوں نے لکھا ہے۔ اور فاضل نقادوں نے اُسے اس زمانے کی بے نظیر تصنیف قرار دیا ہے۔ اس تصنیف سے پتہ چلا ہے کہ شاہ صاحبؒ اپنی دوسری خداداد صلاحیتوں، خوبیوں کے ساتھ ساتھ صاحبِ قلم بھی ہیں۔ شاہ صاحبؒ کی یہ تصنیف شیعہ کی ایک مشہور عالم کی کتاب ''فلک النجات'' کے ایک باب کا جواب لاجواب تھا۔

Marfat.com

جس کے جواب میں سنا ہے کہ مسوّدے لکھے
اور پھاڑے جارہے ہیں۔ چند حضرات نے اپنی
عاجزی پر پردہ ڈالنے کے لیے اپنے لونڈوں کے نام
سے ''تحقیق فدک'' کا جواب لکھ کر آفتاب کا منہ
چڑایا ہے۔ جس کا جواب شاہ صاحب کے شاگردوں
نے لکھ کر اس کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ اب شاہ
صاحب نے ایک نیک قدم اور بڑھایا ہے۔ یعنی
دارالہدیٰ کے شعبہ نشرواشاعت نے ''الفاروق''
نامی پندرہ روزہ رسالہ جاری فرمایا ہے۔ جو حق
و باطل کی تمیز کے لیے ان شاء اللہ روشنی کا مینار
ثابت ہوگا۔''

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ المکرّم نے آپؒ کا علمی مقام اور آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو عمدہ اسلوب کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس پر مزید کسی اضافہ کی حاجت نہیں رہی۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس طرح درس نظامی کے اعلیٰ اور ممتاز معلم تھے۔ اسی طرح علمی مقالات لکھنے اور تحقیقی مضامین بیان کرنے میں یکتائے روزگار اور اکابر کے علوم کے امین وترجمان تھے۔

Marfat.com

سنجیدہ تحریر اور پختگی علم میں لائق و فائق تھے۔ان کے وفور علم اور کمال ذہانت کے فریق مخالف بھی معترف تھے۔اس چیز پر ان کے رسالہ ''الفاروق'' کے فائل شاہد ہیں۔

رسالہ ''الفاروق'' نے اپنے دور میں حقانیت مذہب اہل السنۃ کی خاطر بہت عمدہ کردار ادا کیا۔اور اپنے مدمقابل لوگوں کو لاجواب کر دیا۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں جو تحقیقی اور علمی کام کیا۔وہ عوام وخواص سب کے حق میں بے حد سود مند ثابت ہوا۔لیکن حق کے خلاف ہمیشہ کچھ طبقے ہر دور میں مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔یہاں بھی ان کی مخالفت نے گل کھلائے۔

پندرہ روزہ رسالہ ''الفاروق'' چند ماہ کم چار سال تک اشاعت پذیر رہا۔علمی تحقیقات اور مخالفین کے سوالات کے مدلل ومسکت جوابات شائع ہوتے رہے۔مگر نامساعد حالات اور چند دیگر مجبوریوں کے باعث جولائی ۱۹۶۰ء کے بعد اس کی اشاعت کو معرض التوا میں ڈال گیا۔

تنظیم اہل السنۃ کے پرچہ ہفت روزہ ''دعوت'' لاہور میں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔جنوری ۱۹۶۳ء میں ''موافقات عمر'' اور ستمبر ۱۹۶۳ء ''تحقیق حدیث قلم دوات'' اسی ہفت روزہ ''دعوت'' میں شائع ہوئے۔

Marfat.com

ردّ رافضیت کورس:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت اور شیعہ کے مختلف فیہ مسائل کی افہام و تفہیم میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اور اس فن کے استاذ کامل تھے۔ چنانچہ منتہی طلباء کو اس بات کی مکمل تربیت دینا آپؒ کے پروگرام میں شامل تھا۔ اسی سلسلہ میں حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک بار مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ میں شعبان رمضان ۱۳۸۶ھ موافق دسمبر ۱۹۶۶ء میں ایسے ہی ایک کورس کا اجراء کیا۔ کورس ہذا کی تعلیم و تدریس کے لیے جناب سیّد احمد شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم کو بھی اپنے ساتھ شامل رکھا۔ چنانچہ اس سال ۱۳۸۶ھ میں حضرت شاہ صاحبؒ نے مسئلہ خلافت سے متعلقہ مضامین اور مسئلہ فدک کی ابحاث کی منتہی طلباء و دیگر شرکاء کو تعلیم دی۔

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم نے اس کورس میں شریک طلباء کو اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خلفاء ثلاثہ اور خلیفہ رابع کے مابین بہتر تعلقات کے مضمون اور صحابہ کرامؓ پر مطاعن کے بے اصل اور غیر صحیح ہونے کو بیان کیا۔ اور واضح کیا کہ اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دامن وارد کردہ الزامات سے بے داغ اور صاف ہے۔ یہ اعتراضات محض

Marfat.com

بہتان وافتراء ہی ہیں۔ خصوصی طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کورس میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیس کے قریب مبلغین حضرات کو اس کورس میں شمولیت کے لیے بھیجا۔ تاکہ رد رافضیت پڑھیں۔ اور ان مبلغین حضرات کے ساتھ حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ فاتح قادیان اور حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب کو بھی چوکیرہ اس کورس میں خصوصی طور پر بھیجا۔ تاکہ وہ دارالمبلغین کے شرکاء کو رد قادیانیت کورس کرائیں۔ دونوں شعبہ جات میں ہمارے اکابرین نے مل کر کام کیا۔

باطل کے تعاقب اور احقاق حق کے لیے مناظرانہ خدمات:

تحریری مناظرہ :

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تقریری مناظرہ کے علاوہ تحریری مناظرہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپؒ کے لائق ترین شاگرد حضرت مولانا عبدالقیوم نیازی مدظلہم کی روایت کے مطابق ایک دفعہ قرآن مجید کی آیت وضو (سورۃ المائدہ پ ٦) پر پاکستان کے شیعہ مسلک کے عظیم مناظر مولوی اسماعیل شیعہ سے مناظرہ ٹھن گیا۔

دو قسطوں تک شیعہ مناظر مولوی اسماعیل صاحب جواب دے سکے۔ آخر تیسری قسط میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت پر

Marfat.com

ایک جامع مضمون لکھا۔ اور اس مضمون کو ''الفاروق کا وضونمبر'' کے نام سے شائع فرما دیا۔ یہ ایسا مسکت مضمون تھا۔ کہ کسی شیعہ کو اس کے جواب کی جرأت نہ ہوئی۔

علامہ عنایت اللہ گجراتی کا دلچسپ فقرہ :

وضونمبر کا جواب نہ آنے پر رسالہ ''الفاروق'' میں علامہ عنایت اللہ گجراتی نے شیعہ مناظر کی خاموشی پر ایک عجیب فقرہ فرمایا کہ :

''حضرت شاہ صاحبؒ کے وضونمبر نے اسماعیل کا وضوتوڑ دیا۔'' [1]

شیعہ واہلسنّت کے مسائل پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عمیق نظر تھی۔ آپؒ کو تحقیقی مطالعہ کی بناء پر مختلف فیہ اُمور میں بڑے مضبوط دلائل مستحضر تھے۔

اس بناء پر جب اہم مباحثے ومناظرے پیش آتے تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدعو کیے جاتے۔ چونکہ آپؒ کی آواز بیٹھ جاتی اور بولنے میں دشواری ہوتی۔ اس لیے علماء کرام آپؒ کی رہنمائی میں دلائل پیش کر کے حق واضح کرتے۔ باطل کو آپ کی موجودگی میں دم دبا کر بھاگنے

---

[1] (نوٹ: حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ مضمون الگ کتابچہ کی صورت الگ ''قرآنی وضو'' کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔)

Marfat.com

کے سوا چارہ کار نہ ہوتا۔

مناظرہ جھوک دایہ :

جہانیاں شاہ اور کوٹ عیسیٰ شاہ کے نزدیک ایک بستی جھوک دایہ ہے۔ یہاں کے رئیس حاجی گہنہ خان گاڈی علاقہ ہذا کے ایک مشہور زمیندار تھے۔ ان کے قرب وجوار میں اہل تشیع بکثرت موجود تھے۔ حاجی صاحب کے پاس اہل تشیع کی طرف سے اہلسنّت پر کافی اعتراضات کیے گئے۔ اور رافضی بنانے کی بہت زیادہ رغبت دلائی گئی۔

ان حالات میں حاجی صاحب مذکور نے حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ سجادہ نشین سیال شریف کی خدمت میں گزارش کی کہ شیعہ ہمارے ساتھ اپنے مذہب کی حقانیت اور صداقت کے سلسلہ میں مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہماری معاونت فرمائیں۔ اور ہماری سرپرستی فرماتے ہوئے مناظرہ کے انتظام فرمائیں۔

چنانچہ حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مناظرہ میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو مدعو فرمایا۔ اور خواجہ صاحبؒ کی سرپرستی میں جھوک دایہ کے مقام پر مورخہ ۱۸/۱۷ ستمبر ۱۹۵۵ء بمطابق ۲۹ محرم الحرام، یکم صفر المظفر ۱۳۷۵ھ کو مناظرہ منعقد ہوا۔ یہ مناظرہ دوم یوم

Marfat.com

جاری رہا۔

اہلسنّت کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء کرام پہنچے ہوئے تھے۔

۱۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری اجنالوی (چوکیرہ ضلع سرگودھا)

۲۔ حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ (احمد پور شرقیہ)

۳۔ حضرت مولانا چراغ دین صاحب ریتڑیؒ (ساہیوال ضلع سرگودھا)

اہل تشیع کی جانب سے درج ذیل علماء بطور مدّ مقابل موجود تھے۔

۱۔ مرزا یوسف حسین لکھنوی

۲۔ مولوی محمد اسماعیل (گوجرہ)

۳۔ مولوی اسماعیل کے تلامذہ مولوی خادم حسین وغیرہ

درج ذیل مضامین پر مناظرہ کیا گیا۔

۱۔ ایمان بالقرآن (باقوال الائمہ الکرام)

۲۔ اثبات خلافت حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم

۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ کی خلافت بلافصل (شیعہ کے نزدیک)

۴۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں عدم

Marfat.com

استحقاق وراثت فدک

مذکورہ بالا مسائل پر دوروز (ہفتہ، اتوار) تک مناظرہ ہوتا رہا۔ اہل سنت کی طرف سے مناظر حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جبکہ صدر مناظر حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

جبکہ اہل تشیع کی طرف سے مناظر مولوی اسماعیل گوجروی اور ان کے صدر مرزا یوسف حسین لکھنوی آف میانوالی تھے۔

مناظرہ ہذا کے حکم حضرت مولانا خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ موضوعات مناظرہ میں دلائل مرتب کرنے میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خاص رہنمائی ہوتی تھی۔ اور ان کی طرف سے دلائل ایک خاص ترتیب سے مدوّن کیے جاتے تھے۔ پھر مناظر ان کو فریق مخالف کے سامنے بالترتیب پیش کرتا تھا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے مُسکِت دلائل تیار کیے کہ کسی کو جواب دینے کا یارا ہی نہ رہا۔ فریق مخالف آئیں بائیں شائیں سے ہی وقت کو دھکہ دیتا رہا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں یہ مناظرہ نہایت کامیاب رہا۔ اور اہل سنت کی طرف سے مضبوط دلائل کا فریق ثانی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ خصوصاً اہل تشیع کی کتب سے حوالہ جات کو ایک خاص نہج پر مرتب کرنا۔ حضرت

Marfat.com

مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تحقیق کا انوکھا شاہکار تھا۔ جنہیں فریق مخالف بھی تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرسکتا تھا۔ اور اپنی تاویلات رکیکہ (تقیہ وغیرہ) کے بغیر کوئی معقول جواب نہیں دے سکتا تھا۔

۶۸/۶۷ء میں سیال شریف کے سامنے شیعوں نے امام باڑہ بنانے کی کوشش کی۔ تو حضرت پیر صاحب سیال شریف نے امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سُنی کمیٹی کا کنو ینز بنایا۔

مناظرہ باگڑ سرگانہ :

باگڑ سرگانہ علاقہ خانیوال ملتان میں ایک مشہور موضع ہے۔ اس میں سرگانہ قوم کے بااثر زمیندار ہیں۔ ان میں شیعہ، سنّی دونوں مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۵۶ء بمطابق ۱۳۷۶ھ میں ان لوگوں یعنی سرگانہ قوم نے تلاش حق اور تحقیق مذہب کی خاطر باہم مناظرہ کرانا طے کیا۔ اور ہر دو فریق نے اپنے علماء کرام ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مدعو کیے۔

اہل السنۃ کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء کرام تشریف لائے۔

۱۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲ حضرت مولانا اللہ یار خان آف چکڑالہ

۳ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب

۴ حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب ملتان

۵ حضرت مولانا لال حسین اختر صاحبؒ

اور اہل تشیع کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء کرام موجود تھے۔

۱ مولوی گلاب شاہ سورج میانی ملتان

۲ مولوی اسماعیل گوجروی

۳ مولوی سیف اللہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

۴ مولوی امیر محمد تونسہ شریف

مناظرہ ہذا میں مندرجہ ذیل موضوعات زیر بحث آئے۔

۱ تحریف قرآن

۲ خلافت مرتضویؓ بلافصل

۳ صداقت وحقانیت خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم

اہل سنّت کی طرف سے مناظر مولانا عبدالستار تونسوی صاحب تھے۔ اور صدر مناظر مولانا اللہ یار خان صاحب تھے۔ حضرت مولانا احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ معین مناظر تھے۔ جو اہل سنّت کی طرف سے دلائل کو ایک خاص ترتیب سے مرتب کر کے پیش کرتے تھے۔

Marfat.com

شیعہ کی طرف سے مناظر مولوی اسماعیل گوجروی تھے۔ اور باقی علماء شیعہ ان کے ممد ومعاون تھے۔

یہ مناظرہ دو دن ۱۴/۱۵/اکتوبر ۱۹۵۶ء بمطابق ۹/۱۰/ربیع الاول ۱۳۷۶ھ بروز اتوار/سوموار جاری رہا۔ اہل السنۃ کی طرف سے سرپرست مناظرہ مہر شوق محمد صاحب باگڑ سرگانہ اور شیعہ کے سربراہ مہر حق نواز تھے۔

شیعہ مناظر اہل السنۃ کی طرف سے پیش کردہ دلائل کے سامنے لاجواب ہوگیا۔ پوری روئیداد یہاں تحریر کرنا ممکن نہیں۔ اس مناظرہ کے مکمل حالات اور روئیداد ''مناظرہ باگڑ سرگانہ'' کے نام سے الگ رسالہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اور رسالہ ''الفاروق'' شمارہ یکم نومبر ۱۹۵۶ء اور ۱۵ دسمبر ۱۹۵۶ء کے شماروں میں اس کی تفصیلات طبع ہو چکی ہیں۔ راہ حق کے ہر متلاشی کے لیے اس مناظرہ کی تفصیلات میں صراط مستقیم روز روشن کی طرح عیاں نظر آتا ہے۔ اس لیے ضرور مطالعہ کیا جائے۔

ان اہم مباحث میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کردہ تحقیقات ومعلومات اور حوالہ جات کا بڑا اہم کردار ہے۔ ان کے علمی جواہر کا علماء نے اعتراف کیا ہے۔ ان سے مذہب حقہ اہل السنۃ کو بہترین رہنمائی ملی۔ اور صداقت مذہب کے لیے ان مواقع میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علمی فوائد نہایت سود

Marfat.com

مند ثابت ہوتے۔

عالم اسلام کی عظیم شخصیت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک مقالہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کو ''میرے مربی ومحسن'' کا لقب دیا ہے۔ارشادفرماتے ہیں کہ :

'' امام پاکستان سیّد احمد شاہ صاحب بخاریؒ سے تقریباً اٹھارہ سال (۱۹۵۲ء تا۱۹۶۹ء) کی طویل رفاقت رہی ۔شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے باقاعدہ تلمذ کا شرف تو حاصل نہیں ہوا۔لیکن بندہ انہیں اپنا استاد ، مربی اور محسن عظیم سمجھتا ہے ۔اس طویل رفاقت میں ان سے بہت کچھ سیکھا ۔اور تربیت حاصل کی ۔ ہر مشکل وقت میں وہ میری رہنمائی اور سرپرستی فرمایا کرتے تھے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مجھ سے عشق کی حد تک محبت تھی ۔حتیٰ کہ بعض احباب ہماری باہمی عقیدت ومحبت کے گہرے تعلق کی بناء پر عاشق ومعشوق کہا کرتے

Marfat.com

تھے۔ بعض بیچارے حسد میں بھی مبتلا تھے۔

پندرہ سال کے طویل عرصہ میں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چنیوٹ سے گزرے ہوں اور آتے جاتے دن ہو یا رات میرے پاس قیام نہ کیا ہو۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ صرف میری ملاقات کے لیے سرگودھا سے تشریف لاتے۔ جب دریافت کیا کدھر کا پروگرام ہے۔۔؟ تو فرماتے کہیں کا کوئی پروگرام نہیں۔۔
''بس دل ہسڑ پیا آئی تاں ایویں ملن واسطے آ گیاں''
یعنی دل اُداس ہو گیا تھا۔ کوئی کام نہ تھا۔ صرف ملاقات کے لیے آ گیا ہوں۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اگرچہ وسیع مطالعہ تو ردِّ رفض سے متعلق تھا۔ لیکن ہر قسم کے علمی مباحثوں اور مناظروں میں شرکت فرماتے۔ ردِ قادیانیت اگرچہ آپ کا موضوع نہ تھا۔ لیکن مناظروں میں اکثر شرکت فرماتے۔ مجھے فرما رکھا تھا۔ کہ اگر کہیں کوئی مناظرہ

Marfat.com

ہوتو مجھے ضرور بتایا کریں۔ مولانا لال حسین اختر اور میرے ساتھ کئی مناظروں میں شریک رہے۔"

احناف کی شکست برداشت نہیں :

"ایک مرتبہ جب حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب مدظلہم سرگودھا کے کسی قریب بستی میں امام تھے۔ تو غیر مقلدین کو فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر چیلنج کر دیا۔ اور مناظرہ طے ہو گیا۔ علماء سرگودھا بعض وجوہ کی بناء پر مناظرہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ تاکہ شہر کی پُر امن فضاء خراب نہ ہو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ چیلنج ہو چکا ہے۔ اسے قبول نہ کرنا اور میدان مناظرہ میں نہ جانا احناف کی شکست ہے۔ یہ برداشت نہیں۔ مناظرہ ضرور کرنا ہے۔

چونکہ سرگودھا کا کوئی عالم تیار نہ ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تیار کیا کہ آپ مناظرہ کریں۔ ہم آپ کی اعانت کریں گے۔ چنانچہ سراج

Marfat.com

العلوم بلاک نمبر ا سرگودھا کی جامع مسجد میں بیٹھ کر مکمل تیاری کی۔ دوسرے روز کتابیں لے کر ہم وقت سے پہلے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کی مسجد اہل حدیث میں پہنچ گئے۔

لیکن شہر کے معززین نے مل کر مناظرہ ملتوی کرادیا۔ تاکہ شہر کی فضا خراب نہ ہو۔ یہ تھی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے مسلک کے ساتھ عقیدت کہ جب کوئی بھی تیار نہ ہوا مجھے (چنیوٹی صاحب) اور خود مقام مناظرہ پر پہنچ کر احناف کی وکالت کا حق ادا کردیا۔''

مناظرہ بونگہ سرخرو میں رافضی مناظر کی دُرگت:

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ:

''ایک دفعہ شیعی مناظر مولوی اسماعیل اور حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اکٹھے موضع بونگہ سرخرو ضلع سرگودھا پہنچ گئے۔ میں (چنیوٹی صاحبؒ) بھی ساتھ تھا۔ تقریروں کے دوران خلیفہ

Marfat.com

بلافصل کے موضوع پر مولوی اسماعیل سے مناظرہ طے ہو گیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آواز چونکہ بیٹھ جاتی تھی۔ اس لیے حضرت شاہ صاحبؒ نے مناظرہ کرنے کے لیے مجھے کھڑا کر دیا۔ حوالہ جات کے لیے کتب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے پاس تھیں۔ میری حیثیت تو گویا سپیکر کی تھی۔ مواد حضرت مولانا شاہ صاحبؒ دے رہے تھے۔ مناظرہ میں کر رہا تھا۔ تقریباً چار گھنٹے مناظرہ رہا۔'' مولوی اسماعیل اپنی کسی کتاب سے کسی امام کی روایت سے ''بلافصل'' کے الفاظ ثابت نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ میں نے کہا کہ بلا کی ''ب'' ہی ثابت کر دو۔ میں اپنی ہر ٹرم میں بلافصل کے حروف کا جوڑ نکال کر کہتا کہ یہ بلافصل کے الفاظ ثابت کرو۔ لیکن وہ آخر تک بلافصل کے الفاظ ثابت نہ کر سکا۔ مناظرہ ختم ہوا۔ تو لوگوں کی زبان پر جاری تھا۔ ''بِلا فصلٍ مولوی اسماعیل دی پھَس گئی لنگ'' (لنگ پنجابی زبان میں ٹانگ کو کہتے ہیں۔) بلافصلٍ اور پھس گئی

Marfat.com

لنگ کا قافیہ لوگوں نے موزوں کر لیا۔ رافضیوں کی
اتنی سبکی ہوئی کہ ان کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکلتا تھا۔
سب نے چپ سادھ رکھی تھی۔

مناظرہ ذخیرہ :

۱۹۶۳ء میں سنّی وشیعہ کا مناظرہ ذخیرہ نزد پنڈی بھٹیاں ہوا۔ مناظر حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہم تھے۔ جبکہ معاون اور صدر مناظر امام پاکستان حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور شیعہ کی طرف سے مناظر مولوی محمد اسماعیل تھے۔ بالآخر شیعہ مناظر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اہل سنّت کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔

مناظرہ جسوال :

۱۹۶۸ء کی بات ہے کہ جسوال کے ایک جلسہ میں مناظر اہلسنت علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہم نے دوران تقریر فرمایا۔ کہ اگر کوئی شیعہ آنحضرت ﷺ کی ایک بیٹی ثابت کرے تو میں شیعہ مذہب قبول کرلوں گا۔ اس وقت تو کسی شیعہ کو جرأت نہ ہوئی۔ لیکن بعد ازاں رافضیوں نے بڑی تگ ودو اور تیاری کے بعد آپ ﷺ کی چار صاحبزادیوں کے بجائے

Marfat.com

صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہی آپ ﷺ کی بیٹی ثابت کرنے کا چیلنج قبول کرلیا۔علاقہ کے خطیب[1] بھی ایک بیٹی ثابت ہو جانے پر شیعہ مذہب قبول کر لینے کا اعلان کر چکے تھے۔ ماحول سخت کشیدہ ہو گیا۔شیعہ کی طرف سے جامعہ محمدیہ سرگودھا کے پرنسپل مولوی نصیر صاحب پہنچ گئے۔ جبکہ اہلسنّت اپنی پوری کوشش کے باوجود حضرت تونسوی صاحب مدظلہم سے رابطہ کرنے اور انہیں فوری طور پر جسوال پہنچانے میں کامیابی حاصل نہ کر سکے۔شیعہ کے میدان خالی تھا۔

اہلسنّت والجماعت خواص وعوام پریشان وسرگرداں تھے۔کہ کسی نے اس صورت حال کے بارے میں امام پاکستان سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مطلع کر دیا۔

پھر کیا تھا۔آناًفاناً حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بغیر کسی تیاری کے صرف فوائد رضویہ کتاب بغل میں دبائے موقع پر پہنچ گئے۔

---

[1] مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد جسوال تھے۔جنہوں نے ایک بیٹی ثابت کرنے پر شیعہ مذہب قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔جب امام پاکستانؒ جسوال مقابلہ پر تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ثابت کیں۔اور ایک بیٹی والی روایت فوائد رضویہ سے مجہول ثابت کردی تو مولوی بشیر احمد صاحب اپنے مذہب اہل السنۃ پر قائم ہو گئے۔مناظرہ کا اشتہار شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مڈھ رانجھا نے شائع کیا۔اشتہار کا عنوان تھا ''مناظرہ جسوال مولوی اسماعیل کے جھوٹوں کی پڑتال۔''

Marfat.com

؎ ”کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے۔“

ساری مایوسیاں اور اُداسیاں دم دبا کر بھاگ گئیں۔ ایسے دلائل محکمہ سے مخالفین کے منہ بند کیے کہ کسی کو آپ کی چاروں صاحبزادیوں کا انکار کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دندان شکن جوابات نے لوگوں کو رافضیت کے چنگل میں گرفتار ہونے سے بچالیا۔

چک نمبر ۲۰۶ بوسال والی میں دو روزہ تبلیغی کانفرنس کی مختصر کارروائی:

۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء پہلی نشست کی صدارت جناب میاں غلام محمد صاحب رنگین، ایڈیٹر اخبار ”عروج“ جھنگ نے فرمائی۔ بعد تلاوت قرآن شریف مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری چوکیروی نے مسئلہ وراثت انبیاءؑ کو کتب طرفین کے حوالہ جات کی روشنی میں وضاحت کے سے بیان فرمایا۔ اور اہل شیعہ کے فرسودہ طعن ”غصب فدک“ کا جواب باصواب عنایت فرمایا۔ مولانا احمد بخش صاحب ضیائی نے فضائل صحابہؓ پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور حکیم مولانا عطا محمد شاہ صاحب نے ان اعتراضات کا

Marfat.com

جواب نہایت مہذبانہ انداز میں پیش کیا۔ جو کہ شیعہ علماء نے اس سے پیشتر اپنے جلسہ میں نہایت ہی غیر مہذبانہ انداز میں خلفاء راشدینؓ پر وارد کیے تھے۔

بعد دوپہر دوسری نشست کی صدارت جناب الحاج میاں **خان محمد** کلیار صاحب رئیس اعظم **چوکیرہ (سرگودھا)** نے فرمائی۔ رئیس الاحرار حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے اپنے خاص والہانہ انداز میں خطاب فرمایا۔ خلافت راشدہؓ، واقعہ قرطاس، جنازہ رسول اکرم ﷺ پر تین گھنٹے بسط وتفصیل سے تقریر فرمائی۔ حاضری بے اندازتھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انسانی اجسام کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارر ہا ہے۔

۲۹ مارچ ۱۹۵۷ء پہلی نشست کی صدارت جناب مہر جہانگیر خان بی، اے بھروانہ رئیس علاقہ ہذا نے فرمائی۔ جناب مولانا سیّد منظور احمد شاہ صاحب بہاولپوری اور جناب حضرت مولانا محمد نافع صاحب جامع محمدی شریف نے اسوۂ رسول ﷺ اور فضائل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تقاریر فرمائیں۔ حکیم عطاء محمد شاہ صاحب نے دو قرار دادیں پیش کیں۔ جن کو عوام نے بالاتفاق منظور کیا۔

بعد دوپہر دوسری نشست کی صدارت حکیم ملک محمد حیات صاحب بھروکہ نے فرمائی۔ اور صدرالمبلغین فاتح مناظرہ جھوک دایہ حضرت علامہ

Marfat.com

دوست محمد قریشی صاحب نے اہل تشیع کے پیش کردہ سوالات کے جوابات اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمائے۔ مجمع علامہ صاحب کی سحر بیانی سے مسحور تھا۔ لوگ جھوم جھوم کر حضرت قریشی صاحب کی تقریر دلپذیر کو سن رہے تھے۔ کہ اپنے وقت سے پہلے تنگیٔ وقت کی وجہ سے صاحب موصوف نے اپنی تقریر ختم کر دینے کا علان فرمایا۔

اور مناظر اعظم مولانا عبدالستار صاحب تونسوی کی تقریر شروع ہوگئی۔ حضرت مناظر اعظم اس علاقہ میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔ ان کے ابتدائی جملوں نے ہی لوگوں کا دل موہ لیا۔ اور جب حضرت مناظر اعظم نے اپنی گرج دار آواز میں تقریر شروع فرمائی تو ابر رحمت بھی گھن گرج کے ساتھ فضاء آسمانی پر چھا گیا۔ ادھر قرآنی لطائف کی بارش شروع تھی۔ ادھر آسمانی بارش نے باریدگی شروع کر دی۔ عجب سماں تھا۔ کہ حاضرین کا تا حدِ نگاہ اجتماع بارش کے اندر بھیگ کر بیٹھے رہنا منظور کر رہا تھا۔ اور مولانا کی تقریر ختم کرا دینے کا نام نہ لیتا تھا۔

ان ایمان افروز تقاریر سے سینکڑوں مذبذبین کا تذبذب دُور ہوا۔ اور مندرجہ ذیل حضرات نے شیعیت سے تائب ہوکر مذہب اہل سنّت والجماعت میں شمولیت کا اعلان فرمایا:

۱۔ میاں حاجی محمود ولد میاں تاج محمود صاحب ہنجرا چک ۲۴۱ جنوبی

Marfat.com

۲ میاں احمد ولد میاں تاج محمود ہنجرا چک ۲۴۱ جنوبی

۳ میاں خیر محمد ولد میاں حاجی محمود ہنجراہ چک ۲۴۱ جنوبی

۴ اہلیہ صاحبہ میاں حاجی محمود صاحب چک ۲۴۱ جنوبی

۵ میاں تجمل حسین ولد میاں سلطان محمود ہنجرا، ۲۴۱ جنوبی

۶ غلام محمد ولد میاں نتھو چک ۲۴۱ جنوبی

۷ چوہدر نامدار ولد چوہدری امیر خان تارڑ چک ۲۱۰ جنوبی

۸ غلام محمد وینس سابق ذاکر بمعہ کنبہ مگھیانہ شہر

۹ محمد امیر ولد میاں محمد بخش بمعہ کنبہ چک ۲۰۵ جنوبی

۱۰ ہمایوں خان ولد احمد یار خان بار چک ۲۰۶ جنوبی

۱۱ محمد نواز خان ولد محمد چراغ خان بلوچ چک ۲۰۶

۱۲ میاں ہدایت ولد محمد یار قوم وینس چک ۲۲۵

۱۳ چوہدری سلطان احمد ولد علی محمد رجوکہ چک ڈھی کا

۱۴ اللہ یار ولد غلام علی نون، ٹھٹھہ فتح علی

۱۵ متعلی ولد حسن علی بلوچ جھوک فلوری

۱۶ موندا ولد گہرو مسلم شیخ چک ۲۰۱

۱۷ نذر محمد ولد شیر محمد خان بلوچ بمعہ کنبہ پھلاہی

۱۸ نورا ولد محبتہ بمعہ کنبہ مونا چک ہرلاں

Marfat.com

۱۹ شیر اولد فتو قوم مسلم شیخ موضع نھڑ کا

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد کے سامنے رافضی مناظر مبہوت :

رافضیت کے بطلان میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جو صلاحیت قدرت نے ودیعت فرمائی تھی۔ اسے ضبط تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ ان کے مقابلہ کا تو یارا کسے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شاگردوں کا سامنا کرنا بھی علامہ کہلوانے والوں کے بس میں نہیں تھا۔

بلبل پاکستان حضرت مولانا عبدالرحمٰن کے بیٹے قاری حبیب الرحمٰن صاحب وجھوی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شاگرد تھے۔ جس دور میں دہ مڈھ رانجھا کی جامع مسجد شیخاں کے خطیب تھے۔ چک سلیمان میں شیعی مناظر مولوی اسماعیل نے جلسہ میں اپنی تقریر کے دوران اہلسنّت پر بڑا کیچڑ اُچھالا۔ اور بڑی ہی شیخیاں بگھاریں۔ طرح طرح کے چیلنج کیے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ اس شاہین سے برداشت نہ ہو سکا۔ کسی کا انتظار اور انتظام وانصرام کیے بغیر ہی اپنی انجمن کے سیکرٹری جناب بشیر احمد صاحب کی ہمراہی میں کتابیں اُٹھائے موقع پر پہنچ

Marfat.com

گئے۔اور چیلنج قبول کرلیا۔

اور بآنگ دہل فرمایا۔اب میری موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کی خلافت بلافصل ثابت کرو۔صرف ایک گھنٹہ کے مناظرہ میں شاہ صاحب رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید نے مشہور شیعی مناظر مولوی اسماعیل کو ایسا لاجواب کیا۔کہ مشہور زمانہ مناظر مبہوت ہو کر رہ گیا۔اور اہل حق کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔

ماسٹر منظور حسین بخاری اجنالوی کا واویلا:

اجنالہ میں شیعہ حضرات نے ایک بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا۔ بڑے لمبے چوڑے اسٹیج پر شیعی مناظر مولوی اسماعیل شیعہ مذہب کی خودساختہ صداقت اور اہلسنّت پر مطاعن کے تیر برساتے رہے۔جب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا۔شاہ صاحب سیدھے نماز کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔مولوی اسماعیل نے اس دوران راہ فرار اختیار کرنے کا بہترین موقع سمجھا۔اور حضرت شاہ صاحبؒ کی واپسی سے پہلے ہی شاہ صاحبؒ کے جواب نہ دے سکنے کا الزام لگاتا ہوا گھر چلا گیا۔

نماز کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آئے اور حق

Marfat.com

وصداقت کا علم بلند کیا۔ اور قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل کے دریا بہا دیئے۔ اور شیعہ مذہب کی حقیقت بیان کی۔ تو لوگ عش عش کر اُٹھے۔

ماسٹر منظور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ :

''شاہ صاحبؒ ! ہم نے تو بڑا خرچ کر کے جلسہ کیا تھا۔ لیکن آپؒ نے ہمارے سارے کیے دھرے پر پانی پھیر کر رکھ دیا ہے۔ آپؒ کا تو اپنا گھر ہے۔ آپؒ کا تو خرچ کچھ نہیں ہوا۔ اور ہماری تو گویا آپؒ نے لٹیا ہی ڈبو دی۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کی دینی حمیّت :

مدحت صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عنوان سے حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپ رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے جہاں تصنیف وتالیف کے میدان میں اس عنوان سے خصوصی خدمات سرانجام دی ہیں وہاں اپنے شاگردوں میں مقام صحابہؓ، حُبِّ اہلبیتؓ اور اس معاملہ میں دینی حمیت کوٹ کوٹ کر بھری۔ جہاں آپؒ کے تربیت یافتہ علماء نے مناظرہ کے میدان

Marfat.com

میں دلائل کے انبار لگا کر رافضیت کو منہ چھپانے اور میدان مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے دینی حمیت کے عملی مظاہرہ سے بھی گریز نہیں۔

مخالفین جب بے حیائی کا عملی مظاہرہ کر کے ان کی ایمانی غیرت کو للکارا تو پھر ان کے عشاق نے دینی غیرت کے تقاضے کو اس انداز میں پورا کیا۔ کہ غیرت بھی عش عش کر اُٹھی۔ اور بدزبانی کرنے والے کی آئندہ آنے والی نسلوں نے بھی اس بدزبانی سے توبہ کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

''ٹانگو والی ضلع سرگودھا کی مسجد میں قرآنی تعلیم اور خطابت کے فرائض سرانجام دینے والے خاندان سادات کے چشم و چراغ سیّد طالب حسین شاہ صاحب حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہی کے مرید خاص تھے۔ جن کے سامنے خوشاب ریلوے اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر نے اُم المؤمنین صدیقۂ کائنات امّاں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ کلمات بکے۔ سید طالب حسین شاہ صاحب اس ژاژ گوئی کی تاب نہ لا سکے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی، امام الانبیاء کی رفیقۂ حیات

Marfat.com

اور روئے زمین کے تمام مسلمانوں کی عفیفہ صدیقہ ماں کی شان میں بکواس بکنے والے بدبخت کو چھرا گھونپ دیا۔ خون کا فوارہ چھوٹا۔ اور یہ مرغ بسمل لوگوں کے لیے نشان عبرت بن گیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد نے ثابت کر دیا کہ جس ماں کے بیٹے زندہ ہوں۔ اس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔''

تا دمِ زیست

مناقب ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا بیان :

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

''میں ۱۹۶۹ء میں اپنی والدہؒ محترمہ کے ساتھ حج بیت اللہ کے لیے گیا ہوا تھا۔ میری غیر حاضری میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مواقع پر جمعۃ المبارک میری مسجد میں پڑھائے۔ حضرت شاہ صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا آخری جمعہ بھی میری ہی مسجد میں پڑھایا۔ اور بقول ملک ناصر علی صاحب آف جسرت ثانیٔ اثنین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ناصر صاحب نے حضرت شاہ صاحب کی اس موضوع پر کئی تقاریر سنی تھیں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں کہ اس دن بالکل نئی تقریر اور نیا مضمون تھا۔ ثانیٔ اثنین پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نرالی اور انوکھی تقریر تھی۔ ثانیٔ اثنین سے شاہ صاحب رحمہٗ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ مراد لیتے تھے۔ اکثر مفسّرین اس لفظ سے مراد حضور اکرم ﷺ کو لیتے ہیں۔ ''الفاروق'' میں مستقل ایک ضخیم نمبر ''ثانیٔ اثنین'' شائع ہوا تھا۔ جس میں عقلی نقلی دلائل سے آپ رحمہٗ اللہ نے ثابت کیا کہ ''ثانی اثنین'' سے مراد جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ ہیں۔ یہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تاریخی اور علمی شاہکار رہے۔ جو رہتی دنیا تک آپ کی یادگار رہے گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو اس مسئلہ سے اس

Marfat.com

قدر عشق تھا۔ کہ اس مسئلہ کو ضرور بیان فرماتے تھے۔ زندگی کا آخری جمعہ میں ثانیٔ اثنینؓ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کے فضائل ومناقب بیان فرمائے۔''

ثانی اثنینؓ زندہ باد:

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ :

''ایک دفعہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرگودھا شہر میں اہل تشیع کے دارالعلوم محمدیہ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ کہ چند جاننے والے احباب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر ہاتھ فضا میں بلند کر کے جذبات سے مغلوب ہو کر زوردار نعرہ لگایا۔'' ثانیٔ اثنینؓ زندہ باد'' حضرت شاہ صاحبؒ ان کی اس جذباتی کیفیت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اب عام لوگ بھی یہ مسئلہ خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔

☆☆☆☆

Marfat.com

موضع سالارے میں:

ایک رات موضع سالارے میں اپنے مریدوں کے پاس گئے تو وہاں بھی مناقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ بیان فرمائے۔ ساری زندگی کھپا کر لوگوں کو یہ بات سمجھا دی کہ خلیفۂ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ حضور ﷺ کے رفیق ہیں، عتیق ہیں۔ اور آج تک گنبد خضریٰ میں آپ ﷺ کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برحق اور اہل السنۃ کے ایمان کی جان ہیں۔ تمام صحابہؓ عادل اور معیار حق ہیں۔ فرمایا

''صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقام کو قرآن اور احادیث کے آئینہ میں دیکھا اور پرکھا جائے۔ نہ کہ تاریخ کی صحیح وسقیم روایات کے بے ہنگم ڈھیر میں۔ سونا ہمیشہ زرگر کے ترازو میں تلتا ہے۔ نہ کہ لکڑیاں تولنے کے ترازو میں۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عقیدت اور صاف گوئی:

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ یوم معاویہؓ کے موقع پر میں نے اپنی مسجد صدیق اکبرؓ میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے مناقب وفضائل خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔ سنتیں پڑھ کر جب عربی خطبہ شروع کرنے لگا تو مجھے ایک چٹ ملی جس پر لکھا تھا۔ ''آپ تو حضرت امیر معاویہؓ کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم تو ان کو (نعوذ باللہ) مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔'' چٹ پڑھ کر میں جذبات میں آ گیا۔ اور عربی خطبہ شروع کرنے سے قبل کھڑے کھڑے میں چند منٹ بڑے جذبات میں حضرت امیر معاویہؓ کا تذکرہ کیا۔ مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ جب عربی خطبہ پڑھا تو خلفاء راشدینؓ کے بعد بلاقصد وارادہ میری زبان پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کا نام آ گیا۔ اور میں نے ان کا نام لے کر ان پر بھی تراضی کر دی۔ آئندہ خطبات میں حسنین کریمینؓ پر سرداران جنت کے اسمائے گرامی اور حضرت امیر معاویہؓ کے نام کا مستقل اضافہ کر دیا۔ بعض متشدد دین تو میری اقتداء میں جمعہ پڑھنا ہی چھوڑ گئے۔ بعض نے جمعہ تو نہ چھوڑا البتہ یہ سوال کرنے شروع کر دیئے کہ ہم نے اپنے اکابر کے پیچھے نماز جمعہ ادا کی ہے۔ کسی نے بھی خطبہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا نام نہیں لیا۔ آپ نے یہ نیا کام کیوں شروع کر دیا ہے۔ بندہ انہیں اپنے طور حسب استطاعت جواب دیتا اور مطمئن کرنے کی کوشش کرتا۔ بالآخر مجھے بھی کچھ عرصہ تردّد ہونے لگا۔ کہ کہیں میں بھی غلطی پر تو نہیں۔ میں نے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ واقعہ سن کر فرمانے لگے کہ۔۔۔ میں نے خود کئی دفعہ ارادہ کیا ہے۔ کہ خطبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کا اضافہ کر دوں۔۔۔ لیکن میں بزدل

Marfat.com

ہوں۔آپ ہماری جماعت میں جری اور بہادر
ہیں۔اللہ تعالیٰ نے تم سے شروع کروالیا ہے۔اب
اسے جاری رکھنا۔۔۔اور ہرگز نہ چھوڑنا۔۔۔

میرا چھوڑنے کا تو پہلے ہی ارادہ نہ تھا۔
اکابرینؒ سے اس کا ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے جو
تردد تھا۔وہ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ
اللہ علیہ کے اس ارشاد گرامی سے کافور ہوگیا۔اس
وقت سے اب تک بندہ کا یہ مستقل معمول بن گیا
ہے۔اب تو کئی دوسرے حضرات نے بھی خطبہ میں
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہٗ کا اسم گرامی لینا
شروع کردیا ہے۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صاف گوئی ملاحظہ کیجئے ،عجز وانکسار کا اندازہ لگائیں ۔حضرت شاہ صاحبؒ بزدل نہ تھے۔وہ بڑے جری اور بہادر انسان تھے۔یہ انہوں نے میرے تردّد کو دور کرنے اور میری حوصلہ افزائی کے لیے ایک انداز اختیار فرمایا تھا۔اور اسی کا ثمرہ ہے کہ آج تک ہم اس عمل پر قائم ہیں۔بلکہ دوسروں کے لیے بھی ذریعہ بن رہے ہیں۔الحمدللہ ثم الحمدللہ

Marfat.com

باب ہفتم :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ علم کا ایک روشن آفتاب تھے۔آپؒ میں اللہ جلّ شانہٗ نے وہ تمام صفات پیدا کی تھیں۔ جو ایک مصلح اور ولی کامل میں ہونی چاہئیں۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیک وقت جامع المعقول والمنقول ،بہت بڑے فاضل ،محقق عالم اور چوٹی کے مدرّس اور بہترین خطیب وادیب تھے۔

آپؒ کے تدریسی ذوق ،طلباء کی کامل تربیت ،تفقہ فی الدین اور آپ رحمۃٗ اللہ تعالیٰ کی گرانقدر تحقیقات کا ایک زمانہ معترف ہے۔

علم کا سورج :

سلطان العارفین ،قدوۃ السالکین حضرت مولانا مفتی محمد شفیع (فاضل دارالعلوم دیو بند)بانی جامعہ سرج العلوم بلاک نمبر ا سرگودھا فرماتے ہیں کہ :

Marfat.com

''لوگو ! تمھیں کیا پتہ ۔۔۔ چوکیرہ میں روزانہ

علم کا ایک سورج نکلتا ہے۔''

اتنے بلند علمی مقام کے باوجود ظاہری وضع قطع اور لباس وغیرہ دیکھ کر ان پر اتنے بڑے جید عالم ہونے کا شبہ تک بھی نہ ہوتا تھا۔ تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور تھے۔ اکثر فرماتے: وما انا من المتکلفین ان کا علمی مقام ان کی سادگی میں چھپا ہوا تھا۔

''امام پاکستان'' کا خطاب :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بلند علمی مقام اور خدمات کی بناء پر اپنے دور کے اکابر مشائخ عظام، ہمعصر علماء کرام نے اہلسنت والجماعت کی بھرپور ترجمانی کرنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو ''امام پاکستان'' کے خطاب سے نوازا۔

امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان ذی شان کے مطابق امام الاولیاء، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپؒ کو ''امام پاکستان'' کے خطاب سے نوازا۔

☆☆☆☆

Marfat.com

کثیر المطالعہ شخصیت:

حافظ محمد حنیف صاحب راوی ہیں کہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''اس وقت روئے زمین پر شیعہ کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس کا میں نے من وعن مطالعہ نہ کیا ہو۔''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔کہ حضرت سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''جو کتاب بھی پڑھو ''تمّت'' کی ''تا'' تک پڑھو۔''

حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب انصاری ساکن موضع ابوسعید چاہ انصاریاں چنیوٹ نے چوکیرہ میں آٹھ سال تک حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔پھر دورۂ تفسیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ سے بھی پڑھا۔ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔کہ

Marfat.com

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا۔۔۔انصاری سُن!

اس آسمان کے نیچے اور زمین کے اُوپر سُنّی یا شیعہ کی

کوئی کتاب ایسی نہیں رہی جس کا احمد شاہؒ نے من

وعن مطالعہ نہ کیا ہو۔''

ایک جگہ انصاری صاحب حضرت سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔کہ:

''ایک بار میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

خدمت میں حاضر تھا، حضرت شاہ صاحبؒ اُٹھ کر بیٹھ

گئے۔۔۔اور ارشاد فرمایا انصاری یہ قلم دیکھ۔۔۔

احمد شاہؒ کے ہاتھ میں یہ قلم شیعہ کے اعتراضات کے

جوابات لکھ رہا ہے۔۔۔اگر اچانک موت آ گئی اور

قلم رُک گیا۔۔۔تو بس انصاری اس سے آگے کوئی

نہیں لکھے گا۔''

گویا کہ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے

تحقیق و تدقیق کی انتہا کر دی تھی۔

ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ نے خود ارشاد فرمایا۔کہ زندگی

بھر اپنے علم پر کبھی ناز یا فخر پیدا نہیں ہوا۔لیکن آج تحدیث بالنعمت

Marfat.com

کے طور پر کہتا ہوں:

''کہ آج اگر حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود ہوتے تو احقر کی ان نادر تحقیقات کی تصدیق کرتے۔۔۔اور میرے قلم کو چومتے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ثانی اثنین والی آیت مبارکہ کو فضائل صدیق اکبرؓ میں درج فرمایا ہے۔ جبکہ احقر (سیّد احمد شاہ بخاریؒ) نے اسی آیت مبارکہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔''

موافقات عمر رضی اللہ عنہ کے عنوان پر ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑا مدلل و پُر تاثیر مضمون تحریر فرمایا۔ مضمون اس قدر پُر مغز اور مؤثر تھا۔ کہ ایک نہیں بلکہ چار ہمعصر رسائل نے اُسے شائع کرنے میں اپنی سعادت سمجھی۔

علمی پختگی اور قوت فیصلہ:

حاجی نور محمد صاحب آہیر علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

مرید خاص ہیں۔ شاہ پور شہر کے ساتھ آہیر سرخرو میں ان کی رہائش ہے۔ انھیں اپنے ذبیحہ کے بارے میں شک ہو گیا۔ مختلف علماء سے رجوع کیا، لیکن اس کی حلّت وحرمت پھر بھی مشکوک رہی اور فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ البتہ اتفاق سے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔

حاجی نور محمد صاحب نے حاضر ہو کر ذبیحہ کا سر پیش کر کے اس موٹے تازے ذبیحہ کی حلت وحرمت کا فیصلہ دریافت کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذبیحہ کا سر دیکھتے ہی ارشاد فرمایا کہ یہ جانور بالکل درست ذبح ہوا ہے۔ اور اس جانور کا گوشت حلال ہے۔ اگر تمھارا تردّد دور نہیں ہوا تو۔۔۔ اس جانو کا گوشت پکا کر لاؤ۔۔۔ سب سے پہلے میں کھاؤں گا۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی پختگی اور اپنے فیصلہ پر اعتماد نے یہ عقدہ فوراً حل فرما دیا۔

نادر تحقیقات :

اس سلسلہ میں رسالہ ''الفاروق'' میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے عمدہ مضامین اور تحقیقی مقالا جات شائع ہوتے تھے۔ یہاں حضرت شاہ صاحب بخاریؒ کی چند نادر تحقیقات کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ اس سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے تحقیقی ذوق

Marfat.com

اور علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ ہو سکے گا۔

قرآن پاک کے پارہ دہم سورۃ التوبہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے سفر ہجرت کا ذکر ہے۔ جو کہ درج ذیل ''آیت غار '' میں مذکور ہے۔

''الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہٖ لاتحزن ان اللہ معنا....الخ

اس آیت بالا کا مفہوم یہ ہے :

''اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم لوگ پیغمبر ﷺ کی مدد نہ کرو گے۔ (تو کوئی حرج نہیں) خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی اس وقت مدد کی جس وقت کافروں نے آپ ﷺ کو نکال دیا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک دوسرا آدمی تھا۔ جبکہ دونوں غار میں تھے۔

دراں حالیکہ پیغمبر ﷺ اپنے ساتھی کو فرما رہے تھے۔ کہ غم نہ کھائیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔۔۔الخ

یہاں ثانی اثنین میں ثانی کے لفظ کو عام طور پر اَخرَجہٗ کی ضمیر سے

Marfat.com

حال بنایا جاتا ہے۔اور اس صورت میں لفظ ثانی سے مراد جناب نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی لی جاتی ہے۔جبکہ

''حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں اس لفظ کی تشریح اس طرح فرمائی ہے۔کہ لفظ ثانی اَخْـرَجَهُ کی ضمیر منصوب سے حال واقع نہیں۔بلکہ یہاں منصوب بنزع خافض کی صورت ہے۔یعنی لفظ ثانی پر حرف ''با'' ہے اور وہ ''با'' بمعنی محذوف ہے۔اس طرح ثانی سے مراد جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے۔

یعنی جناب نبی کریم ﷺ درجہ اوّل اور صدیق اکبرؓ درجہ دوم میں ہیں۔یہی دونوں غار میں تھے۔

مسئلہ کی تائید:

اس تشریح کے اعتبار سے ''ثانی اثنین'' حضرت ابوبکر صدیق کی صفت ہے۔اور ان کا لقب ہے۔اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ لقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے حدیث کی روایات میں پایا جاتا ہے ذیل کی معروضات بطور تائید ذکر کی گئی ہیں۔بہت سے صحابہ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے کلام و تکلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو'' ثانی اثنین '' کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

﴿۱﴾ مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کرنے کے موقع پر فرمایا:

انّ ابابکرؓ صاحب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وثانی اثنین وانهٗ اولی المؤمنین باموركم. فقوموا فبايعُوهُ......الخ

(۱) بخاری شریف ص ۱۰۷۳، ج ۲، کتاب احکام باب الاستخلاف طبع دہلی (۲) البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۲۴۸ ج ۵ تحت مسئلہ بیعت خلافت۔

یعنی تحقیق ابوبکرؓ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اور ثانی اثنین ہیں۔ اور واقعی وہ سب سے زیادہ تمھاری حکومت کے حق دار ہیں۔ پس اُٹھو اور بیعت کرو۔

اسی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ''ثانی اثنین'' فرمایا اور اس سے خلافت پر استدلال

Marfat.com

رمایا ہے۔

﴿۲﴾ اسی طرح حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جب بیعت خلافت قبول کرنے پرلوگوں نے آمادہ کرنا چاہا۔تو آنجناب نے فرمایا کہ :

اَتبایعونی وفیکم الصدیق وثانی اثنین.... الخ

(طبقات ابن سعد ص ۱۲۸، ج ۳ قسم اول تحت تذکرہ الصدیق)

''یعنی تم میرے ساتھ بیعت خلافت کرنا چاہتے ہو۔؟ حالانکہ تم میں الصدیق اور ثانی اثنین موجود ہیں۔''

مختصر یہ کہ ثانی اثنین کا لقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کے حق میں استعمال کرتے تھے۔اس بناء پر آیت الغار میں لفظ ثانی سے جناب ابوبکر صدیق ہی مراد لینا درست ہے۔

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے لائق ترین شاگرد جناب حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم نے اپنی کتاب ''فوائد نافعہ [illegible] اول میں حضرت شاہ صاحب کے بیانات کی روشنی میں مسئلہ

Marfat.com

ہذا کو مفصل تحریر فرمایا ہے۔ اہل علم کے لیے وہ ایک گوہر نایاب ہے۔

نوٹ: تحقیق ہذا کو جناب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''الفاروق'' کے ثانی اثنین نمبر بابت یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں اور پھر اسی رسالہ کے شمارہ ۱۵ فروری ء میں تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سیّد محمد قاسم شاہ صاحب نے اپنے مرکز امام پاکستان اکیڈمی سے '' ثانی اثنین'' والے مضامین کو یکجا جمع کر کے کتابی شکل دے کر شائع کر دیا ہے۔ تاکہ احباب آسانی سے استفادہ کر سکیں۔ کیونکہ ''الفاروق'' تو اب نایاب ہے۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دیگر تحقیق ''روایت فدک'' کے متعلق ہے۔ اسے یہاں مختصراً پیش کیا جاتا ہے:

> ''حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بطور وراثت کے حصول فدک وغیرہ کا مالی مطالبہ کیا۔ تو حضرت الصدیقؓ نے جواب میں فرمان نبوی ﷺ بیان فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا کہ فرمان نبویؐ ہے کہ:
>
> ''انبیاء علیہم السلام کی وراثت (مالی) جاری نہیں ہوتی جو کچھ وہ چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

Marfat.com

فلہٰذا بطور وراثت مالی کے اس سے حصہ نہیں ملے گا۔روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس پر ناراض ہوگئیں۔پھر بعض روایات میں اس طرح ہے کہ،آں موصوف نے وفات تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے کلام نہیں کیا۔

واقعہ ہذا کی روایات کے پیش نظر حضرت شاہ صاحب نے سیدہ فاطمہؓ کی ناراضگی اور عدم تکلم وغیرہ کی یہ توجیہہ ذکر کی ہے۔کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ حضرت صدیق اکبرؓ کے جواب سے ناراض نہیں ہوئیں۔اور سیدہؓ کے ترک کلام کو راوی نے اپنے فہم وگمان کی بناء پر ناراضگی کی علت قرار دے دیا۔پھر غَضَبَتْ یاوَجَدَتْ وغیرہ کے الفاظ روایت میں داخل کردیئے۔حاصل یہ کہ روایت ہذا میں غضب وعدم کلام وغیرہ کے الفاظ اصل واقعہ میں نہیں۔بلکہ راوی کی طرف سے اندراج شدہ ہیں۔

ہم نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کا اجمالا ذکر کیا ہے۔آں موصوفؒ نے اس پر ایک مستقل کتاب ''تحقیق فدک'' تحریر فرمائی

Marfat.com

ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم ، انہوں نے اپنی بلند پایہ اور لاجواب کتاب ''رحماء بینھم'' حصہ اول صدیقی میں ص ۸۷ تا ۱۵۵ اس تحقیق کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی روشنی میں مفصل ذکر فرمایا ہے۔ اور دلائل سے واضح کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہوگئی تھیں۔ اس معاملہ میں ان حضرات کے درمیان کوئی اختلاف باقی نہ رہا تھا۔

﴿جھنگ سے کسی شیعہ کے سوالات کے جوابات﴾

بذریعہ: حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم

جوابات از: امام پاکستان حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اعتراضات شیعی :

سوالات :

﴿۱﴾ آپ کے نزدیک خلافت منصوص من اللہ ہے یا اجماعی۔ اگر اجماع سے ہے تو آیت تکمیل دین کے خلاف ہے۔ اگر اجماع سے ہے تو

Marfat.com

خلیفۂ دوم کے لیے حضرت ابوبکرؓ نے نص کیوں فرمائی۔اگر اجماع اور نص سے ہے تو خلیفہ ثالث کے لیے ایک کمیٹی برائے شوریٰ کیوں بنائی گئی۔؟

﴿۲﴾ حضرت ابوبکرؓ کا نماز میں امام ہونا،اور رسول ﷺ وعلی المرتضیٰ کا مقتدی ہونا جواز ثابت کریں۔؟ روایات کے سیاق وسباق کا موازنہ قرآن سے فرمائیں۔؟ جبکہ بقول نبی ﷺ امام شفیع ہوتا ہے تو کیا نعوذ باللہ ابوبکرؓ نبی کا شفیع ہے۔غیر معصوم،معصوم کا کیسے پیشوا بن سکتا ہے۔خدا خود قرآن میں فرماتا ہے۔لاتقدموا بین یدی الله ورسوله تو ابوبکرؓ رسول ﷺ کا امام کیسے ہو گیا۔ رسول مـا ینطق عن الھویٰ کے مصداق ہیں۔اور پیروی ایک ایسے شخص کی کر رہے ہیں۔جو غیر معصوم ہے۔سوائے رسولؐ کے،خدا اور لوگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہین۔مگر رسول،نبی اللہ کے حکم کے بغیر بولتا بھی نہیں۔یا آپ یہ ثابت کریں کہ ابوبکرؓ نے

Marfat.com

کبھی خواہش کی پیروی نہیں کی۔اور جب رسول ﷺ کی اقتداء کسی اور کے پیچھے ثابت ہو جائے تو خلاف قرآن نہ ہوگا، ثابت کیا جائے، ظالم امام نہیں ہو سکتا، تو ابوبکرؓ کو معصوم ثابت کریں۔اگر رسول ﷺ نے ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو خلافت میں حجت کیوں نہیں پکڑی گئی۔کیونکہ آپ کے ہاں خلافت اجماعی مسلم ہے۔نہ کہ نص اور علم۔ابوبکرؓ پر روشنی ڈالیں۔کیونکہ عالم جاہل سے افضل ہے۔اور اندھے کی اقتداء بینا نہیں کرتے۔حوالہ جات مطابق شرائط ہوں۔؟

﴿۳﴾ اصحاب ثلاثہ سے حضرت علیؓ کی مطابقت ثابت کریں۔جبکہ آپ کی صحاح ستہ میں ہے کہ اس کمیٹی نے حضرت علیؓ سے سیرت شیخین پر چلنے کو کہا۔تو حضرتؓ نے انکار فرمایا، حضرت عثمانؓ کے زور پر ان کو نامزد کیا گیا۔؟

﴿۴﴾ حضرت عثمانؓ کا سیرت رسول ﷺ اور سیرت شیخینؓ پر چلنا ثابت کریں۔جبکہ راندۂ

Marfat.com

رسولؐ وشیخین کو حضرت عثمانؓ نے واپس بلالیا۔ اور مروان بن حکم کو اپنا وزیر خاص مقرر فرمایا۔ اور فدک بھی دے دیا۔؟

﴿۵﴾ آپ کے فرقہ کا نام اہل السنۃ والجماعۃ کب سے ہے۔؟ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حین حیات سے، خلیفۂ اول، دوم، سوم، چہارم کے وقت سے یا بعد سے۔ اگر خلافت راشدہ کے بعد کا ہوتو کیا یہ صحیح ہے کہ واقعی اپنے کے مطابق سنت رسول پر چل رہا ہے۔؟

﴿۶﴾ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری کیسے اصح الکتب ہوگئی۔ جبکہ اس میں خارجیوں سے بھی روایت لی گئی ہے۔؟

﴿۷﴾ شیطان کو سجدۂ آدمؑ نہ کرنے پر خطاب ذوالجلال ہوتا ہے استکبرت ام کنت من العالین. سورۃ ص پارہ ۲۲ تو بتائیں عالین کون ہیں۔ یا ترجمہ شاہ رفیع الدین کے مطابق بلند درجہ والے کون ہیں۔؟

Marfat.com

﴿۸﴾ آپ درود میں وعلیٰ اصحابہ اجمعین کہتے ہیں اس کا جواز دیں۔ حالانکہ حضرت کے اصحاب میں منافق بھی شامل تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن ابی منافق کو صحابی کہا گیا ہے۔؟

﴿۹﴾ آپ ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ جس سے چاہو ہدایت حاصل کرو۔ میرے اصحاب کل کے کل عادل ہیں۔ مسلّم ہیں۔ ان کی تطبیق قرآن مجید سے فرمائیں۔ یعنی صحت فرمائیں۔ جبکہ بی بی عائشہؓ پر تہمت لگانے والے حسّان بن ثابت، عبداللہ بن ابی اور مسطح وغیرہ ہیں۔ اور قرآن میں ان کو فاسق کہا گیا ہے۔ نیز ولید بن عقبہ کو بھی فاسق کہا گیا ہے۔؟

﴿۱۰﴾ حدیث بدر کے متعلق آپ نے حدیث اعملوا ماشئۃ مسلّم اور صحیح بانی ہوئی ہے۔ جبکہ مسطح پر حضرتؐ نے خود حد لگائی ہے۔ اور قدامہ بن مظعون پر حضرت عمرؓ نے بوجہ شرارت فوری حد لگائی۔ حالانکہ دونوں بدری تھے۔؟

Marfat.com

﴿۱۱﴾ حدیث اختلاف اُمّتی رحمۃ کی صحت کریں جبکہ ایک عیسائی مصنّف نے اعتراض کیا ہے۔ کہ جس نبی کی یہ حدیث ہو۔ اُس کے جھوٹے ہونے کے لیے کسی دلیل کی احتیاج نہیں ہے۔ اور آپ کے ہاں مسلّم ہے۔؟

﴿۱۲﴾ نحن معاشر الانبیاء لانورث ولانورث ما ترکناہ صدقۃ کو صحیح ثابت کریں۔ معیار صحت قرآن ہے۔؟

﴿۱۳﴾ ثابت کریں کہ جناب زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دَربار میں نہیں گئیں اور دعویٰ نہیں کیا۔؟

﴿۱۴﴾ احمد شاہ بخاری اپنی کتاب ''تحقیق فدک'' میں فرماتے ہیں کہ وراثت انبیاء کے متعلق رسول خدا ﷺ نے ابوبکرؓ کو مطلع فرما دیا تھا۔ لیکن علیؓ واہلبیتؓ کو نہ بتایا۔ کیونکہ جج کے تمام احکامات ان کو سمجھانے ضروری ہوتے ہیں۔ جنہوں نے جج کے عہدہ پر فائز ہونا ہوتا ہے۔۔۔ الخ

تو یہ کہاں تک صحیح ہے۔ کیونکہ صحاح ستہ میں یہ حدیث

Marfat.com

مسلّم ہے۔اعلم امتی من بعدی علی بن ابی طالب.؟

﴿۱۵﴾ اگر رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں ۔تو اولاد فاطمہ پر صدقہ حرام ہے ۔اور اولاد عثمان پر نہیں کیوں ۔؟

﴿۱۶﴾ بعثت سے پہلے مکہ میں دوگروہ تھے ۔مشرکین مکہ یا انبیاء سلف کی اُمت ۔تو فرمائیں کہ خاتم الانبیاء ﷺ کونسے فرقہ سے تھے ۔جو رسول ﷺ نے عتبہ عتیبہ پسران ابولہب سے ابوالعاص سے اپنی دختران کی شادی عمل میں لائی ۔اگر رسول کو اپنے دین پر سمجھیں تو یہ کیا ہوا ۔کہ ایک وقت میں مشرک سے نکاح کر دینا ۔اور بعد میں کہا کہ مشرک سے نکاح حرام ہے ۔اور انہوں نے بقول آپ کی معتبر کتاب کے سورۃ تبت یدا ابی لھب کے نزول پر طلاق دے دی ۔اور حضرت کی بے ادبی بھی کی ۔؟

﴿۱۷﴾ آپ کی کتاب مدارج النبوۃ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۲۵ سال کی عمر میں حضرت

Marfat.com

خدیجۃ الکبریٰؓ سے شادی کی ۳۰ سال کی عمر تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ۴۰ سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا ہے۔ تو دو تین سال دس سال کے عرصے میں اولادیں بھی ہو گئیں۔ اور سن بلوغ کو پہنچ کر اعلان نبوت سے پہلے شادی بھی کر دی گئی۔ کیا واقعی مطابق عقل سلیم ہے۔؟

﴿۱۸﴾ جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی تعظیم رسول اللہ فرماتے تھے۔ اور باقی تین کی نہیں۔ کیا رسول عادل نہ تھا۔ کہ ایک سیّدہ نساء العالمین اور باقی۔۔۔؟

﴿۱۹﴾ اگر بقول آپ کے حضرت عثمان جناب زہراؑ کے بہنوئی، عمر داماد، اور ابوبکر نانا تھے۔ تو جناب زہراؑ کے جنازے میں شامل نہ ہونے کی کیوں حضرت علیؓ کو وصیت فرمائی۔ جبکہ یہ غیر بھی نہیں تھے۔ عام طور پر آپ کے واعظین یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ رات کو جنازہ اُٹھایا جانا اور شیخین کا نہ بلایا جانا۔ صرف اس لیے تھا۔ کہ کوئی معصومہ کا قد تک نہ

Marfat.com

دیکھ سکے۔ کہاں تک صحیح ہے۔ کیونکہ بعض روایات کی بناء پر حضرت عائشہ کو بھی اذن نہ دیا جانا ثابت ہے۔؟

﴿۲۰﴾ اجماع کل اُمت جو اس وقت موجود تھی۔ ثابت کریں۔ جبکہ آپ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ یا عورتوں کے سوا مردوں ہی کا اجماع جو دائرہ اسلامی میں داخل ہو چکے تھے۔ چلو عرب کا ہی سہی یا صرف مدینہ کا ثابت کریں۔ لیکن یہ بھی مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ کہ اسلام کی باگ دوڑ صرف اہل مدینہ کے ہاتھوں میں نہ تھی۔ اگر اہل مدینہ نے طرز جمہوریت اپنایا ہوتو وہ صرف اپنے تخت کا صدر چُن سکتے ہیں نہ کہ عالم اسلام کے لیے خلیفہ رُسول۔؟

﴿۲۱﴾ اگر اجماع باتفاق کل اُمت کے ہوا تو مسجد نبویؐ کی بجائے سقیفہ بنی ساعدہ میں کیوں ہوا۔؟ سقیفہ کی تعریف لغات فیروزی میں دیکھئے شاید آپ اور مطمئن ہوسکیں۔ نیز بعد ملاحظہ کنزل العمال جلد۳، اور تاریخ طبری جلد۳ کے شیخین کا جنازہ

Marfat.com

رسولؐ میں شامل نہ ہونا ثابت کریں۔ اگر روایت ضعیف کہنے کا شرف حاصل کریں تو توثیق محدثین سے راوی کو جھوٹا ثابت کریں۔؟

﴿۲۲﴾ اگر آپ بارہ خلفاء کے قائل ہیں تو ترتیب وار بارہ خلفاء رسول کے نام بتائیں۔ ورنہ فرمان رسول پیش کریں کہ خلفاء کی کتنی تعداد رسول الثقلینؐ نے بیان فرمائی ہے۔؟

﴿۲۳﴾ سقیفہ کے معنی اور صحابی کی تعریف بیان فرمائیں۔؟

﴿۲۴﴾ میرے بزرگ محترم احمد شاہ بخاری نے ''تحقیق فدک'' میں جہاں اپنی تحقیق رقیق ظاہر کی ہے۔ رقمطراز ہیں کہ ''جناب زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دربار میں اس لیے گئی ہیں کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی نشان دہی ہو جائے۔ پتہ چل جائے کہ مسلیمہ کذاب مرزا قادیانی وغیرہ نبی نہیں۔ کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی۔ لیکن ان کے تو وارث ہیں۔ تو شاہ صاحب کی اس تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسولؐ

Marfat.com

کی صداقت بعد انتقال معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سوال تقسیم وراثت بعد وفات ہوتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی کہ مدعیان نبوت اگر اپنا مال صدقہ کردینے کی وصیت کردیں تو یہ سچے نبی ہو گئے۔؟ (العیاذ باللہ)

☆☆☆☆☆

جوابات

از سیّد احمد شاہ بخاری خطیب جامع مسجد فاروق اعظمؓ و مہتمم دار العلوم جامعہ فاروق اعظمؓ بی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

جواب نمبر ۱

حضور نبی کریم ﷺ کی خلافت خاصہ کی مدت تیس برس ہے۔ یہ بات کتب فریقین میں مسلّم ہے۔ اس حوالہ کی حاجت نہیں ہے۔ یہ خلافت نصّی بھی ہے۔ اور اجماعی بھی۔ بایں معنی کہ چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کی خلافت خاصہ میں شرکت قرآن

Marfat.com

وحدیث سے ثابت ہے۔اور اجماعی بایں معنی کہ نصوص معلوم کے معانی اور مصداق معین کرنے کے لیے ارباب حل وعقد کا اجماع اور اتفاق رائے ہوا ہے۔سقیفہ بنو ساعدہ میں سب سے پہلے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔بیعت کے وقت آیت غار پیش کی ہے۔تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے مہاجر ہوں یا انصار اتفاق کرلیا کہ آیت غار سے مقصود خداوندی خلافت صدیق اکبرؓ ہے۔اور سب نے بیعت کرلی۔واضح ہوگیا کہ اجماعی ہونا۔اور منصوص ہونا کوئی متضاد مفہوم نہیں جو کہ جمع نہ ہوسکیں۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بھی یہی حال ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو نامزد فرمایا ہے۔لیکن اس نامزد کرنے کی مدار بہت سی احادیث ہیں۔اور تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع بھی ان احادیث کی بناء پر ہوا۔جوارباب حل وعقد کے امکان میں موجود

Marfat.com

تھیں۔اگر اجماع کی ضرورت نہ ہوتی تو ابوبکر صدیق ؓ استصواب کے لیے مکتوب بیعت مہاجرین وانصار کے مجامع اور بیوت میں پھراتے۔وہ مکتوب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں بیعت کرتا ہوں اُس کی جس کا نام اس مکتوب میں مرقوم ہے۔اور وہ عمرؓ کا نام ہے۔پھر ارشاد فرمایا کہ عمرؓ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا نام ہوگا تو میں بیعت نہ کروں گا۔اس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو چھ اشخاص کے نام خلافت کے لیے پیش کیے تھے۔اُن میں خلیفۂ پیغمبر تو ایک ہی تھا۔مگر وہ جس کے حق میں اجماع ارباب حل وعقد ہوگا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں اجماع محقق ہوگیا۔پس حضرت عثمان ،حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت کے متعلق احادیث کثیرہ موجود تھیں جن کی بناء پر اجماع اُمت ہوگیا۔

معلوم ہوگیا کہ یہ خلافت خاصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدار تو

Marfat.com

منصوص پر ہے ۔اور نصوص کے معانی معین کرنے کے ہیں ۔اس لیے اجماع ارباب استنباط کا ہو گیا تھا۔معترض صاحب کی تحریر سطحی اور بے ربط ہے۔

جواب نمبر۲

اگرچہ صحیح الاسناد روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری کی صبح کی نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے مصلے پر کھڑے ہوکر پڑھائی ۔جس کی دوسری رکعت حضور ﷺ نے صدیق اکبرؓ کی اقتداء میں ادا فرمائی۔جیسا کہ مسبوق کی نماز کا طریق مشہور ہے۔مگر ہمارے متکلمین میں سے کسی بزرگ نے خلافت صدیقؓ پر اس سے استدلال نہیں کیا۔اور نہ ہی صحابہ کرامؓ نے ۔پس اگر معترض صاحب اس چیز کا انکار کرتے ہیں تو ان کو کون منع کرتا ہے ۔ہاں البتہ مرض وفات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے حکم اور ارشاد سے جو نبوی مصلّی اور

Marfat.com

مسجد نبوی میں امامت کی ہے اس خلافت پر استدلال کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کے استدلال کرنے والے بزرگ کا اسم شریف ہے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ معترض صاحب نے ازراہ بے ربطی معصوم اور غیر معصوم کی بات چھیڑ دی ہے۔ لیکن اپنے مسلّمات کو بھول گئے۔ کتب شیعہ گواہ ہیں کہ حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی اقتداء میں ہزاروں نمازیں ادا کی ہیں۔ اڑھائی برس خلافت صدیق اکبرؓ کے، ساڑھے نو برس خلافت فاروق اعظمؓ کے اور پورے بارہ برس خلافت ذوالنورینؓ کے یہ کل ۲۴ برس کا زمانہ ہوتا ہے۔ ۲۴ برس کی طویل مدت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نمازیں معترض کس کھاتے میں ڈالتے ہیں۔ جبکہ ان کے ہاں مسلّم ہے کہ حضرت علیؓ معصوم تھے۔ اور خلفاء ثلاثہ نامعصوم۔

جواب نمبر ۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات خلفاء ثلاثہ کی باہمی موافقت اور مطابقت سے کتب فریقین لبریز

Marfat.com

ہیں ۔اگر شیعہ محققین کے نزدیک اعمال اور افعال میں مطابقت نہ ہوتی تو تقیہ کی آڑ کیوں لیتے ۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا آپ سیرت شیخین پر چلنے کا عہد کرتے ہیں تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق سیرت شیخین پر چلوں گا۔اور حضرت عثمان نے مااستطعت کا فقرہ اضافہ نہیں فرمایا۔اب معترض صاحب ہی انصاف سے کہہ دیں کہ علوی فقرہ میں سیرت شیخین کو اپنانے کا انکار ہے۔؟ ہرگز نہیں ۔۔۔ بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے تو سیرت شیخین کی بلندی اور رفعت کا اظہار کیا ہے ۔اور یار لوگوں نے انکار بنا لیا۔حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا یہ فقرہ بعینہٖ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس فقرہ کا عکس ہے۔جو آپ نے قمیص خلافت زیب تن کرتے ہوئے کہا تھا۔خدا ابوبکرؓ پر رحمت کرے ۔ وہ اپنے پیچھے آنے والے کو بڑی مشکل میں ڈال گئے ۔یعنی

Marfat.com

اُن کے طریق پر عمل کرنا دشوار ہے۔

جواب نمبر۴

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مروان بن حکم کو واپس بلا لیا تھا۔تو اس میں رسول کریم ﷺ کی کوئی مخالفت نہیں تھی ۔اس لیے کہ آنحضور ﷺ نے مروان کو جلاوطن نہیں کیا۔شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ مروان بوقت جلاوطنی نابالغ تھا۔اور کتب فریقین گواہ ہیں کہ نابالغ کے کسی فعل پر مواخذہ نہیں ہوتا۔تو پھر حضور ﷺ نے جلاوطن کیا تو کیسے...؟ بینوا توجروا... معترض صاحب کو لازم ہے کہ مروان کا قصہ چھیڑتے وقت مروان کی تاریخ ولادت کی تعین کریں۔اور پھر جلاوطنی کی تاریخ کی تاریخ مقرر کریں ۔پھر جلاوطنی کی سزا کی وضاحت کریں۔جب تک یہ تینوں سوال حل نہ کریں گے کوئی اعراض متصور نہ ہوگا۔

جواب نمبر۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ' کی خلافت کے زمانے میں

Marfat.com

جبکہ اہل اسلام میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو ایک فرقہ پیدا ہوا جو حدیث کا منکر تھا۔ اور صرف قرآن سے حجت پکڑتا، وہ اپنے کو اہل قرآن کہلاتے تھے۔ ان سے امتیاز قائم کرنے کے لیے حدیث شریف کے حجت ماننے والوں نے اپنے آپ کو اہلسنّت کے لقب سے ممتاز کیا۔ اور اسی زمانے میں اہل اسلام میں ایک فرقہ پیدا ہو گیا۔ جو صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا منکر تھا۔ خلفاء ثلاثہ پر طعن قائم کرتے تھے۔ اپنے آپ کو رافضی اور محبّ اہل بیت اور شیعہ اہل بیت کہلاتے تھے۔ اس فرقہ سے امتیاز پیدا کرنے کے لیے صحابہ کرامؓ کے ماننے والوں نے اپنے آپ کو اہل السنۃ والجماعت کہلانا شروع کیا۔ حقیقت میں یہی اہل السنۃ والجماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی جماعت میں تھے۔ سبائی رافضی بھی آپ کی جماعت میں از راہ تقیہ گھسے ہوئے تھے۔ اسی واسطے حضرت علی کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ جو شیخینؓ پر طعن کرے گا۔ میں اس مفتری کو حد ماروں گا۔

Marfat.com

جواب نمبر ۶

صحیح بخاری واقعی علم حدیث کی اچھی کتاب ہے۔ مگر اصح الکتب ہونے میں اس کے تامل ہے۔ غیر مقلد حضرات کا خیال ہے۔ جس کو انہوں نے شہرت دی ہے۔ مجتہدین اربعہ کے مقلد حضرات میں کوئی ایسا نہیں۔ جو امام بخاری کی کتاب کو من وعن تسلیم کر کے اس کے مطابق عمل کرتا ہو۔ شراح حدیث نے اس کتاب کے بعض مندرجات کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ خاص کر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہٗ اللہ پر امام بخاریؒ نے شدید اعتراضات کیے ہیں۔ اس لیے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہٗ اللہ کے مقلد حضرات اس کتاب کو اصح الکتب کیسے تسلیم کر سکتے ہیں۔ وہ مطاعن خود اسی کتاب میں موجود ہیں۔

جواب نمبر ۷

یہ سوال بے مقصد اور غیر مربوط ہے۔ جب تک سائل اس سوال کا مقصد بیان نہ کرے جواب میں

Marfat.com

ضیائے وقت ہے۔

جواب نمبر ۸

عبداللہ بن ابی سلول کوکوئی اہل علم صحابی نہیں جانتا۔معترض نے بہتان باندھا ہے۔خدا ہدایت کرے۔آمین یارب العالمین۔

جواب نمبر ۹

عبداللہ بن ابی سلول واقعی منافق ہے اور فاسق بھی۔لیکن صحابی نہیں ہے۔جیسا کہ میں نے قریب میں ذکر کردیا ہے۔حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس بہتان میں شریک نہ تھے۔یہ تاریخی مغالطہ ہے۔مسطح بن اثاثہؓ نے توبہ کرلی تھی۔قرآن حکیم گواہ ہے۔خدا تعالیٰ نے حضرت مسطحؓ کی توبہ قبول فرمائی ہے۔دیکھو۔۔۔ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور الرحیم . کوئی گنہگار توبہ کے بعد فاسق نہیں رہتا۔یہ مسئلہ بھی قرآن میں موجود ہے۔دیکھو۔۔۔ اُولئک ھم الفاسقون .الا الذین تابو امن بعد ذالک واصلحو فان اللہ غفور

Marfat.com

سورۃ توبہ کا پہلا رکوع مطالعہ کریں۔

جواب نمبر ۱۰

حدیث کے الفاظ میں اعملو اماشئتم فقد غفرت لکم . اس حدیث میں قیامت کے مواخذہ سے مغفرت مراد ہے۔ دنیاوی سزا اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے حدود وزجرات میں کفارات نہیں ہیں۔

جواب نمبر ۱۱

یہ حدیث صحیح علماء کرام محدثین نے جو علم حدیث کے ماہر ہیں اسے صحیح کہا ہے۔ اب عیسائیوں یا شیعوں کے اعتراضات کیا اثر کر سکتے ہیں۔ اگر شیعہ اعتراض قبول کریں تو یہ ان کی مرضی کی بات ہے۔ ہم تو عیسائیوں کے اعتراضات کو پرکاہ کی وقعت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ جیسا کہ ہمارے معترض کو معلوم نہیں۔ اس طرح عیسائیوں کو خلاف اور اختلاف میں جو فرق ہے۔ وہ معلوم نہیں ہے۔ اختلاف مبنی پر دلائل ہے۔ اور نیک نیتی سے

Marfat.com

تحقیق اور جستجو کا نام ہے ۔اور خلاف نفسانی خواہشات کی بناء پر نزاع کا نام ہے ۔ظاہر ہے کہ پہلی چیز کمال علم ،وسعت معلومات اور صدق نیت پر مبنی ہے ۔جو سراسر رحمت ہے ۔اور دوسری چیز اس سے عاری ہے ۔اس لیے زحمت ہے ۔کیا عرض کیا جائے ۔یہ جہالت کا زور ہے کہ خلاف اور اختلاف کا امتیاز بھی اُٹھ گیا ہے ۔

جواب نمبر۱۲

حدیث لانورث ما ترکناہ صدقة سولہ آنے صحیح حدیث ہے ۔اس حدیث کی صحت پر شیعہ وسنّی علماء کا اتفاق ہے ۔سنّی کتابیں تو اس حدیث سے بھری پڑی ہیں ۔اور عجیب بات ہے کہ شیعہ محدثین بھی پیچھے نہیں رہے ۔۔۔دیکھو: من لایحضرہ الفقیہ ،اصول کافی اور کتاب تنزیہ الانبیاء زین العابدین کرمانی ۔نمبرات صفحہ جات کا شوق ہوتو میری کتاب ’’تحقیق فدک‘‘ کی جانب رجوع کریں ۔

Marfat.com

جواب نمبر ۱۳

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دربار صدیق اکبرؓ میں جانا ایک ایسا فعل ہے۔ جو آپؓ کے لیے توہین کا موجب ہے۔ اور آپؓ کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہ کے لیے بھی ہزار شرم کا باعث ہے۔ معترض صاحب ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیں۔ اور اگر کچھ عقل وانصاف رکھتے ہیں، تو بتلائیں کہ عورت ذات بذات خود عدالت میں کب جاتی ہے۔ جبکہ اس کا متولی نہ ہو۔ اور کوئی وکالت کرنے کو تیار نہ ہو۔ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہ ان دنوں مدینہ منورہ میں موجود نہ تھے۔ اور کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایام مذکورہ میں وہاں حاضر نہ تھے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں "ارسلت" کا فقرہ درج کیا ہے۔ جو معترض کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

جواب نمبر ۱۴

احمد شاہ بخاری کی کتاب "تحقیق فدک" کوئی نایاب

Marfat.com

کتاب نہیں ہے۔اس کا مطالعہ کریں۔تو یہ شبہ دور ہو جائے گا۔اور صحاح ستہ میں اعلم الصحابہ علی ابن علی طالب میری نظر سے نہیں گزری۔ کیا اچھا ہوتا کہ معترض صاحب نشان دہی فرما دیں۔

جواب نمبر ۱۵

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد دختران پیغمبر علیہ السلام سے کوئی نہیں۔اور آج کل جو لوگ عثمانی کہلاتے ہیں۔وہ دوسری ازواج میں سے ہیں۔ کس قدر بے کار سوال ہے۔

جواب نمبر ۱۶

مکہ کوئی یہودی، کوئی عیسائی نہ تھا۔معترض کی جہالت ملاحظہ کرنے کے قابل ہے۔مکہ میں تو دہری تھے۔یا مشرک جب تک نکاح میں وحدت ملت کی شرط نازل نہ ہوئی تھی۔تب تک نکاح عام تھا۔جب حکم خداوند تعالیٰ نے مدینہ منورہ میں وحدت ملت کی شرط لگا دی۔تو نکاح مابین المؤمن والکافر حرام ہو گیا۔یہی تشریح ہے۔جس کے اصولی طور پر شیعہ

Marfat.com

مجتہدین اور محدثین بھی معتقد ہیں۔ دیکھو تفسیر صافی علامہ محسن کاشانی: ماننسخ من آیة بخیر منها او مثلها الم تعلم ان الله علی کل شئی قدیر.

معترض نے کہا ہے یہ کیا ہوا کہ ایک وقت میں مشرک سے نکاح کر دیا۔ اور بعد میں کہا کہ مشرک سے نکاح حرام ہے۔ بھائی معترض صاحب یہ کوئی جدید چیز نہیں ہے۔ یہ تو وہی چیز ہے جس کو رافضی علماء ناسخ منسوخ کہتے ہیں۔ ناسخ منسوخ کی مثالیں اپنے اہل علم حضرات سے دریافت کرلیں۔ یہاں اس قدر فرصت کہاں۔۔۔۔

جواب نمبر ۱۷

علماء حدیث اور فضلائے تاریخ نے وضاحت کر دی ہے۔ کہ عتبہ، شیبہ پسران ابولہب سے نکاح کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں دختران نابالغہ تھیں۔ اب کیا استدلال عقلی ہے۔ حیات القلوب جلد دوم کا مطالعہ کرنے کے بعد تو کوئی شیعی مرد بنات سرور کائنات کا انکار نہیں کرسکتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے فاضل

Marfat.com

معترض نے ابھی تک حیات القلوب اور اصول کافی دیکھی نہیں۔

جواب نمبر ۱۸

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات مکرمات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان ارفع ہے۔لیکن اولاد کا بعض کا بعض پر فاضل ہونا انکار اولاد کا نتیجہ ساتھ نہیں لاتا۔دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزند نرینہ تھے۔جن میں حضرت یوسف علیہ السلام افضل تھے۔مگر آج تک کسی بشر نے برادران یوسف کا انکار نہیں کیا۔اس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے اٹھارہ فرزند نرینہ تھے۔جن میں حسنؓ و حسینؓ افضل تھے۔کیا روئے زمین پر آج کوئی ایسا شیعہ ہے۔جو اس فضیلت کی وجہ سے حسنین کریمینؓ کے بھائیوں کا انکار کرے۔

جواب نمبر ۱۹

سفید جھوٹ ہے۔حضرت زہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں کوئی

Marfat.com

وصیت عدم شمولیت جنازہ کی نہیں فرمائی۔ اگر اہل السنۃ کی کسی معتبر کتاب سے معترض دکھلا سکے تو جواب کا بے شک مستحق ہے۔ ورنہ ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔ واعظین کی بات عقلمندوں کے نزدیک کیا حجت ہوسکتی ہے۔ جبکہ یہ بھی شاعری کی ایک قسم ہے۔ راقم الحروف نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ، کے نماز جنازہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کا شمول کتب شیعہ میں دیکھا ہے۔ اور اہل السنۃ کی کتابوں میں تو یہ بات عام طور پر درج ہے۔

جواب نمبر ۲۰

پہلے سوال کے جواب میں عرض چکا ہوں کہ خلافت نبوت منصوص ہے۔ اور مجمع علیہ بھی ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو سوال نمبر ۲۰ کا جواب سوال نمبر ا کے جواب میں موجود پائیں گے۔ تاہم مزید وضاحت کے لیے معروض ہے کہ عورت ذات کا شریعت میں کوئی ووٹ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کی خلافت کے موقع پر کسی عورت

Marfat.com

نے بیعت نہیں کی ۔ اور نہ ہی عورتوں کی بیعت کا مطالبہ ہوا۔ اور اجماع کے لیے ہر ایک مسلم مرد عاقل بالغ کی بیعت بھی کوئی ضروری نہیں ہے ۔ بلکہ ارباب حل وعقد کا اتفاق کافی ہوتا ہے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ انعقاد خلافت کے لیے اصحاب بدر کا اتفاق ضروری ہے ۔ مہاجر ہوں یا انصاری ہوں۔

جواب نمبر ۲۱

مکہ مکرمہ میں دار الندوہ اور مدینہ منورہ میں سقیفہ بنو ساعدہ اہم امور کے مشورہ کے واسطے مقرر تھے۔ پس خلافت کا مشورہ اور گفتگو وہاں ہوتی تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے ۔ اور مسجد ختم نبوۃ میں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئی ہے ۔ کتب فریقین میں اور سقیفہ اور مسجد نبوی (علیہ السلام) میں بیعت مذکور ہے۔ کنز العمال کی روایت جو عدم شمول جنازۂ رسول پر دلالت کرتی ہے ۔ وہ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ۔ اور ظاہر

Marfat.com

ہے کہ وہ وفات نبویؐ کے وقت تو وہ اس دنیا میں آئے ہی نہ تھے۔ آپ کی ولادت خلافت فاروقی کے ایام میں واقع ہوئی ہے۔ تو یہ روایت منقطع کہلاتی ہے۔ حضرت عروہ نے جس راوی کا نام حذف کیا ہے۔ خدا جانے وہ کسی قسم کا راوی تھا۔ معترض صاحب کو تکلیف دی جاتی ہے کہ وہ اس غیر مذکور راوی کا پتہ بتلا دیں۔ تو کتب رجال سے تحقیق کی جائے۔ اور کھرا کھوٹا معلوم ہو سکے۔ پس عدم شمول جنازہ کی روایت ان روایات کثیرہ کا معارضہ کب کر سکتی ہے۔ جو صحیح الاسناد اور متصل الاسناد روایات ہیں۔ اور جن کو کتب فریقین میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

جواب نمبر۲۲

سوال نمبر۲۲ کا جواب بھی پہلے سوال کے جواب میں آ گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے عرض ہے کہ آنحضورﷺ کی خلافت کی مدت تیس برس ہے۔ وہ حدیث جو اس مضمون پر مشتمل ہے۔ کتب فریقین

Marfat.com

میں موجود ہے۔عند الطلب دکھائی جا سکتی ہے۔اور بارہ خلفاء والی حدیث میں خلفاء سے مراد سلاطین ہیں۔اور آنحضورﷺ نے ان بارہ بادشاہوں کے ناموں کی تعین نہیں فرمائی۔اس لیے ہم بھی تعین کا دعویٰ کرنے سے قاصر ہیں۔بذل المجہود میں حضرت فقیہ الہند مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے لکھا ہے۔وہ ھو الحق عندی یعنی عدم تعین میرے نزدیک حق ہے۔دین اسلام میں اس کی نظیریں بکثرت پائی جاتی ہیں۔لیلۃ القدر برحق ہے۔ایمان لانا واجب ہے۔مگر سال بھر کی راتوں میں سے کسی معینہ رات کو لیلۃ القدر نہیں کہتے۔لیلۃ القدر پر ایمان ہے۔لیکن کوئی یقین نہیں ہے۔اس طرح ساعت اجابت پر ایمان ہے۔لیکن جمعہ کے یوم ولیلۃ میں کوئی یقین نہیں ہے۔بے شک آنحضورﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔کہ میرے بعد اور قیامت سے پہلے قریش میں بارہ بادشاہ ہوں گے۔جن کے زمانے میں دین اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔ان بارہ

Marfat.com

بادشاہوں کی تعین آپ ﷺ نے تو کی نہیں۔ جس عالم نے بھی کی ہے۔ اپنی عقل سے تعین کی ہے۔ خدا کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی کسی کے پاس نہیں ہے۔ جو بارہ کے ناموں کی تعین کرے۔ پس ہم آنحضور ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے۔ تعین کا نام بھی نہیں لیتے۔

جواب نمبر ۲۳

سقیفہ بمعنی چھپر ہے۔ اور صحابی وہ ہستی ہے۔ جس نے رسول خدا ﷺ کی زیارت کی ہو۔ یا شرف سماعت حاصل کیا ہو۔ درحالیکہ وہ مؤمن ہو۔ اور اس کی وفات بھی ایمان پر ہو۔ مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، قریشی ہو یا غیر قریشی، ہاشمی ہو یا غیر ہاشمی، مطلبی ہو یا غیر مطلبی اس تعریف سے واضح ہو گیا کہ آل رسول ﷺ بھی صحابی ہے۔ اور ازواج مطہراتؓ بھی صحابی ہیں۔ جو لوگ آلؑ واصحابؓ کو متضاد مفہوم جانتے ہیں۔ انہیں اپنے عندیہ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

جواب نمبر ۲۴

''تحقیق فدک'' کا مطالعہ کرنے میں فاضل معترض نے انصاف کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ ''تحقیق فدک'' کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے تیس جھوٹے نبیوں کی اطلاع دی ہے۔ جو آپ کے بعد مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔ اور دھوکہ میں ڈالیں گے۔ حضرت سیّدہ رضی اللہ عنہا نے حدیث میراث کی شہرت کا سامان کیا۔ تاکہ اُمت میں جب وہ لوگ نمودار ہوں گے۔ تو پہچان لیے جائیں گے۔ کیونکہ ان کا مقصد جلب زر کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔ جب لوگ ان کی ہوس دنیاداری دیکھیں گے تو جان لیں گے۔ کہ یہ شخص طالب دنیا ہے۔ پیغمبر نہیں ہے۔ پیغمبر کے گھر میں تو دنیا کا نام لینا بھی گناہ ہے۔ جیسا کہ آیت تطہیر سے ظاہر ہے۔ اور امر واقع ہے کہ آنحضور ﷺ کے بعد جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ مسلمانوں کو خوب خوب لوٹا۔ ہزار ہزار حیلوں

Marfat.com

سے دنیا فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی۔ یہاں تک کہ جب اس جہاں سے روانہ ہونے لگے۔تو اپنی اولاد کو مالا مال کر گئے۔اب کوئی عاقل معترض سے دریافت کرے کہ اس میں کون سی قباحت ہے۔پیغمبروں کی صداقت جس طرح ان کی زندگی میں ظاہر ہوتی ہے۔اسی طرح اس جہان سے روانگی کے بعد بھی ظاہر ہوتی ہے۔انبیاء علیہم السلام کی صداقت کی ضرورت جس طرح کہ اس وقت لوگوں کو ہوتی ہے۔اسی طرح بعد کے آنے والوں کو بھی لاحق ہوتی ہے۔اور ہمارے خاتم النبیین ﷺ کے بعد تو کوئی جدید نبی آنے والا نہیں۔اس لیے آپ ﷺ کی صداقت کا ظہور تو قیامت تک ضروری رہے گا۔باقی رہا یہ خلجان کہ اگر کوئی بھی اپنا سارا مال خیرات کر دے تو کیا وہ نبی برحق ہو جائے گا۔یہاں فرضی صورتیں کام نہیں دیں گی۔

اگر کوئی واقعی نفس الامری صورت معترض صاحب کے پاس ہے۔تو وہ پیش کرے ۔جبکہ

Marfat.com

عادت الٰہی اسی طرح جاری ہے۔ کہ جھوٹے مدعی کو
اس چیز کی توفیق نہیں دیتے۔

☆☆☆☆

خدام اہلسنّت والجماعت:

تحریک خدام اہلسنّت والجماعت کا وجود ابھی دنیا میں نہیں آیا تھا۔ اور نہ کسی کے خیال میں تھا۔ لیکن کشفی اور الہامی طور حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر خدام اہلسنّت والجماعت کا نام متحضر ہوا۔

جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی لاجواب کتاب ''تحقیق فدک'' محررہ ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۲۵۹ (طبع چہارم) پر درج ذیل عبارت نوٹ فرمائی ہے۔

''اس وصیت نامہ کی تصنیف کی ضرورت شیعہ مصنفین کو اس وقت پیش آئی۔ جب خدام اہلسنّت والجماعت نے رحماء بینہم کی تشریح کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظامؓ کے

Marfat.com

باہمی تعلقات اور حسن معاملات کو دنیا کے
سامنے رکھا۔''

دوسری جگہ صفحہ ۲۵۵ پر

'' خدام اہلسنّت تو انبیاء کرام علیہ السلام کو بھی سب
کچھ جاننے میں خدا کا شریک نہیں جانتے۔''

نایاب علمی جواہر پارے :

اہلسنّت کے یہاں.......!

﴿۱﴾ قرآن حجت ہے۔اس کے بعد

﴿۲﴾ صحیح حدیث حجت ہے۔اس کے بعد

﴿۳﴾ خلفاء اربعہ کا تعامل حجت ہے۔اس کے بعد

﴿۴﴾ قیاس کا نمبر آتا ہے ۔۔۔۔جو مندرجہ بالا
تینوں چیزوں سے لیا گیا ہو۔

(کتاب ''تحقیق فدک'' صفحہ ۳۱۸)

☆☆☆☆

Marfat.com

مسلم شریف و بخاری شریف کی روایت :

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے تنازع کی روایت مسلم اور بخاری دونوں میں موجود ہے۔ مگر آثم، کاذب، غادر اور خائن کے چاروں لفظ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نہیں ہیں۔ اسی طرح اور محدثین نے بھی اس روایت میں مذکورہ بالا چاروں کلمے درج نہیں ہیں۔ (کتاب ''تحقیق فدک'' ص ۲۴۰) اسی لیے:

''علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھ دیا ہے۔ کہ اصل روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اور فاضل نووی نے شرح مسلم میں اسی حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ مسلم کے ایسے نسخے بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ جن میں یہ چاروں کلمات موجود نہ تھے۔ پس مسلم کی اس روایت کو مذکورہ بالا چاروں کلمات کے ثبوت کے لیے پیش کرنا غلط ہو گیا۔ کیونکہ الزام مسلمات خصم سے دیا جاتا ہے۔''

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ناراضگی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت :

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہرگز ناراض نہ تھیں۔ امام بخاری کی روایت میں ظن راوی ہے۔

(تحقیق فدک صفحہ ۹۵ طبع چہارم نیز دیکھو فتاویٰ امدادیہ مجتبائی دہلی جلد چہارم ص ۱۳۲

روایت بصیغہ مجہول :

فعل مجہول کا عنوان ضعف روایت کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مروی ہونے کی دلیل ہے۔ اس لیے آپ کی احادیث کا عنوان رُوِیَ بصیغہ مجہول بنایا گیا ہے۔ تفصیل اور رموز علمی کے لیے کتاب تحقیق فدک ص ۹۷ کا مطالعہ کریں۔

خلیفہ بلافصل پر نکیر :

شیعہ حضرات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل پر آیت الذین یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون پیش کرتے ہیں۔ اگر اس آیت سے علی رضی اللہ عنہ مراد لیے جائیں کہ انہوں نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی تو عقل ونقل کے خلاف ہے۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ حضرت علی کے پاس مال ثابت کرنا پڑے گا۔ جس کی آپ نے زکوٰۃ دی تھی۔ اور یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

وہ حضرت محمد مصطفیٰ کے غلام تھے۔ اور اللہ کے بندے تھے۔ ان کو مال وغیرہ سے محبت الفت نہ تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ امام ہیں۔ اور شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امام پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ لہذا یہ قصہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نمازیں آج کل ہماری نمازوں کی طرح نہ تھیں۔ ان کو نماز میں کسی اور چیز کا خیال آنا امر محال ہے۔ لہٰذا اس آیت سے استدلال کرنا غلط ٹھہرا۔ یہ وھم راکعون والی (واؤ) حالیہ نہیں بلکہ وھم راکعون دوسری بات ہے۔ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور تواضع بھی کرتے ہیں۔ (الفاروق یکم اپریل ۱۹۵۷ء ص ۲۲)

کتاب بخاری شریف کے صحیح ہونے کا معنی :

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب صحیح ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کتاب کے اندر جس قدر راوی ہیں وہ ثقہ اور عادل اور ضابط ہیں۔ کوئی ان میں وضاع نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان میں کوئی کذاب ہے۔ اس کتاب کے صحیح ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآن کی طرح صحیح ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم کے بارے فرماتے ہیں. ذلک الکتاب لاریب فیه.

"ترجمہ: یہ کتاب ایسی ہے۔ جس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں۔"

Marfat.com

معلوم ہوا کہ دنیا میں قرآن حکیم کے علاوہ کوئی کتاب اس شان کی نہیں ۔ میری اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ امام بخاری کی کتاب کے اندر کسی راوی کی غلط فہمی دریافت کر لینے سے کتاب کے علوّ شان کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا ۔ (''تحقیق فدک'' صفحہ ۹۰/۹۱)

سب سے بڑا تبرا :

شیعہ اذان میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی خلافت بلافصل کا اعلان کرتے ہیں ۔ جس کا معنی یہ ہے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے سچے جانشین ہیں ۔ اور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ غاصبِ خلافت اور ظالم ہیں ۔ اب عقلمند لوگ ہی اندازہ کریں ۔ کہ شیعہ اذان جس میں خلافت بلافصل کے پردے میں خلفاء ثلاثہؓ کے ظالم اور غاصب ہونے کا اعلان ہے ۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کتنے دلوں کو زخمی کرے گی ۔ اور کس قدر مسلم آبادی کو بے قرار اور بے چین کرے گی ۔ تفصیل کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تلاش حق'' کا مطالعہ کریں ۔

یزید کے بارے میں :

﴿سوال :﴾ واقعہ کربلا میں کس حد یزید کا ہاتھ ہے ۔ اور وہ اس

Marfat.com

وقت کربلا سے کتنا دور تھا۔ کیا وہ قابل دشنام ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ وہ فاسق و فاجر تھا۔

﴿جواب﴾ واقعہ کربلا کی تمام تر ذمہ داری یزید پر عائد ہوتی ہے۔ وہ اگر چہ اس واقعہ کے وقت ظاہر میں کربلا سے بہت دور تھا۔ مگر حقیقت میں وہ اسی قدر نزدیک تھا۔ کیونکہ کوئی کام اس کی رائے کے بغیر نہیں ہو رہا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی عظیم شخصیت پر ہاتھ ڈالنا کسی فوجی افسر یا کسی صوبے کے گورنر کا ذاتی فعل نہیں ہوسکتا۔ ہم اس موقع پر اہلسنّت کی مشہور و معروف کتاب ''شرح عقائد نسفیہ'' کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ جو سوال مذکورہ کے ہر ایک جز کا شافی جواب ہوگی۔ دیکھو کتاب مذکورہ مطبوعہ دیوبند صفحہ ۱۱۳۔

''والحق ان رضاً یزید تقتل الحسین واستبشارہ وبذالک واھانة اھل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلۂ اماداً فنحن لاتنوقف فی شانہٖ بل فی ایمانہٖ لعنة اللہ علیہ وعلیانصارہٖ واعوالہ۔

ترجمہ : اور حق بات یہ ہے کہ امام حسینؓ کے قتل پر یزید کا راضی ہونا، اور پھر اس پر خوشی کا اظہار کرنا،

Marfat.com

اور نبیؐ کے گھرانے کو رسوا کرنا، اگرچہ لفظوں کے اعتبار سے اخبار آحاد ہیں۔ مگر معنی کی رو سے متواتر ہیں۔ پس ہمیں اس کے بے ایمان ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ خدا کی لعنت ہو، یزید پر اور اس کے امداد کرنے والوں پر چاہے امداد مشورہ سے ہو۔ اور چاہے اسلحہ سے اس کی امداد کریں۔''

نوٹ: شرح عقائد کی مذکورہ بالا عبارت میں غور کرو۔ اس میں صیغہ متکلم مع الغیر اپنی ذات کی نہیں بلکہ تمام اہل السنۃ کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اور علم عقائد کی کتابوں میں سے صرف اسی شرح عقائد کو نصاب تعلیم کے اندر داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور آج تک کسی عالم نے اس کتاب کو خارج کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ (تلاش حق صفحہ ۴۷،۴۸ طبع اوّل)

﴿ سوال ﴾ کیا اہل قبلہ کافر ہو سکتے ہیں۔ کن اسباب سے کفر لازم آتا ہے۔ کون سے مذہب پر کفر کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

﴿ جواب ﴾ ضروریات دین اسلام کا انکار کرنے سے کفر کا فتویٰ عائد کیا جا سکتا ہے۔ ضروریات دین سے مراد وہ مسائل ہیں۔ جن کا دین اسلام کا جز ہونا صاف ظاہر اور بالکل بدیہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ

Marfat.com

ختم نبوت کا مسئلہ کہ اس کے جز و دین اسلام ہونے میں کسی قسم کا خفا اور پوشید گی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ توحید الٰہی کے ہم سنگ ہے۔ اسی طرح قرآن کا محفوظ ہونا۔ اور اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کا ناممکن ہونا بدیہات میں سے ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی توحید الٰہی کے ہم سنگ ہے۔

پس جو شخص پہلے مسئلہ کا انکار کرے یا اس میں تاویل کرے۔ جو ختم نبوت کے سراسر خلاف ہو۔ وہ کافر ہے۔ ٹھیک اسی طرح جو شخص دوسرے مسئلہ کا انکار کرے۔ وہ بھی کافر ہونے میں پہلے سے کم نہیں ہے۔

(تلاش حق ص ۴۶)

حضور نبی کریم ﷺ کا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

"ثبت انهٗ ﷺ خلف ابی بکر مقتدیاً به فی مرضه الذی مات فیه ثلاث مرات ولا ینکر هذا الا جاهل لاعلم له بالروایة."

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اپنی مرض وفات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے اقتداء

Marfat.com

کر کے تین دفعہ نماز پڑھی ہے۔ اور اس بات کا انکار
وہی شخص کرے گا۔ جو علم روایت سے جاہل ہو۔

سیرت حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ / البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ پر بھی مرقوم ہے۔ تفصیل کے لیے ''ثانیٔ اثنین'' صفحہ ۳۰، از امام پاکستانؒ کا مطالعہ فرمائیں۔

فضائل سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ

سوال : فضائل صدیق اکبرؓ پر روشنی ڈالیں۔؟
از: محمد اشرف صاحب آف تراپ ضلع کیمل پور
جواب: از امام پاکستان سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
(اکتوبر ۱۹۵۹ء پندرہ روزہ ''الفاروق'')

پانچ مقام ثانیٔ اثنین

جواب: اسلام کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے فضائل و کمالات کوئی راز دروں پردہ نہیں ہیں۔ بلکہ اظھر من الشمس اور ابین من الامس ہیں۔ اس زمین پر قرآن حکیم سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔ ایک مومن کے لیے قرآن کے اشارات بھی حجت قاطعہ کے حکم

Marfat.com

میں ہیں ۔ یہاں تک کہ اس کے اشارات سے قلب مؤمن میں وہ نور پیدا ہوتا ہے ۔ جس کی روشنی گھٹنے کا نام بھی نہیں لیتی ۔ اور روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے ۔ قرآن کے قدر دانوں میں ایک شاعر کا شعر ملاحظہ کے لائق ہے ۔

بشکند پشتے کہ خم در طاعت رحماں نشد
کور بہ چشمے کہ لذت گیر از قرآن نشد

دسویں پارہ کے نصف کو کھول کر دیکھو خداوند تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں :

”الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہٖ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ .

ترجمہ : اے مسلمانوں اگر تم محمد (ﷺ) کی امداد نہیں کرو گے ۔ تو اسے کوئی پرواہ نہیں ۔ کیونکہ اس کی امداد تو خدا تعالیٰ نے اس وقت کی تھی ۔ جس وقت کفار مکہ نے اس کو اپنے شہر سے نکال دیا تھا ۔ درحالیکہ اس کا امدادی صرف ایک آدمی

Marfat.com

تھا۔ جو ''ثانی'' کہلانے کا حقدار تھا۔ جبکہ دونوں ایک پہاڑ کی غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ محمد ﷺ اپنے اس رفیق سے فرمارہے تھے۔ کہ تو غمگین نہ ہو۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی تیری میری امداد میں ہے۔ پس خدا نے اس غمگین ہونے والے پر اپنی خاص تسلی کی دولت نازل کی۔''

سائل مکرم اور دوسرے قارئین اس آیت میں جس قدر سوچ بچار کو کام میں لائیں گے۔ اسی قدر جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کی آئینہ دار ہے۔ بظاہر تو یہ ایک نہایت مختصر تعارف ہے۔ مگر حقیقت میں نگاہ دوڑانے سے کافی زیادہ حقائق جلوہ گر ہوتے ہیں۔

حقیقت نمبر ۱

سفر ہجرت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ کے ثانی تھے۔ مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح کفار قریش حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خون کے پیاسے تھے۔ اسی طرح رفیق ختم نبوت کے خون کے پیاس رکھتے تھے۔ اس واسطے دوسو اُونٹ کے انعام کا اعلان کیا گیا۔

ایک سو اونٹ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قاتل کے لیے تھا۔ اور ایک سو اونٹ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قاتل کے واسطے مقرر کیا

Marfat.com

گیا تھا۔ اگر قریش مکہ کے نزدیک ان دونوں بزرگوں میں کچھ تفاوت ہوتا تو انعام میں بھی فرق ہوتا۔

اگر شرک اور باقی رسوم جاہلیت کی بیخ کنی اور توحید خداوندی کی اشاعت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مساعی جمیلہ اور محنت ہائے شاقہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قدر کم ہوتے تو ضرور اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کفار قریش انعام میں بھی فرق باقی رکھتے۔ اور اس رفیق ہجرت کے قاتل کے لیے پورا سو اونٹ مقرر نہ کرتے۔ بلکہ اگر خدمات صدیق ؓ خدمات رسول ؐ سے نصف درجہ پر ہوتے تو صدیق اکبرؓ کے قاتل کے پچاس اونٹ مقرر کیے جاتے۔ اور اگر ان کے یہاں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خدمات بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چوتھائی کے درجہ پر ہوتے تو صدیق اکبرؓ کے قاتل کو پچیس اونٹ کا انعام دیا جاتا۔

حقیقت نمبر۲:

مدینہ منورہ میں ایک مسجد ہے۔ جس کو مسجد نبوی ؐ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس مسجد کی تعمیر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود حصہ لیا تھا۔ اور پتھر اُٹھا کر لانے میں مہاجرین اور انصار کی جماعت کے ساتھ خود حصہ لیا تھا۔ اور پتھر اُٹھا کر لانے میں مہاجرین اور انصار کی جماعت کے ساتھ برابر شریک رہے تھے۔ اس مسجد نبوی ؐ کی امامت جناب رسول خدا

Marfat.com

محمد مصطفےٰ ﷺ خود فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے اس جہان سے روانگی کی ٹھان لی، تو اس مسجد کی امامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ پس اس مسجد نبوی کا پہلا امام وہ ہے جس کا کلمہ پڑھ کر آج دنیا اسلام میں داخل ہو رہی ہے۔ اور اس مسجد کا دوسرا امام وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن میں ''ثانیٔ اثنین'' کہا ہے۔

اہل بصیرت مسجد نبوی کو اسلام کا تخت سمجھتے ہیں۔ اور اس مسجد کے پہلے امام کو پہلا تخت نشین اور دوسرے امام کو دوسرا تخت نشین یقین کرتے ہیں۔ اگر آپ دماغ پر زور دیں گے تو ''ثانی اثنین'' سے اس حقیقت کو ضرور پالیں گے۔ سیرۃ انبیاء کرامؑ اور احوال پیغمبرانؑ عظام کا مطالعہ کیجئے۔ کسی پیغمبر کا پہلا جانشین آپ کو غاصب اور نا قابل خلافت نظر نہ آئے گا۔ کور دماغی اپنے انتہا کو پہنچ گئی۔ جب کہا گیا کہ سیّد الاولین والآخرین کی آنکھ بند ہوتے ہی خلافت پر غاصبوں نے قبضہ کرلیا۔ اور جو اس چیز کے مستحق تھے۔ وہ علیحدہ کر دیئے گئے۔ خلاصہ کلام کہ اس نبوی مصلّے پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد ان کے حکم سے وہی کھڑا کیا گیا۔ جس کو آیت غار میں ''ثانی اثنین'' فرمایا گیا۔

حقیقت نمبر ۳:

وہ زمین جس پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد آباد ہے۔ اس پر

Marfat.com

ایک مقبرہ ہے۔ جو مسجد نبوی ﷺ کے ایک کونے میں واقع ہے۔ اور جس میں صرف تین قبریں ہیں۔

پہلے پہل یہاں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی قبر بنائی گئی۔ اور آپ کے بعد یہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر بنائی گئی۔ جو آنحضور ﷺ کے پہلوئے مقدس میں ہے۔ پس اس عظیم المرتبت خطۂ زمین میں دفن ہونے کے اعتبار سے بھی نبیؐ کا وہی ''ثانی'' ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ''ثانیٔ اثنین'' کہا ہے۔

حقیقت نمبر۴:

مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن ہر کوئی اپنی قبر سے اُٹھے گا۔ جنھیں دریا کی مچھلیاں کھا گئیں ہیں وہ بھی اپنی قبر سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ جن کو ان کے وارثوں نے نظر آتش کر دیا ہے۔ وہ بھی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ جن کو پرندے کھا گئے وہ بھی اپنی اپنی قبر سے اُٹھائے جائیں گے۔ اس شرعی قاعدے کی رو سے مسجد نبوی ﷺ میں مدفون حضرات بھی قیامت کے روز اٹھیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی قبر سے اٹھیں گے۔ پس اس دن قبروں سے اُٹھنے کے اعتبار سے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آنحضور ﷺ

Marfat.com

کے ''ثانی'' ہوتے ہیں۔

حقیقت نمبر ۵:

گزشتہ چار حقیقتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ بہشت میں داخل ہونے کی صورت یہی ہوگی۔ سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور آپؐ کے ساتھ دوسرے نمبر پر داخل جنت ہونے والا وہی بزرگ ہوگا۔ جس کو خدا تعالیٰ نے ''ثانی اثنین'' بنا دیا ہے۔ ایک حدیث یہاں قابل ذکر معلوم ہوتی ہے۔ دیکھو حدیث کی کتاب ''حلیۃ الاولیاء جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۳۳

''عن انس بن مالک رضي الله تعالیٰ عنهُ قال
لما کان لیلة الغار .قال ابو بکر یارسول الله
دعنی فلادخل قبلک فان کانت حیة او شئ
کانت لی قبلک قال ادخل فدخل ابو بکر
فجعل یلتمس بیدیه فکلما رای حجراً جآء
بتوبه نشقهُ ثم القمه الجحر حتی نعل ذالک
بثوبه اجمع قال فبقی حجر فوضع عقبه علیه
ثم ادخل رسول الله ﷺ
قال فلما اصبح قال له النبی ﷺ فاین

Marfat.com

ثوبک یا ابابکر ؟ فاخبرہ باالذی صنع فرفع

النبی ﷺ یدہ فقال اللھم اجعل ابابکر معی

فی درجتی یوم القیامۃ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ

ان اللہ قد استجاب لک۔"

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غار میں داخلہ کی رات ابوبکرؓ نے عرض کی اے خدا کے رسول ﷺ آپ ذرا ٹھہریں اور مجھے اجازت دیں۔ تاکہ میں آپؐ سے پہلے غار میں داخل ہو جاؤں۔ پس اگر کوئی موذی جانور ہو گا تو مجھے تکلیف ہو۔ آپ ﷺ کو نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اجازت ہے۔ پس ابوبکر غار میں داخل ہوئے۔ اور اپنے ہاتھوں سے سوراخ تلاش کرنے لگے۔ اور جو سوراخ معلوم کرتے اپنا کپڑا پھاڑ کر اس میں رکھ دیتے۔ پھر اُوپر سے پتھر رکھ دیتے۔ یہاں تک کہ ساری چادر ختم ہوگئی۔ پھر ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ جس پر اپنی ایڑھی رکھ دی۔ اور خدا کے رسول ﷺ کی خدمت میں داخل ہونے کی

Marfat.com

درخواست کی ۔پس آنحضور ﷺ اس غار میں تشریف لے گئے ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔کہ جب صبح ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوبکر ! وہ چادر کہاں گئی ۔؟ جواب میں چادر کی حالت بیان کی ۔پس آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اُٹھا کر فرمایا خدایا ! قیامت کے دن ابوبکر کو میرے ساتھ میرے درجے میں رکھیو ۔۔پس خدا تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ خدا نے تیری دُعا قبول کر لی ہے ۔‘‘

نوٹ : چونکہ جواب میں اختصار مطلوب ہوتا ہے ۔اس لیے ’’ثانی اثنین‘‘ کے معانی میں انہیں پانچ حقائق پر اکتفاء کی جاتی ہے ۔اگر حیات مستعار نے کچھ وفا کی تو سیرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ میں اس آیت کو کھول کر بیان کیا جائے گا ۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

Marfat.com

باب ہشتم :

بعض مسائل میں

حضرت سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمہٗ اللہ کا تفرد اور مجتہدانہ شان

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ پکے حنفی المسلک اور مقلد تھے۔لیکن بعض مسائل میں آپ کو ایسا شرح صدر تھا۔کہ پوری ذمہ داری سے فرماتے کہ :

''اگر اس میں کوئی گناہ ہوا تو اس کا ذمہ دار میں ہوں۔''

تملیک زکوٰۃ :

زکوٰۃ میں ہمارے تمام فقہا و علماء کے نزدیک تملیک شرط ہے۔اس لیے زکوٰۃ کی مد سے نہ تو اساتذہ کو تنخواہ دی جاسکتی ہے۔اور نہ ہی زکوٰۃ کی رقم مدرسہ کی تعمیر وغیرہ میں خرچ ہوسکتی ہے۔

☆ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''مدارس عربیہ مصارف زکوٰۃ میں سے ''فی سبیل اللہ''

Marfat.com

کی مد میں داخل ہیں۔اور فی سبیل اللہ میں تملیک شرط نہیں ہے۔

فقہا نے تملیک کی شرط '' انما الصدقات للفقراء'' کے لام سے نکالی ہے۔کہ لام تملیک کے لیے ہوتی ہے۔زکوٰۃ کی جو مدّات لام کے تحت ہیں ان میں تملیک شرط ہے۔''فی سبیل اللہ'' لام کی تملیک کے تحت نہیں۔یہاں پر اللہ تعالیٰ ''فی''لائے ہیں۔اور فی تملیک کے لیے نہیں ہوتی۔اس لیے ''فی سبیل اللہ'' کی مد میں جو اخراجات زکوٰۃ کی مد سے ہوں گے۔ان میں تملیک شرط نہیں ہوگی۔تملیک کے بغیر زکوٰۃ کی مد سے یہاں خرچ کرنا جائز ہے۔

حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

''مدارس عربیہ جن کا مقصود دین کی تعلیم وتبلیغ ہوتا ہے۔یہ فی سبیل اللہ کی مد میں داخل ہیں۔کون کہتا ہے کہ فی سبیل اللہ کی مد میں داخل نہیں۔۔۔فی سبیل اللہ کی تفسیر میں مفسرین نے حجاج اور غزواۃ کو شامل

Marfat.com

کیا ہے۔اگر وہ فی سبیل اللہ میں داخل ہیں تو دین کی
تعلیم و تبلیغ بطریق اولیٰ فی سبیل اللہ میں داخل ہیں
یہاں پر تملیک شرط نہیں ۔لہٰذا دینی مدارس کی جملہ
ضروریات از قسم تعمیر، کتب، تنخواہ مدرسین پر زکوٰۃ کی
مد سے بلا حیلہ تملیک خرچ کیا جا سکتا ہے۔''

فاتح ربوہ سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔کہ میری حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اکثر اس بارے میں بحث ہوتی تھی۔ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ :

''شاہ صاحب فقہاء اس کی اجازت نہیں
دیتے۔بلکہ تملیک کی شرط لگاتے ہیں۔خواہ اس کے
لیے حیلہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔اس لیے ہمت نہیں
پڑتی۔کہ تمام علماء فقہا کی مخالفت کی جائے۔''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے :

''تم اس پر بلا تردّد عمل کرو۔اگر آخرت میں تم سے
سوال ہو تو کہہ دینا کہ احمد شاہ نے مجھے کہا تھا۔کہ
اس کا ذمہ دار میں ہوں گا۔

سبحان اللہ ! اس قدر شرح صدر تھا کہ پوری ذمہ داری سے کہا کرتے

Marfat.com

تھے۔ کہ آخرت میں اس کا ذمہ دار میں ہوں گا۔

طلاق مکرہ :

حنفیہ کا مسلک ہے کہ مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی پر جبر کر کے طلاق دلوائی جائے۔ تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دوسرے فقہا کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس مسئلہ میں بھی حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حنفی مسلک سے تفرد تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل تھے۔ کہ مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ میں اس پر ایک مدلل رسالہ لکھ رہا ہوں۔ اس پر تم نے بھی تقریظ لکھنی ہے۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔۔۔

" حضرت ! اوّل تو میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔ دوسرے میں اس مسئلہ میں آپؒ کی رائے سے متفق ہی نہیں ہوں۔ تمام حنفی فقہا مکرہ کی طلاق پر متفق ہیں۔ کہ طلاق مکرہ واقع ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ آپ کا ساتھ کیسے دوں۔۔۔"

حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔۔۔!

"اچھا۔۔۔میں ایک دن پستول لے کر آؤں گا۔اور آپ سے کہوں گا۔اپنی بیوی کو طلاق دو۔ورنہ میں جان سے ماردوں گا۔۔۔بتاؤ پھر تم کیا کرو گے۔مولانا نے فرمایا میں اپنی جان بچانے کے لیے طلاق دے دوں گا۔فرمایا کہ پھر میں پوچھوں گا۔کہ اب طلاق ہوئی یا نہ ہوئی۔۔۔میں نے جواب دیا۔۔۔میں کہوں گا کہ فقہاء حنفیہ کے مطابق طلاق واقع ہوگئی۔۔۔فرمایا کہ پھر آپ کیا کریں گے۔میں نے کہا کہ دوسری شادی کرلوں گا۔۔۔کہا میں پھر پستول لے کر آجاؤں گا۔کہ طلاق دو ورنہ گولی پار کردوں گا۔؟ میں نے کہا میں پھر جان بچانے کے لیے طلاق دے دوں گا۔فرمایا اب پھر میں پوچھوں گا کہ طلاق ہوئی یا نہیں ہوئی۔۔۔میں نے کہا میں علماء کے فتویٰ کے مطابق کہوں گا کہ طلاق ہوگئی ہے۔اسی طرح چار پانچ

Marfat.com

مرتبہ ہوا۔۔۔انہوں نے ہر دفعہ فرمایا کہ نئے نکاح کے بعد میں پھر آ کر زبردستی طلاق دلواؤں گا۔آخر میں نے کہا۔کہ اگر آپ ہر دفعہ اسی طرح کرتے رہے۔۔۔تو آخر کا کہوں گا۔کہ طلاق نہیں ہوئی۔۔۔فرمایا بس یہی بات ہے۔جو میں آپ سے کہلوانا چاہتا تھا۔آخر آپ کہیں گے۔کہ طلاق نہیں ہوئی۔۔۔''

یہ مسئلہ درج ذیل احادیث پاک سے ثابت ہے :

''۱۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاطلاق ولا عتاق فی الاغلاق .قیل معنی الاغلاق الاکراہ.''

(مشکوٰۃ جلد۲ ص ۱۵ طبع کانپور)

۲۔ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸

۳۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۴۷

۴۔ موطاء امام مالک مترجم اردو طبع لاہور صفحہ ۴۲۲

(از قاسم شاہ بخاری)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

تیمّم میں رخصت پر عمل :

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا."

ترجمہ: آسانی پیدا کرو، اور مشکل میں نہ ڈالو۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے رخصت پر عمل کرتے تھے۔ نزلہ زکام ہوتا، تو ایک آدھ دن بعد تیمّم شروع کر دیتے۔ اگر کوئی اعتراض کرتا۔ تو فرماتے کہ:

"یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ آدمی مر رہا ہو یا مرنے کا خوف ہوتو تب ہی تیمّم کرے۔ فقہاء نے لکھا ہے۔ کہ اگر مرض بڑھنے یا شفاء میں تاخیر ہو جانے کا خطرہ ہوتو بھی تیمّم جائز ہے۔ وضو کرنے سے نزلہ، زکام بڑھ جاتا ہے۔ اور شفاء میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لیے تیمّم جائز ہے۔"

خلافت وملوکیت :

فاتح قادیانیت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

Marfat.com

''حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب جماعت اسلامی میں تھے۔ اس وقت بھی مودودی صاحب کی کئی تحقیقات وتفردات سے علمی اختلاف کیا کرتے تھے۔ جب مودودی صاحب کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' شائع ہوئی۔ اور علماء نے اس کا علمی محاسبہ کیا۔ اس کے ردّ میں کئی ایک کتب تصنیف ہوئیں۔ جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سبائیوں کی طرف سے لگائے گئے جھوٹے الزامات کا علمی اور تحقیقی جائزہ لے کر ان کی صفائی پیش کی گئی۔''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب شیعہ کے فرقہ ''تبریہ'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے تقیہ کیے ہوئے تھے۔ اب تقیہ کا پردہ سرکا دیا ہے۔''

فرمایا تبریہ فرقہ وہ ہے۔ جو شیخین حضرت ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق رض کو تو صحیح مانتا ہے۔ لیکن حضرت عثمان رض اور حضرت امیر معاویہ رض کے سخت خلاف ہیں۔ (دیکھو تحفہ اثنا عشریہ از علامہ شاہ عبدالعزیز محدث

Marfat.com

دہلوی۔ اصل نسخہ صفحہ ۱۴ طبع سہیل اکیڈمی پاکستان۔ از قاسم شاہ بخاری)

تصانیف :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد گو کم ہے۔ لیکن ردّ رافضیت کے لیے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ''تحقیق فدک'' آپؒ کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ علماء کی نظر میں اس موضوع پر حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ لاثانی اور لاجواب کتاب ہے۔ اسی طرح ''ثانیٔ اثنین'' اور تیسری کتاب ''دفع الوسواس شرح حدیث قرطاس'' ہے۔

پندرہ روزہ ''الفاروق'' جو متواتر کئی سال تک روشنی کا ایک مینار بن کر لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا رہا۔ جو حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس مؤقر جریدہ نے ردّ رافضیت اور احقاق حق کے لیے جو کردار ادا کیا۔ وہ لائق تحسین وصد آفرین ہے۔

دراصل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک اعلیٰ پائے کے مدرس اور مناظر تھے۔ حضرت نے سینکڑوں مناظرے کیے اور احقاق حق کا فریضہ ادا کیا اور آپکے ہزاروں شاگرد عرب وعجم میں خدمت دین متین کے فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے مایہ ناز شاگردِ عظیم مصنف حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نادر تصانیف حلقۂ علماء میں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں ۔ دراصل حضرت موصوف مدظلہم نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات کو مزید آگے بڑھایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو مزید صحت و عافیت عنایت فرمائیں ۔ اور تادیر اُن کی شفقت و محبت ہمیں نصیب فرمائیں ۔ آمین ثم آمین

''تحقیق فدک'' کے جواب اورالجواب کی داستان:

شیعی مولوی حکیم امیر الدین جھنگوی کی کتاب ''فلک النجات'' کے ایک مخصوص باب کا جواب حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ۔ جس کا نام ''تحقیق فدک'' ہے ۔ یہ کتاب لکھنے کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو شاگردوں (مولوی محمد حنیف مبلغ دارالہدیٰ چوکیرہ اور مولانا غلام مرتضےٰ صاحب انصاری) کو ساتھ لے کر شیعہ مذکور کے پاس جھنگ تشریف لے گئے ۔ اور اپنی کتاب بدست خود پیش فرمائی ۔ تاکہ سند رہے ۔

''شیعہ مذکور نے کہا کہ شاہ صاحبؒ میں سخت بیمار ہوں ۔ اور میرا آخری وقت ہے ۔ آپ کی کتاب

کے چند صفحات پڑھنے سے اندازہ ہوا ہے کہ اس کا
جواب کوئی نہ دے سکے گا۔ اگر میں زندہ رہا تو
جواب ضرور دوں گا۔''

پھر شبّر شاہ خوشابی نے اس کتاب کا جواب لکھ ہی ڈالا۔ اور ''تصدیق فدک'' نام رکھا۔ اس تصدیق فدک کا جواب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھتیجے اور شاگرد پیر محمد صادق شاہ بخاری اجنالوی سے دلوایا۔ جس کا نام ''تحریر جوابی در تردید شبر شاہ خوشابی'' رکھا گیا۔ پھر اس تحریر جوابی کا جوائب شیعہ مولوی اسماعیل گوجروی نے سیّد منظور حسین شاہ اجنالوی سے لکھوایا۔ اور اسے ''توثیق فدک'' کا نام دیا۔ اس ''توثیق فدک'' کا جواب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لائق ترین شاگرد علامہ عنایت اللہ گجراتی سے دلوایا۔ جس کا نام ''جواب ضروری در تردید توثیق منظوری'' رکھا گیا۔ یہ کتاب دو حصوں میں شائع ہوئی۔

پھر حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساری کارروائی کے بعد حرف آخر کے طور پر اپنی کتاب ''تحقیق فدک'' پر ضمیمہ لکھا۔ یہ ضمیمہ مولوی اسماعیل شیعہ اور ماسٹر منظور حسین شاہ صاحب شیعہ کی زندگی میں لکھا گیا۔ مگر آج تک کسی کو اس کا جواب لکھنے کی جرأت اور توفیق نہ ہوئی یہ ضمیمہ آج بھی تحقیق فدک کے ساتھ ملحق ہے۔ والحمد للہ

Marfat.com

باب نہم :

حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ

اپنے اکابرین اور معاصرین کی نظر میں ۔۔۔!

کسی شخصیت کا مقام اور حیثیت جانچنے کے لیے اس دور کے اکابرین اُمت اور معاصرین کی آراء بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔معاصرین وہ آئینہ ہیں ۔جو کسی شخصیت کی اصل تصویر پیش کر سکتے ہیں۔حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے پیر و مرشد شہنشاہ فقر خواجہ غلام حسن پیر سواگؒ کے ہاں مقام اور امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے اعتماد کی وجہ سے اپنے ہم عصر فضلاء ،خطباء اور اتقیاء کی نظر میں بڑی قد آور شخصیت کے مالک تھے۔

ان کے خیالات وارشادات سے قارئین اس حقیقت کا بخوبی اندازہ فرما سکیں گے۔

امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

ارشاد فرماتے ہیں :

" لاہوریو ! تمھیں کیا پتہ کہ احمد شاہ کیا چیز

Marfat.com

ہے۔ میں اپنے نور بصیرت سے کہتا ہوں کہ احمد شاہ کو دوسو مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہو چکی ہے۔

فرمان امام الہدیٰ :

حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''امام پاکستان'' کا خطاب بھی حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا عطا کردہ ہے۔''

قدوۃ السالکین حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ:

بانی جامعہ عربیہ سراج العلوم بلاک نمبر ا سرگودھا

حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں :

''لوگو ! تمھیں کیا پتہ چوکیرہ میں روزانہ علم کا ایک سورج نکلتا ہے۔''

مناظر اہل السنۃ حضرت علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تعزیتی جلسہ سے مسجد فاروق اعظمؓ میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

Marfat.com

''اے سرگودھا والو کان کھول کر سُن لو !

حضرت شیخ الہند فوت ہوئے۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تمھیں چنداں محسوس نہ ہوا۔ کیونکہ تمھارے مسائل حل کرنے کے لیے میں (دوست محمد قریشی) موجود ہوں۔۔۔ لیکن اب میرے مسائل کون حل کرے گا۔۔۔ میرے مسائل حل کرنے والا (احمد شاہ بخاری) دنیا سے رُخصت ہوگیا۔۔۔''

محقق دوراں حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں :

''حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس طرح درس نظامی کے اعلیٰ وممتاز مدرس تھے۔ اسی طرح علمی مقالات لکھنے اور تحقیقی مضامین بیان کرنے میں یکتائے روزگار تھے۔ اور اپنے اکابرین کے علوم

Marfat.com

کے امین وترجمان تھے۔ سنجیدہ تحریر اور پختگی قلم میں
لائق وفائق تھے۔ آپؒ کے رسالہ "الفاروق" کے فائل
آپ کی اس صلاحیت کے بخوبی شاہد ہیں۔ ان کے وفور
علم اور کمال ذہانت کے مخالفین بھی معترف تھے۔"

شمس العلماء علامہ شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوب میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو "روشنی کا مینار قرار دیا ہے۔

مفتی احمد سعید صاحب سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر دھاڑیں مار کر روتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"آج وقت کا ابن تیمیہ فوت ہو گیا۔"

ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب مدظلہم پی ایچ ڈی:

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے فرمایا کہ:

"حضرت احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے
مشائخ میں سے تھے۔ اور ہم ان کے شاگردوں

Marfat.com

میں سے ہیں۔''

حالانکہ علامہ صاحب مدظلہ العالی آپؒ کے شاگرد نہیں ،لیکن حضرت شاہ صاحبؒ کے بلند علمی مقام کی بناء پر اور شاہ صاحبؒ کی عزت وتکریم کے لیے یہ بات ارشاد فرمائی۔

علامہ موصوف نے اپنی تالیف'' خلفائے راشدینؓ''میں سب سے زیادہ جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مضامین کو دی۔ کتاب کے ممتاز مقالہ نگاروں میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی شامل فرمایا۔ کتاب کے مقدمہ میں آپؒ کا ذکر خیر فرمایا ہے۔

علامہ صاحب مدظلہم کی کتاب'' خلفائے راشدینؓ ''میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مضامین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ حضرت خلیفۂ اول (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

کے وقائع حیات صفحہ ۱۰۳ تا ۱۳۶

☆ ولادت شریف سے قبول اسلام تک ،صفحہ ۱۰۳

☆ قبول اسلام سے حضور ﷺ کی وفات تک صفحہ ۱۰۸

☆ خلافت سے اپنی وفات تک صفحہ ۱۲۸

☆ حضرت ابوبکرؓ،حضرت علیؓ کے عقیدہ میں صفحہ ۲۱۵ تا ۲۲۶

☆ تحقیق حدیث قلم ودوات صفحہ ۳۶۸ تا ۳۷۴

Marfat.com

مجاہد اعظم :

مفکر اسلام حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹی کا ارشاد گرامی جب آپ ۱۵ جولائی ۱۹۵۸ء دفتر ''الفاروق'' تشریف لائے ۔فرمایا :

''امام پاکستان مولانا احمد شاہ بخاری ایک'' مجاہد اعظم'' کی حیثیت رکھتے ہیں ۔''

یادرفتگان : کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں :

''اس اُمت آل رسول ﷺ سے متعدد ایسے نفوس اُٹھے جنہوں نے علم کی پوری گہرائیوں اور جرأت کی تمام حدوں کو عبور کرتے ہوئے ۔نہ صرف اپنی حدود میں بلکہ پورے ملک میں علم وعظمت کے چراغ روشن کیے ۔انہیں سعادت مندوں میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے ۔تقریبا نصف صدی ہونے کو ہے ۔کہ پورے ملک میں

Marfat.com

صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدینؓ کی عزت
وناموس اور صداقت وخلافت کے لیے تحریک تنظیم
اہلسنت پاکستان اپنی محنتوں اور دوڑ دھوپ میں
پوری بہاروں پر تھی۔ اس میں اہل بیت رسالت
کے چند نفوس پوری تنظیم کی زینت تھے۔ حضرت
مولانا نور الحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید
احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلفاء راشدینؓ
اور حضرات اہل بیت کے حَسین اِمتزاج میں عقائد
اہل السنۃ کی پوری ہمت سے ترجمانی فرمائی۔''

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ چوکیرہ ضلع سرگودھا کو ۱۹۶۹ء میں خیر آباد کہہ کر ہمہ تن تبلیغ وتصنیف کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ علم میں آپؒ کو شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ العزیز سے نسبت تھی۔ اور قادری نسبت میں آپ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی آواز تھے۔ جماعتی سطح پر آپ تنظیم اہلسنّت کے ساتھ رہے۔

احقر کے ساتھ آپ مختلف مناظروں میں رفیق کارواں رہے۔ راقم نے اپنے مجموعہ مضامین میں ''خلفائے راشدین'' میں آپؒ کو صحابہؓ پر لکھنے والوں میں سرفہرست جگہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند

Marfat.com

فرمائے ۔اور آپ کے صاحبزادے مولانا قاسم شاہ کو زیادہ سے زیادہ اپنے والد گرامی قدر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائیں۔

اُستاذ المناظرین حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہم

علامہ عبدالستار صاحب تونسوی فرماتے ہیں :

'' حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری نور اللہ مرقدہٗ نہایت ہی مخلص ترین اور اپنے دور کی قابل ترین عالم باعمل شخصیت تھے ۔جنہوں نے مدح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کئی کتب تحریر فرما کر اہل سنت کی رہنمائی فرمائی ۔احقر کی مرحوم سے کئی ملاقاتیں ہوئیں ۔انہیں بہت سادہ اور سنجیدہ پایا اپنے دور میں شاہ جی نے دینی خدمات سرانجام دیں ۔خصوصاً مسلک حق اہل سنت کی حقانیت کے دلائل و براہین میں مہارت تامہ رکھتے تھے ۔اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائے ۔آمین اور جنت الفردوس عطا فرمائے ۔'' آمین

Marfat.com

قطب العلماء سلطان المدرسین حضرت مولانا قطب الدین صاحب اچھالویؒ:

حضرت مولانا قطب الدین صاحبؒ صدر مدرس دارالہدیٰ چوکیرہ فرماتے ہیں:

''بندہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیو بند میں اکٹھے رہے ہیں۔ قابل ہستی تھی۔ اساتذہ کے نزدیک اور طلباء میں ان کی قابلیت مشہور تھی۔ اور ہر ایک کے دل میں ان کی قدر اور عزت تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور ان کی مغفرت فرمائے۔''

خطیب ایشیاء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی:

مشہور ومعروف ''خطبات قاسمی'' جلد پنجم صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جیّد عالم دین اور ''امام اہلسنّت'' کے لقب سے یاد کیا ہے۔ جبکہ بہت سے مقامات پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو من وعن نقل فرما کر زینت بخشی ہے۔

Marfat.com

شاعر اہلسنّت مداح صحابہؓ خان محمد کمتر رحمۃ اللہ علیہ

جناب خان محمد کمتر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے باکمال شعراء میں سے تھے۔ محبوب العلماء تھے۔ خصوصاً مدح اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جلسہ کی رونق ہوتے تھے۔ موصوف نے بڑے ہی پیارے انداز میں حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ کیجئے:

اُٹھا جب چوکیرہ سے شیر ببر | سیّد ابن سیّد جلیل القدر
وہ باطل کے حامی جو تھے لاف باز | لیاقت پہ اپنی جنہیں تھا فخر
شرائط کو اپنی گئے چھوڑ وہ بھی | یکا یک فدک سے قطع کی نظر
لگا کانپنے حق سے ہیبت سے وہ | جو اپنے کو کہلاتا تھا اک نڈر
کبھی جھوک دایہ کبھی شہر باگڑ | سما بہ سے نکلا کبھی بھاگ کر
تمازت، جلالت تھی عظمت عیاں | جو میداں سے نکلا علیؓ کا پسر
امامت کی ان کو وہ کیا جانیں کمتر | امامت ہو جن کی خفی مستتر
مبلغ کا مقصود ہے مال و دولت | چُکا لیتا ہے پہلے خود مال و زر
علیؓ کے محبّ گر کریں کچھ کمی | دوبارہ نہ آوے وہاں پھر نظر

خدا قوم کو ان سے بخشے نجات
دعا ہے یہ کمتر کی شام وسحر

Marfat.com

علامہ عنایت اللہ گجراتی حال خطیب منڈی بہاؤالدین:

علامہ صاحب کی طرف سے منظوم خراج تحسین پیش خدمت ہے۔

بخاری تیری تعریفیں بیاں کرنے کی کیا حاجت — مسلمانوں کی عزت کو دوبالا کر دیا تو نے
تیری محنت کا ''الفاروق'' اک ادنیٰ کرشمہ ہے — سو تحقیق فدک کو بھی نرالا کر دیا تو نے
سلامی کے لیے تیری فرشتے اُتر آتے ہیں — بتوں کے منہ کو جو کالا کر دیا تو نے
لرز جاتے ہیں زمانے کے مخالف سب — روافض کے مطاعن کا ازالہ کر دیا تو نے
ہزاروں زور مارے صاحب تبلیغ شیعہ نے — غلط ہوتا نہیں ہے جو حوالہ کر دیا تو نے
عنایت کی دعائیں ہیں خدا رکھے تجھے دائم — کہ دنیا کے اندھیروں میں اُجالا کر دیا تو نے

امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ

رئیس چوکیرہ حاجی غلام علی کلیار صاحب کی والدہ محترمہ کے فرمان کے مطابق:

''امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب سے فرمایا۔۔۔ کہ: ''مجھے اس گدی پر بٹھانے والے آپؒ (احمد شاہ بخاری) ہیں اس لیے

Marfat.com

آپؒ کو میرے پاس شیرانوالہ ٹھہرنا ہوگا۔ چنانچہ
حضرت سیّد احمد شاہ صاحب کو پورے دو ماہ تک
امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور نے اپنے
پاس شیرانوالہ (لاہور) ہی رکھا۔ آپؒ کی عزت
افزائی فرمائی۔''

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ کا

(خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بارے فرمان ذی شان :

حضرت قاضی صاحبؒ نے اپنی کتاب ''بشارت الدارین'' طبع اوّل کے صفحہ نمبر ۵۳۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔۔۔کہ :

''حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری چوکیرویؒ مصنّف ''تحقیق فدک'' نے فتنۂ رفض کے انسداد میں بڑا کام کیا ہے۔ آخر عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہی تڑپ تھی۔ کہ خلفاء واصحاب بالخصوص یار غار امام اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب ہر سنّی مسلمان کے سینہ میں جم جائیں۔''

Marfat.com

عصر حاضر کے عظیم مناظر علامہ علی شیر حیدری مدظلہم :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تحقیق فدک'' بارے رقمطراز ہیں :

''ارسال فرمودہ ہدیہ ''تحقیق فدک'' باعث عزت افزائی ہوا۔۔۔ کتاب پہلے بھی مطالعہ میں رہی ہے۔ مستند ہونے کے لیے امام اہلسنّت (حضرت مولانا احمد شاہ بخاری) کا نام ہی کافی ہے۔

اگر ان دلائل کو کوئی بھی مناظر یاد کر لے تو انشاء اللہ تعالیٰ مخالف اس کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ تبصرہ انشاء اللہ ''خلافت راشدہ'' میں آ جائے گا۔ ذرّہ نوازی کا بہت ہی شکریہ۔۔۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔

والسلام

(علامہ) علی شیر حیدری بقلم خود

☆☆☆☆☆

Marfat.com

اُستاذ العلماء حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم عطا محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم انسان تھے۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو آپؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کا خاصا موقع ملا۔ ابتدائی کتابیں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا عطا محمد قریشیؒ سے پڑھیں۔

حکیم صاحب ایک مخلص اور بے ریا مبلغ دین، ایک بے لوث وگمنام سپاہی، نہایت سادہ اور منکسر المزاج عالم اور ایک ماہر فن طبیب تھے۔ آپ کے قلم میں بڑا زور اور بیان میں بڑا جوش تھا۔ یونینسٹ حکومت کے خلاف اپنی تحریروں اور تقریروں سے مسلمانان علاقہ کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اور حکومت کے ساتھ ٹکر لینے میں کبھی کوئی جھجک محسوس نہ کی۔ وزیر اعظم پنجاب ملک خضر حیات ٹوانہ کے علاقہ بلکہ ان کے گھر کالرہ میں جا کر تقریر کی۔ جہاں جانے سے بڑے بڑے لیڈر گریزاں تھے۔

ساہیوال ضلع سرگودھا میں حکومت کے زیر اہتمام وزیر اعظم پنجاب کے عظیم الشان جلسہ کے اجتماع میں ان کی بے باک اور مدلل

Marfat.com

تقریر ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ جس نے ہزار ہا عوام الناس کے دلوں کے رُخ پھیر دیا۔

حضرت شاہ صاحبؒ۔۔ حکیم عطامحمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں.....!

یہ ہمہ گیر شخصیت اپنی کتاب ''یاد ایام'' کے صفحہ ۸۱/۸۰ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں رقمطراز ہیں :

''جن لوگوں نے مجھ سے درس لیا۔ ان کی بنیاد بڑی پختہ تھی۔ وہ آگے چل کر بڑے فاضل بنے۔ اور میرے لیے سرمایہ افتخار بھی۔ ان عزیزان گرامی میں سے مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری سکنہ اجنالہ تحصیل سرگودھا تھے۔ جو گل کوٹ میں میرے ساتھ کوٹ اللہ یار آئے۔ حافظ قرآن، تیز فہم بڑے ذہین اور زبردست حافظہ کے مالک تھے۔ ابتدائی کتابیں کوٹ میاں اللہ یار کے درس میں پڑھیں۔ علم صرف مکمل نحو کافیہ تک منطق ایسا غوجی مرقات شرح تہذیب فقہ کنز الدقائق تک مجھ سے

Marfat.com

پڑھیں ۔فارغ التحصیل دیوبند سے ہوئے۔
فراغت کے بعد جامعہ محمدی شریف میں صدر
مدرس ٹھہرے ۔بعد ازاں میاں خان محمد صاحب
رئیس چوکیرہ کے قائم کردہ مدرسہ دارالہدیٰ میں
تدریس جاری کی ۔شاہ صاحب کو درس نظامی کے
نصاب کے ہر شعبہ میں فاضلانہ عبور تھا۔اور اہل علم
میں ان کو کافی شہرت حاصل ہوئی ۔مدرسہ دارالہدیٰ
جلدتر مقبولیت حاصل کر گیا۔''

تحدیث نعمت :

حضرت صاحبزادہ سیّد قاسم شاہ صاحب بخاری فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بمعیت چند علماء کرام بیٹھا ہوا تھا ۔کہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر گفتگو شروع ہوگئی ۔درمیان میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ اور مولانا نوتویؒ کی کتاب ''آب حیات'' کے بارے میں بحث چھڑ گئی ۔حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ:

''آج مولانا غلام اللہ صاحب ،حضرت نانوتویؒ کی

Marfat.com

کتاب ''آب حیات'' کی تین سطریں پڑھ کر ان کا مفہوم سمجھا دیں۔ تو میں ان کے ہاتھ پر بیعت کو تیار ہوں۔''

ایک مرتبہ فرمایا :

''میرا تو ایمان ہے کہ گنبد خضریٰ کے اندر نبی کریم ﷺ نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ امامت فرماتے ہیں۔ اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما مقتدی ہیں۔ تحت حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔''

تردید شیعہ کی طرف توجہ :

حضرت والد صاحب کے بھائی سیّد جلال شاہ صاحب بیان فرماتے تھے۔ اور خود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ۔۔۔۔!

'' ہمارے گاؤں اجنالہ میں تقریر کے سلسلہ میں مناظر اعظم حضرت مولانا نور محمد صاحب سندرال ضلع خوشاب والے تشریف لائے۔ رات کو

Marfat.com

میرے ساتھ ایک جگہ قیام فرمایا۔ اور شیعہ مذہب
کے بارے میں کچھ حوالہ جات بتائے۔ بس اُسی
دن سے اس طرف توجہ مبذول **ہوگئی** ۔ اور مطالعہ
کرنا شروع کردیا۔ الحمدللہ اب اس میدان میں
احقر نے بہت زیادہ مطالعہ کر کے آنے والے
علمائے اہلسنّت کے لیے نہ ختم ہونے والے دلائل
مہیا کردیئے ہیں۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص مولانا غلام مرتضیٰ انصاری صاحب کا تفصیلی بیان گزشتہ صفحات میں رقم ہو چکا۔ حضرت شاہ صاحب تحدیث بالنعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔ کہ:

''اگر آج شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ہوتے۔ تو جو میں نے اپنے دلائل سے خلافت
صدیق اکبرؓ بلافصل پر جو یہ آیت غار پیش کی ہے۔
انشاء اللہ اس کی تصدیق کرتے۔''

''شاہ ولی اللہ ؒ نے ثانی اثنین والی آیت کو
فضائل صدیق اکبرؓ میں پیش کیا ہے۔ اور
احقر (شاہ صاحب) نے خلافت بلافصل صدیق

اکبرؒ پر پیش کیا ہے۔ اگر آج شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہوتے تو میرے قلم کو چومتے۔"

مولانا عبدالحئی صاحب خطیب پھالیہ:

نے احقر (قاسم شاہ) سے بیان فرمایا ہے۔ کہ:

"میں نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت پر اپنے گاؤں (چک ۱۴ نزد بھلوال) بلایا۔ رات کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کرنا تھا۔ بریلویوں نے شور مچا دیا کہ دیوبندی اولیائے کرامؒ کے گستاخ ہوتے ہیں۔ آج ان کو تقریر نہیں کرنے دیں گے۔ میں نے حضرت شاہ صاحبؒ سے عرض کیا۔ کہ آج اولیاء اللہ کی تعریف بیان کردیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاص روحانی جلال کے ساتھ فرمایا:

"آج توحید کا بیان فرض ہے۔۔۔"

چنانچہ حضرت نے دو گھنٹے خدا کی توحید کو کھول کر بیان فرمایا۔

Marfat.com

☆ ایک اور موقع پر میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ توحیدی مماتی جو رسول اللہ ﷺ کی حیات فی القبر کے منکر ہیں۔۔۔ یہ کیا ہیں۔۔۔؟

فرمایا ! مولوی عبدالحئی ''یہ کند ذہنوں کا ٹولہ ہے۔''

دُور رَس نگاہ : ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کہ :

''مولوی عبدالحئی اصل تیرا نام والدین نے کیا رکھا تھا۔۔۔؟ میں نے عرض کیا کہ ایک صاحب حال بزرگ نے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ ''مائی اللہ تعالیٰ تجھے بیٹا دے گا۔۔۔ اُس کا نام ''لکھی'' رکھنا۔ لیکن میرے والدین نے یہ نام نہ رکھا۔۔۔ بلکہ عبدالحئی رکھ دیا۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رقت بھرے لہجہ میں فرمایا۔۔۔ اُس بزرگ نے سچ فرمایا تھا۔ اور درست نام رکھا تھا۔ ''لکھی'' کا معنیٰ ہے۔ لاکھ بار روزانہ خدا کو یاد کرنے والا۔''

☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چند نامور شاگردوں کے اسمائے گرامی :

درس نظامی اور مختلف تربیتی کورسز میں جو علماء کرام آپ سے مستفیض ہوئے۔ان کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند نامور شاگردوں (ان میں کچھ نفوس ایسے بھی ہیں۔جو کل تک اصاغر۔۔۔مگر آج کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔) کے صرف اسماء گرامی درج کیے جاتے ہیں۔

۱ مولانا محمد یار صاحب لالی	۲ مولانا نذر محمد صاحب لالی
۳ مولانا محمد نواز صاحب روڈی (میانوالی)	۴ مولانا شیر محمد جھمٹ (میانوالی)
۵ فاتح قادیانیت سفیر ختم نبوۃ مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ	۶ مولانا عبدالقیوم نیازی شیخ الحدیث مدرسہ احیاۓ العلوم لاہور
۷ حضرت مولانا محمد یاسین صابر	شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان
۸ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب	خطیب آسٹریلیا مسجد لاہور
۹ مولانا عبدالواحد (چھچھ) ہزارہ	عابد وزاہد صاحب کشف بزرگ تھے
۱۰ مولانا محمد الیاس صاحب جید عالم	خطیب ماڈل ٹاؤن لاہور (حضرو)
۱۱ علامہ عنایت اللہ گجراتی صاحب	عظیم رہنما جماعت اسلامی

Marfat.com

۱۲ ۞ مولانا مفتی شیر محمد صاحب علوی نائب مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳ ۞ مولانا علی محمد جید عالم (مٹھہ ٹوانہ) ۱۴ ۞ مولانا احمد شیر جید عالم جمعیت پور

۱۵ ۞ مولانا نذیر احمد مخدوم صاحب مبلغ، مدرس، مناظر

۱۶ ۞ حضرت مولانا محمد نافع مدظلہم فاضل دارالعلوم دیوبند، عظیم مصنف

۱۷ ۞ حضرت مولانا حافظ دوست محمد نیلوی فاضل دارالعلوم دیوبند

۱۸ ۞ مولانا غلام مرتضےٰ انصاری چنیوٹ ۱۹ ۞ مولانا مشتاق احمد بانی جامعہ عربیہ چنیوٹ

۲۰ ۞ مولانا حکیم وسیع احمد صاحب چنیوٹ ۲۱ ۞ مولانا محمود الحسن بالاکوٹی ماہر علوم

۲۲ ۞ مولانا محمد ایوب بوسال، ماہر علوم ۲۳ ۞ مولانا عبدالرشید رضوی جھنگ

۲۴ ۞ مولانا محمد یوسف چک بخاریاں ۲۵ ۞ مولانا محمد علی صاحب بلتستان

۲۶ ۞ پیر طریقت حضرت مولانا قاری مفسر قرآن، شیخ کامل، روحانی طور
محمد شہاب الدین سرگودھوی رحمۃ اللہ علیہ پر ہزاروں کی آخرت سنواری۔

۲۷ ۞ مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب چک ۳۷ بلوچاں عربی ٹیچر

۲۸ ۞ مولانا محمد حیات صاحب جید عالم خطیب اعظم سمن آباد لاہور

۲۹ ۞ مولانا عبدالرشید سکھیکی منڈی ۳۰ ۞ میاں محمد امین صاحب ہنجرا (سمندر)

۳۱ ۞ مولانا حبیب الرحمٰن وجھوی ۳۲ ۞ مولانا صالح محمد سابق خطیب فاروق اعظم مسجد سرگودھا

۳۳ ۞ مولانا صاحبزادہ محمد قاسم شاہ ۳۴ ۞ پیر محمد صادق شاہ بخاری اجنالوی

۳۵ ۞ مولانا نور محمد صاحب کراچی ۳۶ ۞ مولانا حافظ محمد عیسیٰ خطیب مسجد قاضیانوالی

Marfat.com

حضرت مولانا حافظ محمد عیسیٰ صاحب خطیب جامع مسجد قاضیانوالی:

حضرت مولانا حافظ عیسیٰ صاحب کے پاس ایک مرتبہ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جھنگ تشریف لے گئے۔ اتفاق سے رات کو جھنگ میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر تھی۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری چھت پر چار پائی ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور بڑے اہتمام سے حضرت شاہ صاحبؒ نے حضرت جالندھریؒ کی تقریر سماعت فرمائی۔ حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ تقریر کے بعد ارشاد فرمایا۔ ''حضرت مولانا محمد علی جالندھری خاتم المقررین، خاتم المبلغلین، اور خاتم المحققین۔''

مولانا نور محمد فاروق صاحب سکنہ چک ۱۵۱ جھنگ

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔ وہ ''الفاروق'' کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں۔ ان کے مضامین بھی ''الفاروق'' میں چھپتے رہے۔ بڑی مدلل گفتگو فرماتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی صحبت نے انھیں مناظرانہ صلاحیت سے مالا مال کر دیا تھا۔ مالووال ضلع شیخوپورہ کا شیعی مناظر شبیر حسین شاہ مناظرہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے اس شاگرد خاص کے سامنے ہزیمت سے دوچار ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔

Marfat.com

چوکیرہ سے۔۔۔جامع مسجد فاروق اعظم بلاک بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مسلک حقہ اہل سنت والجماعت کے سلسلہ میں حضرت کو تصنیف وتالیف کا شوق۔ اور وقت کے تقاضے کے مطابق روز بروز اس میں انہماک بڑھتا گیا۔ زیادہ وقت اسی مصروفیت میں گزرتا۔ اور سرگودھا اسی کام کے لیے آنا جانا لگا رہتا تھا۔ کیونکہ چوکیرہ ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایسی سہولیات میسر نہ تھیں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے سرگودھا شہر میں رہائش پذیر ہونا حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ناگزیر ہوگیا۔ ممکن ہے اس کے علاوہ بھی کوئی محرک ہو۔ بہرحال چوکیرہ میں بیس سال دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سرگودھا منتقل ہوگئے۔ اور بلاک بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں آ کر اپنا ادارہ قائم فرمایا۔ اور ایک نئے جوش وجذبے سے کام شروع فرمادیا۔

جامع مسجد فاروق اعظمؓ بلاک بی سیٹلائٹ ٹاؤن کا نام پہلے مسجد حنفیہ تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد کی انتظامیہ کے ساتھ یہ شرط پیش کی کہ میں چوکیرہ سے آپ کی مسجد میں منتقل ہونے کے لیے

Marfat.com

تیار ہوں ۔لیکن چونکہ اس مسجد کے بالکل قریب رافضیت کا گڑھ ہے ۔اس لیے آپ کو اس مسجد کا نام جامع مسجد فاروق اعظمؓ رکھنا ہوگا ۔ چنانچہ انتظامیہ نے آپ کی یہ شرط قبول فرماتے ہوئے مسجد کا نام ''فاروق اعظم'' رکھ دیا ۔ بفضل تعالیٰ آج تک یہ مسجد اسی نام سے موجود ہے ۔اور ان شاءاللہ تا قیام قیامت قائم و دائم رہے گی ۔

حضرت فاروق اعظمؓ سے عقیدت :

حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے انجمن کے سامنے ایک شرط تو یہ فرمائی کہ مسجد کا نام تبدیل کریں ۔ دوسری یہ کہ میں بغیر تنخواہ کے خطابت کے فرائض انجام دوں گا ۔حتیٰ کہ آپؒ نے آخری دم تک خطابت فی سبیل اللہ فرمائی ۔ دریافت کرنے پر فدائے فاروق اعظمؓ نے فرمایا ۔ ۔ ۔کہ :

''میں چاہتا ہوں کہ ہر آنے جانے والے رکشہ ،تانگہ سواری کی زبان پر فاروق اعظمؓ کا اسم مبارک نقش ہو جائے ۔ ۔ ۔یہی میری تمنا ،آرزو اور تنخواہ ہے ۔فرمایا کرتے تھے ۔ ۔ ۔

ہو تیرے دوش پہ بار امانت فاروقؓ
تو پاؤں تیرے بھی دھوئیں فرات دجلہ و نیل

Marfat.com

باب دھم :

کرامات

امام پاکستان سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کرامت کی تعریف :

کرامت اس امر کو کہتے ہیں ۔ جو کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے کسی متبع کامل سے صادر ہو ۔ اور قانون عادت سے خارج ہو ۔ پس اگر خلاف عادت نہ ہو تو کرامت نہیں ۔ اور جس شخص سے وہ امر صادر ہوا ہے ۔ اگر وہ اپنے آپ کو نبی ﷺ کا متبع نہیں کہتا ۔ تو وہ بھی کرامت نہیں ہے ۔ جیسے جوگیوں ، ساحروں وغیرہ سے بعض امور ایسے سرزد ہو جاتے ہیں ۔ اور اگر وہ شخص مدعیٔ اتباع تو ہے ۔ مگر واقع میں متبع نہیں ۔ خواہ اصول میں خلاف کرتا ہو ۔ جس طرح کہ اہل بدعت یا فروع میں جیسے فاسق وفاجر ، ایسے شخص سے بھی اگر ایسا امر صادر ہو تو وہ بھی کرامت نہیں ہے ۔ بلکہ استدراج ہے ۔ جس کا ضرر یہ ہے کہ یہ شخص بوجہ خرق عادت کے اپنے کو کامل سمجھتا ہے ۔ اور دھوکہ میں حق کے طلب کرنے

Marfat.com

اور اتباع کی کوشش نہیں کرتا۔ نعوذ باللہ کس قدر خسران عظیم ہے۔

پس کرامت اس وقت کہلائے گی۔ جب اس فعل کا صدور مومن متبع سنت، کامل التقویٰ سے ہو۔ (بوادر النوادر صفحہ ۸۷)

انبیاء علیہم السلام کو نبوت کی دلیل کے طور پر معجزات عطاء ہوتے ہیں۔ معجزہ ہو یا کرامت دونوں اللہ تعالیٰ کا فعل ہیں۔ لیکن معجزہ نبیؑ کے ہاتھ اور کرامت ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے۔ معجزہ اور کرامت دونوں فعل خداوندی اور اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہیں۔ ان میں انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرامؒ خود مختار نہیں ہیں۔ کہ جب چاہیں معجزہ یا کرامت دکھا دیں۔ بیسیوں واقعات اس پر شاہد ہیں۔

متصرف فی الامور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ اس کے اختیارات میں اس کا کوئی شریک یا مشیر یا حصہ دار نہیں۔ معجزات وکرامات کی حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ ورنہ شیطان انسان کو اس دروازہ سے دھکیل کر جہالت گمراہی اور شرک کے عمیق گڑھوں میں ایسے بری طرح گراتا ہے۔ کہ پھر صراط مستقیم کی طرف واپسی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ لیکن افراط کے ساتھ تفریط بھی نہایت خطرناک اور موذی مرض ہے۔ اس متعدی مرض کا شکار ہو کر معجزات وکرامات کا انکار بھی انسان کو راہ حق سے بھٹکا دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ افراط

Marfat.com

وتفریط سے کنارہ کشی کرتے ہوئے راہ اعتدال کو اختیار کیا جائے۔اور قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق معجزات وکرامات کی اصل حقیقت سے نہ تجاوز کیا جائے اور نہ ہی ردوانکار کی غلطی کر کے اپنی آخرت کو خراب کیا جائے۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر ولی اللہ سے کرامات کا صدور ہو۔اور نہ ہی کرامت ولایت کی کوئی شرط ہے۔کیونکہ اصل ولایت تو اتباع رسول ﷺ میں اپنے آپ کو کھپا دینا ہے۔جتنا بڑا متبع سنت ہوگا۔اتنا بڑا خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اور امام الاولیاء ہوگا۔عین ممکن ہے کہ مقرب ترین ہستی سے ساری عمر میں ایک بھی کرامت ظاہر نہ ہو۔

لیکن اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ رب العزت جل مجدہٗ اپنے محبوب بندوں کی محبت اپنی مخلوق کے دلوں میں اور زیادہ بھڑکانے اور انسانوں کی نگاہوں میں اپنے ولیوں کا مقام بلند کرنے کے لیے ان کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت ظاہر فرما دیتے ہیں۔اس سے جہاں اولیاء اللہ کا مقام بلند ہوتا ہے۔وہاں حق سبحانہٗ وتقدس کی بے پناہ طاقت وقدرت اور کبریائی کا ظہور بھی۔

حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب ''معارف کرامت'' کے الفاظ میں:

''معجزہ صاحب معجزہ کے رسول اور نبیؑ ہونے کا

Marfat.com

نشان ہوتا ہے۔اور کرامت صاحب کرامت کی
بزرگی اور اس کے مقبولان الٰہی میں سے ہونے کا
اعلان ہوتی ہے۔معجزہ اور کرامت دونوں اللہ تعالیٰ
کا فعل ہیں۔لیکن اس سے نبیوں اور ولیوں کے لیے
عزت وفضیلت ہوتی ہے۔''

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک متبع سنّت اور ولی کامل تھے۔آپؒ نے اپنے دور کے انتہائی باکمال شیوخ سے کسب فیض حاصل کیا تھا۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ان میں چند کرامات جن کا ہمیں علم ہوسکا۔سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

کنویں کا خود بخود چلنا :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیشہ معمول رہا ہے۔کہ تہجد کی نماز ہمیشہ غسل کر کے پڑھتے تھے۔اور تہجد کے نوافل میں تین پارے ضرور تلاوت فرماتے۔جب چوکیرہ تشریف لائے تو میاں خان محمد صاحب کلیار نے اپنے کارندوں کی ڈیوٹی لگائی کہ حضرت شاہ صاحبؒ تہجد کے لیے جب غسل کرنا چاہیں۔تو یہ دونوں آدمی کنواں چلا کر حضرت شاہ صاحب کے نہانے کا انتظام کریں گے۔اور اس ڈیوٹی پر

Marfat.com

انہیں گندم کی صورت میں مستقل معاوضہ دیا جائے گا۔ چنانچہ فتح محمد اور سونی مسلم شیخ بیان کرتے ہیں۔۔۔کہ :

''معاہدہ اور حکم کے مطابق ہم نے اپنی ڈیوٹی شروع کردی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ جس وقت حکم کرتے، ہم کنواں چلا کر حضرت شاہ صاحبؒ کو غسل کرواتے۔ پھر حضرت شاہ صاحبؒ نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے۔ اور ہم سو جاتے۔ لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ جب تہجد کے وقت حضرت شاہ صاحبؒ نے کنواں چلانے کے لیے ہمیں آواز دی تو ہم نے کوئی اثر نہ لیا۔ آواز سننے کے باوجود سنی اَن سنی کردی۔ اور نیند سے بیدار ہو جانے کے باوجود کچھ نہ بولے۔ اور چپکے پڑے رہے۔ دوسری اور تیسری آواز پر بھی جب ہم نے کوئی اثر نہ لیا۔ تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے۔۔ بے چارے سارے دن کے کام کر کے تھک گئے ہیں۔ اس لیے نہیں اُٹھ رہے۔۔۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کنواں خود بخود چلنے لگا۔۔۔ اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے بڑے سکون کے ساتھ غسل فرمایا۔۔۔ ہم یہ
ماجرا دیکھ کر سخت حیران و پشیمان ہوئے۔۔۔ فوراً
اُٹھ کر حضرت شاہ صاحبؒ سے معذرت کی۔ اور
آئندہ کبھی سستی کا مظاہرہ نہ کیا۔''

سفید لباس والی مخلوق :

موضع جسرت میں ایک مرتبہ ملک مہابت شیر صاحب کے ہاں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے۔ اگرچہ انہوں نے حضرت سے بیعت کی ہوئی تھی۔ لیکن فسق و فجور کی زندگی سے پیچھا چھڑانا ممکن نہ ہو سکا۔

رات کو جب تہجد پڑھنے کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ نے بارگاہ ایزدی میں کھڑے ہوئے تو ملک مہابت شیر کو بھی اپنے پہلو میں کھڑا فرما لیا۔ حسب معمول تین پارے تلاوت فرمائے۔ زبان سے تلاوت، آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ملک مہابت شیر کا بیان ہے۔۔۔ کہ :

''ایسا محسوس ہوا جیسے سفید لباس والی انسانی مخلوق
سے مسجد بھر گئی ہے۔ مسجد میں سفید لباس والے
لوگ ہی لوگ ہیں۔ لیکن نماز تہجد سے فارغ ہوئے

Marfat.com

تو مسجد میں کسی مخلوق کا نام ونشاں تک نہ تھا۔ ہر چیز غائب ہو چکی تھی۔ ملک مہابت شیر پر اس واقعہ کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ وہ فسق وفجور سے دلی توبہ کر کے ایک پرہیز گار انسان بن گئے۔''

موضع جسرت کے قیام کے دوران ہی ایک مرتبہ:

''ایک مرتبہ رشیدہ سے شیعہ گھوڑا جلوس کی شکل میں جسرت کے مین بازار گزرتے ہوئے ٹھٹھہ وربھو کوٹ عمر میں جاتے تھے۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے سامنے کھڑے ہوکر چہرۂ انور سے سفید چادر ہٹا کر دست مبارک کا اشارہ فرمایا کہ آگے نہ آنا۔۔۔ تو فوراً شیعہ حضرات واپس ہو گئے۔

بیت اللہ شریف میں دُعا:

''جناب میاں شیخ حسام الدین صاحب (رئیس موضع سمندر) کے ہاں اولاد نرینہ نہ تھی۔ میاں صاحب حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

خاص پیارے اور گہرے دوست تھے۔حضرت شاہ صاحبؒ نے ان کے لیے بیت اللہ شریف میں دعا مانگی ،اور قبول ہوئی ۔۔۔اللہ تعالیٰ نے میاں عبدالرزاق صاحب عطا فرمائے۔اللہ کریم ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔نہایت عمدہ اور دین دار شخصیت ہیں۔

اولادنرینہ :

''چوھدری عبدالحمید صاحب میر پوری سیٹلائٹ ٹاؤن والوں نے جامع مسجد فاروق اعظمؓ کے لیے پوری اینٹ دی تھی۔حضرت مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اولاد نرینہ کے لیے دعا فرمائی ۔۔۔ اللہ کریم نے اسی سال فرزند عطا فرمایا۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے ان کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

☆☆☆☆

Marfat.com

جہاں نماز ادا کی وہیں بعد میں مسجد بنی:

اللہ تعالیٰ کو اپنے مقرب بندے کی ادا ایسی پسند آئی کہ زمین کے جس ٹکڑے پر حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ وہ جگہ خدا کی بارگاہ میں ایسی قبول ہوئی کہ اس پر ہمیشہ کے لیے خدا کی بارگاہ میں انسانی جبین نیاز جھکنے کا مستقل انتظام ہوگیا۔

وہاں مسجد بنی اور مساجد تو تا قیام قیامت قائم رہیں گی۔ اس لیے قیامت کی صبح تک وہاں بارگاہ خداوندی میں لوگ سجدہ ریز ہوتے رہیں گے۔ اور اپنے سجدوں سے یہ جگہ آباد و شاد رکھیں گے۔ معلوم نہیں کس تڑپ سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں سجدہ کیا۔ پھر وہاں قیامت تک سجدے ہی ہوتے رہیں گے۔

> ''پُل لکسیاں ضلع سرگودھا کے قریب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی تھی۔ وہاں اسی مقام پر آج عالیشان مسجد موجود ہے۔ جو دفاع صحابہؓ کا عظیم مرکز اور قرآنی علوم کا گہوارہ ہے۔''

> ''پنگو موڑ جھنگ روڈ چنیوٹ میں آم کے

دو درختوں کے نیچے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اذان کہی تھی۔ وہاں بھی مسجد بن گئی ہے۔"

سرکش بیل نے سرکشی چھوڑ دی :

موضع جسرت کے ملک نجابت خان بیان کرتے ہیں کہ :

"ہمارا ایک بیل ایسا سرکش ہو گیا۔ کہ باوجود سر توڑ کوشش کے وہ سرکشی نہ چھوڑتا تھا۔ اور نہ کسی صورت میں قابو میں آتا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ تشریف لائے۔ اور بیل کی کمر پر ہاتھ پھیرا۔ بیل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ہر قسم کی سرکشی چھوڑ کر بالکل مطیع ہو گیا۔"

جانی دشمن کوشش کے باوجود حملہ نہ کر سکے :

ریل گاڑی سے مٹھہ لک اسٹیشن پر اُتر کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی گاؤں اجنالہ جانے کے لیے پیدل روانہ

Marfat.com

ہوئے۔تو آپکو پتہ چل گیا کہ شیعہ لوگ مسلح ہوکر میری آمد کے منتظر بیٹھے ہیں۔وہ لوگ آپ کی جان کے لاگو تھے۔کم از کم دو میل کا پیدل سفر کرنا تھا۔آپ نے خدا کے سہارے سفر جاری رکھا۔لیکن دشمن اپنی پوری کوشش کے باوجود آپ پر حملہ آور نہ ہوسکا۔حالانکہ آپؒ بالکل تنہا اور خالی ہاتھ تھے۔''جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے'' اللہ تعالیٰ کی بھرپور نصرت اور مدد شامل حال ہوئی۔اور دشمن آپ کا بال بیکا تک نہ کرسکا۔

میاں خان محمد صاحب کلیار نے باڈی گارڈ کی پیشکش کی تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میرا محافظ میرے پاس موجود ہے۔وہ ہے

لاَ اِلٰہ اِلا اللّٰہ۔''

سچ ہے من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے۔اللہ تعالیٰ اُس کے ہو جاتے ہیں۔

جیل سے رہائی کی پیش گوئی:

ملک خضر حیات ولد ملک مہابت شیر سکنہ موضع جسرت قتل کیس میں گرفتار تھے۔۱۹۶۸ء میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔اسے بیڑیاں لگی ہوئیں تھیں۔شاہ صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے اسے گلے لگایا۔۔۔اور فرمایا :

''آپ جیل سے باہر آ جائیں گے۔۔۔لیکن میں دنیا میں نہیں ہوں گا۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ملک خضر حیات صاحب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جیل سے رہا ہوئے۔

پتھر مارنے والا پاگل ہو کر مرا :

اپنے آبائی گاؤں موضع اجنالہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرما رہے تھے۔کہ اجنالہ کے ایک رافضی نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اینٹ دے ماری۔بفضل اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحبؒ اس حملہ سے بال بال بچ گئے۔

اس کے باپ سے اس حملہ کی شکایت بھی کی۔لیکن اس شخص نے متکبرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے بات کو ٹال دیا۔اور بیٹے کی زیادتی کا کوئی نوٹس نہ لیا۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صبر نے حملہ آور کی عقل سلب کیا۔کہ وہ شخص پاگل ہو گیا۔اور اسی پاگل پن میں ہی اجنالہ کی گلیوں میں دھکے کھاتا موت کے منہ میں چلا گیا۔

Marfat.com

جنّات بھی حلقۂ ارادت میں:

حاجی غلام فرید صاحب کا بیان ہے کہ :

''ایک مرتبہ میاں خان محمد صاحب کی کوٹھی کے لان میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔ میاں صاحب نے حضرت شاہ صاحبؒ سے عرض کیا ۔۔۔ حضرت کیا جنّات بھی آپ کے تابع ہیں ۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بات کو ٹالنے کی کوشش فرمائی۔ لیکن ۔۔۔ میاں صاحب فیصلہ کن بات سننا چاہتے تھے ۔ اس لیے اپنی بات پر مُصر رہے۔

آخر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا آنکھیں بند کرو۔ تعمیل ارشاد میں ہم نے آنکھیں بند کرلیں ۔ پھر فرمایا اب آنکھیں کھولو ۔۔۔ اور سامنے بڑ کے درخت کی طرف دیکھو ۔۔۔ جونہی ہم نے ادھر دیکھا تو بڑ کے درخت سے ایک لاتعداد مخلوق اُترتی دیکھائی دی ۔ ہمارے

Marfat.com

سوال کا تسلی بخش جواب مل چکا تھا۔فوراً ہماری
توجہ دوسری طرف مبذول کرواکر موضوعِ سخن
ہی بدل دیا۔''

قلب مطمئنہ کی بشارت :

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے
حضرت مولانا سیّد محمد قاسم شاہ بخاری مدظلہم فرماتے ہیں۔کہ :

''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سفرِ آخرت سے چند ماہ قبل
حضرت شاہ صاحبؒ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد
جامع مسجد فاروق اعظمؓ کی مسجد کے حجرہ میں تشریف
لائے۔حجرہ میں حکیم نذیر عالم صاحب ،حضرت
مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم اور بندہ (قاسم شاہ)
موجود تھے۔حضرت شاہ صاحبؒ نے آتے ہی بڑی
بشاشت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

حکیم صاحب آج قلب کو قلبِ مطمئنہ کی
دولت نصیب ہوئی ۔قلب کو ایک عجیب اور نرالہ
سکون حاصل ہوا ہے۔اس سے قبل ایسی صورت کبھی

Marfat.com

پیش نہیں آئی ۔سر سجدہ سے اُٹھانے کو جی ہی نہیں
چاہتا تھا ۔معلوم ہوتا ہے کہ موت بالکل قریب
ہے۔کیونکہ یہ مقام آخری وقت نصیب ہوتا ہے۔"

چنانچہ ایسا ہی ہوا چند ماہ کے بعد انتقال فرما گئے۔

سرکش گھوڑا تابع ہوگیا :

سید کرامت حسین شاہ صاحب ولد پیر سیّد امیر شاہ بخاری سکنہ
ویرووال کا بیان ہے۔کہ :

"سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بحکم والد صاحب
مونہ اسٹیشن سے لینے کے لیے گیا ۔گھوڑا سرکش
تھا۔دوسرے آدمی کو سوار نہ ہونے دیتا تھا۔

میں نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو
سوار کیا۔اور خود پیدل چلنے لگا۔۔۔ حضرت شاہ
صاحبؒ نے فرمایا کہ کرامت بیٹا تو بھی سوار
ہو جا۔میں نے کہا۔۔۔ چچا جی ! گھوڑا سرکش
ہے۔دوسرے آدمی کو سوار ہونے نہیں دیتا۔
فرمایا۔۔میرے پیچھے سوار ہو جا۔۔۔میں سوار ہو گیا

Marfat.com

گھوڑا بالکل تابعدار ہو کر چلنے لگا۔ میں سارے راستے حیران تھا۔ گھر آ کر اباجی پیر امیر شاہ صاحب سے عرض کیا۔۔۔ آج گھوڑا بالکل تابعدار ہو گیا ہے۔ سرکشی سے بالکل ہٹ گیا ہے۔ والد صاحب نے فرمایا ! بیٹا گھوڑے کو بھیجنے والا امیر شاہ ہو اور سوار ہونے والا احمد شاہ بخاری ہو گھوڑا کیسے تابعدار نہ ہو۔''

مسلک حقہ اہلسنّت دیوبند کا انقلاب :

جناب شیخ مظہر سلیم صاحب کا بیان ہے۔ کہ :

﴿۱﴾ ''جامع مسجد شیخاں ڈھ رانجھا میں ہم نے امام پاکستان سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ آپ تقریر کرنے کے لیے تشریف لائے۔ مسجد میں منبر پر رونق افروز ہوئے۔ خطبہ شروع فرمایا۔ بریلویوں نے مسجد میں شور وغل کر کے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ممبر سے اُتار دیا۔ ہم لوگ مقابلہ کے لیے تیار

Marfat.com

ہو گئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں صبر و تحمل کی تلقین فرمائی۔ اور ہمیں زبردست خاموش رہنے کا حکم دیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درس صبر کا نتیجہ یہ نکلا کہ آئندہ سال تک مسجد دیوبند مسلک کے زیر انتظام آ گئی۔ بریلویت کا نام ونشان نہ رہا۔ اور الحمد اللہ آج ۴۵ سال ہو چکے ہیں مسجد شیخاں علماء دیوبند کی حقانیت اور عقائد کا مظہر ہے۔ سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ گویا کہ مڈھ کا پورا علاقہ حضرت شاہ صاحبؒ کے فیض کا مظہر ہے۔'' فللہ الحمد

﴿۲﴾ کھنب کہنہ کی مسجد میں حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تقریر نہ کرنے دی شیعہ کا زور تھا۔ ایک حویلی میں حضرت شاہ صاحبؒ نے ثانیٔ اثنین پر تقریر فرمائی۔ دُعا میں رقت لا کر اللہ کریم سے دعا مانگی۔ آج حضرت شاہ صاحب کی دعاؤں کا صدقہ کھنب کہنہ مسجد علماء دیوبند کا مرکز ہے۔

Marfat.com

تلاوت قرآن در تراویح :

ایک رمضان شریف پورا دھدھڑ ضلع خوشاب جناب حکیم میاں نذیر عالم صاحبؒ جو حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص اور قلبی دوست بھی تھے۔ ان کے متعلق حضرت شاہ صاحب کی زبان مبارک سے یہ جملے بھی نکلے تھے۔۔۔کہ ''نذیر عالم صاحب ولی کامل ہیں'' کی دعوت پر مرکزی جامع مسجد دھدھڑ میں قرآن سنایا۔

اپنی عادت مبارکہ کے ساتھ چار رکوع پڑھنے کے بعد تلاوت شدہ ۴ رکوعات کا ترجمہ اور خلاصہ بیان فرماتے۔ پورے دھدڑ میں جہاں دیوبندی نام کو ایک گالی سمجھا جاتا تھا۔ اب بحمداللہ آج حکیم صاحبؒ اور حضرت شاہ صاحبؒ کی برکت سے سینکڑوں لوگ صحیح العقیدہ ہو چکے ہیں۔ جبکہ دیوبند عقائد کے علماء بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جو ملک بھر میں اپنے صحیح مسلک کا کام کرنے میں مصروف ہیں۔

اسی طرح ملک محبت شیر صاحب آف جسرت ضلع جھنگ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور دوست تھے۔ ان کی دعوت پر ایک مرتبہ پورے رمضان شریف میں تراویح پڑھائیں۔ حسب عادت شریف چار پڑھ کر بیٹھ جاتے۔ اور چار رکوع کا ترجمہ اور مختصر خلاصہ بیان

Marfat.com

فرماتے۔ دور دور سے لوگ تراویح میں شامل ہوتے۔ پورے علاقے کو اللہ کریم نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ صحیح عقیدہ عطا فرمایا۔ الحمدللہ آج تک جسرت کا حلقہ صحیح عقیدہ پر قائم و دائم ہے۔

کسر نفسی :

اپنی کتاب ''تحقیق فدک صفحہ ۲۵۵ پر تحریر فرماتے ہیں :

''راقم الحروف تو اپنے آپ کو، تمام فضلائے کرام اہلسنّت سے کم علم جانتا ہے۔ علماء اہلسنّت میں اس وقت بھی ایسے حضرات موجود ہیں۔ جن کے سامنے اپنے آپ کو ایک طالب علم خیال کرتا ہوں۔''

تکبر سے نفرت :

حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید کا بیان ہے کہ:

''ہم نے ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تقریر کروائی۔ ہم واپسی پر کار لائے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرنٹ سیٹ پر

Marfat.com

بیٹھنے سے انکار فرما دیا۔ ہم نے کافی مرتبہ دست بستہ ہو کر عرض کیا۔ لیکن فرمایا کہ۔۔۔ میں قطعاً فرنٹ سیٹ پر نہ بیٹھوں گا۔ کیونکہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے سے عجب غرور پیدا ہوتا ہے۔''

محسن کی قدردانی :

جناب میاں خان محمد کلیار رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ لاہور سے گرم سوٹ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے قلبی محبت سے لائے۔ جب سرگودھا میں منتقل ہوئے۔ تو ایک دن جب وہ سوٹ زیب تن کیے ہوئے تشریف فرما تھے۔ تو بندہ (قاسم شاہ) نے عرض کیا کہ ابا جان یہ وہی سوٹ ہے۔ جو میاں خان محمد صاحب کی نشانی ہے۔۔۔

فرمایا :

''بیٹا! میں خود میاں صاحب کی نشانی ہوں۔ کیونکہ میری رگ رگ میں ان کی خوراک ہے۔ جو خون میں شامل ہو چکی ہے۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

جناب حضرت پیر محمد شاہ صاحب ٹھلی والے :

امام پاکستان سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عم زاد اور سسر تھے۔ احقر (محمد قاسم شاہ) نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ نانا جی کے بارے میں نصیحت فرمادیں۔۔۔۔فرمایا کہ :

'' محمد شاہ کے ہمارے اُوپر بہت بڑے احسانات ہیں۔ ان کی اولاد ان کے خداموں تک کی تعظیم کرنی ہے۔ کسی وقت بھی نافرمانی نہ کرنا۔ اور بے ادبی نہ کرنا۔''

رفع سبابہ :

رفع سبابہ درتشہد کے بارے میں احقر (قاسم شاہ) نے عرض کیا کہ مولانا قطب الدین صاحب تو تشہد میں رفع سبابہ کرتے ہیں۔ اور آپ کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا :

'' تو نے میرے پیچھے چلنا ہے ۔ یہ حدیث مضطرب ہے۔ حضرت مجدد صاحب بھی قائل نہ تھے۔ بایں سبب مجددی رفع سبابہ نہیں کرتے۔''

Marfat.com

بونگہ منہاس میں تقریر :

حاجی محمد یار صاحب رئیس اعظم بونگہ منہاس فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ حضرت تشریف لائے دوران تقریر جلال میں آ کر فرمایا۔۔۔کہ !

''اگر خدا کی خدائی میں شک نہیں ہے۔۔۔تو
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کی صداقت
میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔''

اتنا پختہ بیان وہی کرسکتا ہے۔ جو بصارت و بصیرت دونوں سے نوازا گیا ہو۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ متبع سنّت ایک کامل ولی اللہ تھے۔

زیارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، :

زندگی کے آخری ایام میں رمضان المبارک لیلۃ القدر کی رات جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں ختم قرآن مجید کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے گریہ کی شدید حالت میں فرمایا۔۔۔کہ :

Marfat.com

''کل رات اسی مسجد کے درمیان والے ستون
سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پشت مبارک لگائے
بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھے تھے۔ اور فرمایا
کہ اس مسجد کے اندر سنگ مرمر لگواؤ۔''

اسی تگ و دوڑ میں تھے کہ ۶۳ سالہ زندگی ختم ہوگئی۔ اور اپنے مطلوب و مقصود فاروق اعظمؓ کو جا ملے۔

انمول گھڑی :

ایک دوست نامعلوم نے فیصل آباد سے بہت عمدہ قیمتی گھڑی مسجد فاروق اعظمؓ کے لیے بھیجی۔ اور ساتھ بیان فرمایا۔۔۔ کہ :

''میں حج کے لیے گیا ہوا تھا۔ جب مدینہ منورہ
حاضری ہوئی۔ تو ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
زیارت نصیب ہوئی۔۔۔ فرمایا کہ میری مسجد فاروق
اعظمؓ بلاک بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سیّد احمد شاہ
بخاری نے تعمیر کی ہے۔ اس کے لیے بہت عمدہ گھڑی
یہیں سے لے کر جانا۔۔۔ وہاں لگوا دینا۔'' ۔
گھڑی وہ شخص لایا اور لگوا دی

Marfat.com

ولی کی بات قبول ہوتی ہے :

حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد اور فرمان کے مطابق بشیر کالونی میں تعمیری کام کا آغاز کر دیا گیا۔تو ایک مرتبہ بندہ (قاسم شاہ) جمعرات کے دن لاہور حاضر ہوا۔عرض کیا۔۔۔اب رقم بالکل ختم ہو چکی ہے۔آپ مہربانی فرما کر کسی بڑے صاحب کو فرما کر چندہ لے دیں ۔۔۔حضرت نے اپنی خوبصورت آنکھیں میری طرف اُٹھا کر فرمایا :

"بیٹا ! ہم خالق سے مانگتے ہیں۔مخلوق سے نہیں۔۔۔آپ کے لیے خالق سے مانگیں گے۔سات سمندر پار جو دولت پڑی ہے۔وہ بھی آئے گی۔انشاءاللہ"

بندہ کے لیے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے کئی مرتبہ سات سمندر پار سے کئی رقوم آئیں۔اور مسجد مدرسہ میں خرچ ہوئیں۔یہ میرے پیر و مرشد کا فیضان۔اللہ کریم ان کی قبر مبارک پر رحمت نزول تا قیامت برستا رہے۔

ایوبی دور اور مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ :

ایوبی دور میں حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ کو شدید ظلم کا

Marfat.com

نشانہ بنایا گیا۔ سڑک پر گھسیٹا گیا۔ اور ایس پی چیمہ نے اپنے بوٹوں سے مارا۔ پورے ملک میں یہ خبر پھیل گئی۔ حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اس وقت جامع مسجد فاروق اعظمؓ میں خطبہ دے رہے تھے۔۔۔ یہ خبر سُن کر دھاڑیں مار کر روئے۔۔۔ اور فرمایا :

"ایوب تو نے ولی ابن ولی کو مار کر خدا سے جنگ کی ہے۔۔۔ اب تیار ہو جا۔۔۔ خدا اپنے ولی کا بدلہ لے گا۔۔۔ اور تو ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے گا۔۔۔ ایسا ہی ہوا۔۔۔ پورے ملک میں ایوب کتا ہائے ہائے کے نعرے گونجے۔"

اللہ کریم اپنے ولی کی عداوت سے بچائے۔ آمین

تکمیل خدمات بعد الوفات :

جامعہ اشرفیہ لاہور سے حضرت سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی مدظلہم نے ایک مرتبہ ایک رافضی کی لکھی ہوئی کتاب "ارسال الیدین" آپ کی خدمت میں بھیجی۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔

نماز ہاتھ چھوڑ کر پڑھنا، شیعہ مسلک کے تحت تو ایسا ہے۔ لیکن اس

Marfat.com

کتاب میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانیؒ کے حوالہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے کا لکھا تھا۔ جبکہ تمام اہلسنّت والجماعت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ اس کتاب کا جواب جس قدر اہمیت کا حامل تھا۔ وہ کسی ذی شعور سے مخفی نہیں۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابی مصروفیات اور نامساعد حالات کے باوجود اس کا جواب تحریر کرنا شروع فرمادیا۔

باوجود انتہائی کوشش کے ایسے عوارضات پیش آتے رہے۔ کہ کام کی رفتار میں تیزی نہ آسکی۔ اور کتاب کا مسوّدہ تیار ہونے میں مہینوں کی بجائے سال لگ گئے۔ اسی دوران ایک عالم نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ''ارسال الیدین'' کے جواب، جسے آپؒ ''قبض الیدین'' کے نام سے تحریر فرمارہے تھے۔ بارے سوال کیا۔۔۔ تو ارشاد فرمایا:

''بھئی جواب میں تاخیر کی وجہ پوچھتے ہو۔۔۔ تمھیں نہیں معلوم کہ صاحب ہدایہ علم کا پہاڑ ہے۔ پہاڑ کو راستے سے ہٹانے میں آخر کچھ تو وقت لگے گا۔''

بہر حال اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب ''قبض الیدین'' تکمیل کے مراحل میں تھی۔ کہ اجل آ گیا۔ اور

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کتاب کی اشاعت سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

عجیب بات یہ کہ دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ابطال باطل اور احقاق حق کا جذبہ سرد نہ ہوا۔۔۔

''خواب میں حضرت مولانا مفتی احمد سعید (فاضل دارالعلوم دیوبند) بلاک نمبر ا سرگودھا والوں سے ملے۔ اور فرمایا کہ میرے بیٹے محمد قاسم شاہ سے کہیں کہ سبز رنگ کے اٹیچی کیس میں ''قبض الیدین'' کا مسودہ رکھا ہے۔ وہ لا کر آپ کو دیں۔ اور آپ اس میں باقی ماندہ کام مکمل فرما کر کتاب شائع کر فرما دیں۔

حضرت مولانا مفتی احمد سعید فرماتے ہیں کہ میں نے صاحبزادہ قاسم شاہ کو بلا کر خواب سنایا۔۔۔ انہوں نے حسب الحکم جا کر اٹیچی کیس کھولا تو مسودہ کو اس میں موجود پایا۔۔۔ مسودہ اس اٹیچی کیس میں موجود ہونا۔ اس سے قبل میرے علم میں نہ تھا۔ مسودہ لا کر حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پیش فرما دیا۔۔۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے مطالعہ کے بعد فرمایا:

''کہ بھئی میں اس میدان کا آدمی نہیں ہوں۔ اس کام کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم بطریق احسن

Marfat.com

انجام دے سکیں گے۔''

چنانچہ حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم اپنی کتاب ''رحماء بینہم'' کی مصروفیت کی وجہ سے یہ کام انجام نہ دے سکے۔تو پیر طریقت حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب آف چکڑالہ نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی حامی بھرلی۔

لیکن شومئی قسمت کہ اس عظیم کتاب ''قبض الیدین'' کا یہ قیمتی مسودہ ان سے کہیں ایسا گم ہوگیا۔۔۔کہ تلاش بسیار کے باوجود پھر کہیں ہاتھ نہ آیا۔۔۔اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آرزو۔۔۔آخر تشنہ تکمیل ہی رہ گئی۔۔۔صد افسوس۔۔۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان جو کہ پچھلے صفحات پر گزر چکا ہے، کہ :

''بخاری کے ہاتھ میں یہ قلم جو شیعہ کے اعتراضات
کے جواب لکھ رہا ہے۔۔۔اگر موت آ گئی۔۔۔تو
اس سے آگے کوئی نہیں لکھ سکے گا۔''

بجا طور پر صادق آتا ہے۔ہمیں ماضی قریب میں کوئی ایسی قابل ذکر ہستی نہیں ملتی۔جس نے اس قدر جانفشانی، لگن اور خلوص سے اس کٹھن میدان میں کام کیا ہو۔اور باطل کے تعاقب میں شبانہ روز محنت کو اپنا فرض اوّلیں سمجھا ہو۔اس قلمی اور مناظرانہ محاذ پر حضرت علامہ عبدالشکور لکھنوی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی جملہ صفات میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را''

ولایت کا اثر :

حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمد قاسم شاہ بخاری مدظلہم فرماتے ہیں:

''میری والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے زوج محترم امام پاکستان سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں نے کسی بزرگ کی بیعت کرنی ہے۔۔۔حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا تیرا مرشد یعنی پیر میں ہوں۔۔۔اس وقت تو میں نے خاموشی اختیار کر لی۔لیکن جب حضرت شاہ صاحبؒ کا انتقال ہوا۔۔۔تو میری تہجد کی نماز بالکل ختم ہوگئی۔جو ساری عمر قضاء نہ ہوئی تھی۔تو یقین ہو گیا واقعی شاہ صاحبؒ میرے مرشد تھے۔سبحان اللہ

☆ جب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو قبر مبارک کی جگہ کا مسئلہ درپیش ہوا۔۔۔

Marfat.com

میرے ماموں صاحبان نے جو اس وقت طاقتور تھے۔ (احقر نوعمر اور کمزور تھا۔) انہوں نے فیصلہ کیا حضرت شاہ صاحبؒ کی قبر ہم اپنے والد ماجد پیر محمد شاہ صاحبؒ کے دربار میں بناتے ہیں۔ بندہ عاجز آ گیا۔۔۔اس وقت بھی۔۔۔

میری والدہ ماجدہ آڑے آئیں ۔۔۔ فرمایا! میرے بھائیو! میں جانتی ہوں آپ لوگوں کا عقیدہ غلط ہے۔ اور حضرت شاہ صاحبؒ کا عقیدہ درست، میں حضرت شاہ صاحبؒ کی قبر، قبرستان میں بناؤں گی۔ جہاں کا شاہ صاحبؒ نے ایک دفعہ اشارہ فرمایا تھا۔ بس اب قبر مبارک وہیں ہے۔''

؎ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

نوٹ : میری والدہ محترمہ کی بخشش کے لیے یہی ایک عمل کافی ہے جو سارے اعمال پر وزنی ہے۔ (احقر قاسم شاہ)

☆☆☆☆

Marfat.com

آخری عزائم:

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم علمی شخصیت اور بلند پایہ فاضل ہونے کی بناء پر دینی وملی خدمات سرانجام دینے کے لیے اہم عزائم رکھتے تھے۔ بعض دفعہ آپؒ نے اس بات کا اظہار خیال بھی فرمایا۔ کہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تحفہ اثناعشریہ'' اس فن میں بہت عمدہ و اعلیٰ کتاب ہے۔ اور رفیع مضامین پر مشتمل ہے۔ لیکن اسے موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق باحوالہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا اس کتاب کو زیادہ نفع بخش اور سودمند بنانے کے لیے اس کے ذکر کردہ حوالہ جات کو اصل مآخذ سے دریافت کر کے متعلقہ کتاب کا نام، باب، فصل اور صفحہ کو بطور حواشی کے مرتب کرنا چاہیے۔ تاکہ اہل علم حضرات کو حوالہ حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور بسہولت حوالہ دستیاب ہوسکیں۔

لکھنؤ میں حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں باقاعدہ ایک ادارہ ''دارالمبلغین'' کے نام سے قائم تھا۔ اسی طرز پر حضرت

Marfat.com

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی باقاعدہ ایک مربوط ''دارالمبلغین'' قائم کرنا چاہتے تھے۔ جس میں منتہی طلباء کرام کی تربیت خاص ایک نہج پر ہو سکے۔

لیکن اس مقصد کی تکمیل کے لیے قدرت کی طرف سے مہلت نہ مل سکی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کا ذکر بھی فرمایا۔ کہ اس دور میں مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کی حقانیت وصداقت کی اثبات میں ایک جامع کتاب مرتب ومدوّن کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہٗ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تحفۂ اثنا عشریہ'' کی طرح متفرق مسائل پر حاوی ہو۔ اور موجودہ تقاضوں کو ہر لحاظ سے پورا کر سکے۔ اور نئے دور میں وارد کردہ مطاعن کے جوابات بھی اس میں دستیاب ہو سکیں۔ لیکن اس ارادے کے پورا کرنے کے لیے بھی وقت نہیں ملا۔ اور اس مستعار زندگی کے اختتام کی اطلاع آ گئی۔

آخری قرآن پاک چوکیرہ میں سنایا :

حاجی میاں غلام علی کلیار کی والدہ محترمہ حاجن آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ............!

'' رمضان المبارک میں قرآن سنانے کی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی تو انہوں

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ مشکل ہے۔۔۔ میں یہ خدمت انجام نہیں دے سکوں گا۔لیکن ہم نے کہا۔۔۔شاہ صاحب آپ اس پر ووٹنگ کروالیں۔سب افراد خانہ نے یہی درخواست کی تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حامی بھر لی۔اور زندگی کا آخری مصلےٰ چوکیرہ ہی میں سنایا۔۔۔

جناب حاجی میاں غلام علی صاحب کلیارؒ نے بیان فرمایا ہے کہ آخری عمر میں حضرت شاہ صاحب کا بڑی مسجد چوکیرہ میں قرآن سنانا ''عظیم کرامت'' ہے۔کیونکہ اس مسجد سے میرے والد میاں شمشیر علی نے حضرت شاہ صاحبؒ کو کسی تعصب کی بنیاد پر نکال دیا تھا۔''

سفر آخرت :

موت تو ہر شخص کا تعاقب کر رہی ہے۔ذکی اور عالم کا بھی ،غبی اور جاہل کا بھی۔موحد اور مسلم کا بھی ،کافر اور مشرک کا بھی ،وہ نہ فرعون جیسے متکبر کو چھوڑتی ہے ،نہ موسیٰ علیہ السلام جیسے کلیم اور ایوب علیہ السلام

Marfat.com

جیسے صابر کو، اس سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما محفوظ رہے نہ سرورِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ، ٹھیک کہا۔۔۔جس نے بھی کہا۔

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

ایک اور مقام پر مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہم فرماتے ہیں۔:

''کیا ایک بھی سائنسدان یا ڈاکٹر ایسا موجود ہے۔جو دعویٰ کر سکے کہ میں نے موت کا علاج دریافت کرلیا ہے۔بلکہ بسا اوقات تو ایسا ہوتا ہے۔کہ ڈاکٹر کو جس مرض کے علاج میں مہارت ہوتی ہے۔اسی مرض کی وجہ سے اس کا انتقال ہوتا ہے۔ماہر امراض قلب کا انتقال ہارٹ اٹیک سے ہوجاتا ہے۔اور بلڈ پریشر کے معالج کی موت خون کے دباؤ کی وجہ سے ہوجاتی ہے۔مرض سِل سے ارطالیس مرا۔اور افلاطون فالج سے، لقمان سرسام سے۔اور جالینوس اسہال سے مرا۔انہی امراض میں ان حکماء کو یدطولیٰ اور مرتبۂ کمال حاصل ہوا تھا۔

ایک شخص نے اپنی اکلوتی بیٹی سے جہیز میں ضروریات

Marfat.com

زندگی کی تمام اشیاء بہم پہنچائیں۔ بقضائے الٰہی وہ لڑکی شادی سے چند روز بعد راہی ملک عدم ہوئی۔ الم رسیدہ باپ نے یہ شعر فرط غم میں موزوں کیا۔۔۔ ؎

یہ آیا یاد اے آرام جان اس نامرادی میں
کفن دینا تمھیں بھولے تھے ہم سامان شادی میں
اس گلستاں میں بہت کلیاں مجھے تڑپا گئیں
کیوں لگی تھیں شاخ میں کیوں بن کھلے مرجھا گئیں

حضرت دانیال علیہ السلام ایک دن جنگل میں چلے جارہے تھے۔ کہ آپ کو ایک گنبد نظر آیا۔ آواز آئی کہ اے دانیالؑ ادھر آؤ ! آپ اندر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک عالی شان تخت پر ایک لاش پڑی ہے۔ اس لاش کے پہلو میں ایک بڑی تلوار رکھی ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے کہ میں قوم عاد سے ایک بادشاہ ہوں۔ خدا نے تیرہ سو برس کی عمر مجھے عطا فرمائی۔ بارہ ہزار میں نے شادیاں کیں۔ آٹھ ہزار بیٹے ہوئے۔ اور لاتعداد خزانے مجھے عطا کیے۔''

Marfat.com

غور کا مقام ہے ایسا شخص بھی موت کے منہ سے نہ بچ سکا۔ پھر اب کوئی دوسرا شخص کیا حقیقت رکھتا ہے۔موت کسی کو نہ چھوڑے گی۔امیر ہو یا فقیر، آقا ہو یا غلام ہر کسی کو موت کے دروازہ سے ہر صورت گزرنا ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کی تیاری کر رکھی ہے۔انھیں تو دنیا بھلی معلوم ہی نہیں ہوتی۔عارف باللہ تو موت کو محبوب رکھتے ہیں۔عاشق کے لیے محبوب کی ملاقات سے زیادہ بہتر کون سا وقت ہوگا۔عاشق کو وصل کے وعدے کا وقت ہر وقت خود ہی یاد رہا کرتا ہے۔وہ کسی وقت بھی اس کو نہیں بھولتا۔یہی لوگ ہیں جن کو موت کے جلدی آنے کی تمنائیں رہتی ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب ہوا تو فرمانے لگے۔:

> ''محبوب (موت) احتیاج کے وقت آیا۔یا اللہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے فقر غنا سے زیادہ محبوب رہا۔ بیماری صحت سے اور موت زندگی سے زیادہ محبوب رہی۔ مجھے جلدی موت عطا کردے کہ تجھ سے ملوں۔''

Marfat.com

مسنون عمر کی تمنّا کا اظہار :

اہل اللہ کی ساری زندگی اسی کوشش میں گزرتی ہے۔ کہ کسی طرح ہر سنت پر عمل ہو جائے۔ کہ اسی میں کمال ولائت ہے۔ حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے آخری ایام میں کئی مرتبہ اس تمنا کا اظہار بھی فرمایا کہ مسنون عمر پوری ہو جانے کو ہے۔ اللہ کرے موت میں بھی اتباع سنت نصیب ہو جائے۔ مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا کے بالمقابل محمد عارف صاحب مرحوم (لوہے، رنگ) کی دوکان کیا کرتے تھے۔ ان کی روایت ہے۔ کہ۔۔۔۔:

''بدھ کے دن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے۔ میرے ساتھ آپؒ کا لین دین تھا۔ حساب بے باق کرنے کے بعد فرمایا۔۔۔ عارف بھائی ! اب مسنون عمر تریسٹھ برس پوری ہو چکی ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ سوموار کا دن نصیب فرما دیں''

پروفیسر غلام یٰسین صاحب پرنسپل انبالہ کالج سرگودھا اور بعض دوسرے رفقاء کے سامنے بھی اسی دلی تمنا کا اظہار فرما چکے تھے۔ عمر

Marfat.com

کے آخری حصہ میں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ پر اکثر رقت کا غلبہ رہتا۔ نماز پڑھتے ہوئے اکثر رقت طاری ہو جاتی ۔ عام حالت میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

نہ تھی اپنے گناہوں کی جب تک خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنے گناہوں پہ جونہی نظر
نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

یہ شعر پڑھتے ہوئے بھی رقت طاری ہو جاتی تھی۔ بچپن اور تنگدستی کے وغربت کا زمانہ یاد کر کے رونے لگتے ۔اور خدا تعالیٰ کے احسانات کے تہ دل سے شکر بجالاتے۔

جس دن جناب عارف صاحب مرحوم سے ملاقات کا ذکر کیا جاچکا ہے ۔ وہ بدھ کا دن تھا۔ خالق حقیقی نے اپنے عاشق زار کی دُعا کو شرف قبولیت سے نواز دیا تھا۔ آنے والا سوموار کا دن ہی حیات مستعار کا آخری دن ثابت ہوا۔ ہفتہ کا سورج غروب ہوا، چار اور پانچ محرم کی درمیانی رات عشاء کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۃ البینہ اور دوسری میں سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ کے خط کا درج ذیل جواب تحریر فرمایا۔ :

Marfat.com

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی محترمی حضرت قاضی صاحب زید مجدہٗ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ! مزاج شریف

آپ نے بیس اور اکیس محرم کے دونوں میں سے ایک دن کے انتخاب کا مجھے اختیار دیا ہے۔سو میں پہلے یوم کو پسند کرتا ہوں ۔اور ۱۹ محرم بروز سوموار یہاں سے سفر کروں گا۔انشاء اللہ تعالیٰ اور غالباً ظہر کی نماز تک آپ کے مدرسہ میں پہنچوں گا۔پھر وہاں سے آگے آپ کا انتظام ہوگا۔پہلے دن تقریر کر کے دوسرے دن سفر کرنے کا پروگرام ہوگا۔ماشاء اللہ ومالم یشاء لم یکن واپسی ڈاک سے مطلع کریں کہ میرا مجوزہ پروگرام پسند ہے۔؟ یا ترمیم کے قابل ہے۔بہرحال آپ کو اختیار ہے۔''

احمد شاہ بخاری بقلم خود/۲۲ مارچ/۱۹۶۹ء

یہ خط حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو پوسٹ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔آپ کے صاحبزادے سیّد محمد قاسم شاہ صاحب خلاف معمول تھوڑی دیر سے گھر آئے۔خود اُٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔رات

Marfat.com

کے دس بجے بائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا۔۔۔ڈاکٹر کو لایا گیا۔حکیم نذیر عالم صاحب بھی تشریف لے آئے۔علاج معالجہ شروع ہوا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے موت آ گئی ہے۔اہل علم کو فالج کا مرض ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔یا اللہ مجھ مسکین کے حال پر رحم فرما۔۔۔ یہ الفاظ دو دفعہ فرمائے۔۔۔ پھر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ بے ہوشی میں بھی سورۃ مریم کی تلاوت زبان پر جاری ہوگئی۔پہلی چند آیات تلاوت فرمائی تھیں۔کہ پھر بے ہوشی کا غلبہ کچھ زیادہ ہوگیا۔ساری رات اور اسی طرح اگلا سارا دن بے ہوشی کے عالم میں گزر گیا۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سول ہسپتال سرگودھا میں داخل کر دیا گیا۔

ہسپتال میں بے ہوشی کے دوران اچانک دایاں ہاتھ فضا میں بلند کر کے (جیسے مصافحہ کرنے کے لیے اُٹھایا ہو) فرمایا ....تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔(گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عزرائیلؑ کی شکل میں آئے۔) یہ اس لیے بھی کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ثانی اثنینؓ ''میں محمدی و موسوی خلافتوں کا محققانہ بیان فرمایا ہے۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آخری لمحات میں بے ہوشی کے اثرات کچھ کم ہوگئے تھے۔آخری یہ الفاظ

Marfat.com

آمنت باللّٰہ و ملٰئکۃ و کتبہٖ ورسولہٖ والیوم آخر تک ادا کرتے ہوئے اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف چلے گئے۔ ڈاکٹر اپنی انتھک کوششوں کے باوجود کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکے مشیت ایزدی کے سامنے کسے دم مارنے کی مجال ہے۔ انّ للّٰہ وانا الیہ راجعون.

جنازہ :

پہلا جنازہ جامع مسجد فاروق اعظمؓ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ رفیق اور دار العلوم دیوبند میں طالب علمی زمانہ کے ہم سبق شیخ الفقہ قطب العلماء حضرت مولانا قطب الدین اچھالوی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھایا۔ جنازہ سے فراغت کے بعد انتہائی بشاشت کے ساتھ فرمایا......کہ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جاتے جاتے بھی ایک عقدہ حل فرما گئے۔۔۔ ''آج مجھ پر فقہ کا بہت بڑا عقدہ حل ہوا ہے۔''

دوسری نماز جنازہ اجنالہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اولین شاگرد جید عالم، عابد، زاہد، ذاکر، عالم باعمل حضرت مولانا علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد نوناں والی مٹھہ ٹوانہ نے پڑھائی۔ بعد ازاں آبائی گاؤں اجنالہ کے عام قبرستان میں (جہاں کبھی اپنی اہلیہ محترمہ سے اشارتاً فرمایا تھا۔) دفن کیے گئے۔

Marfat.com

وفات کی خبر دیگر مؤقر جرائد واخبار میں چھپی جس میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، مذہبی، ملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ علماء وطلباء اور عوام الناس میں مقبول عام علمی وادبی

مجلّہ ماہنامہ ''البینات'' میں

محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

کے قلم سے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاریؒ کی حیات وخدمات پر مضمون چھپا۔۔۔ جو ہدیہ قارئین ہے:

''۵ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ ۲۴ مارچ ۱۹۶۹ء یوم دوشنبہ مولانا سیّد احمد شاہ صاحب بخاری اجنالوی کا حادثہ وفات پیش آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. مولانا مرحوم قرآن کریم کے حافظ تھے۔ معقولات میں حضرت مولانا غلام رسول صاحبؒ اور ان کے خلف الرشید مولانا ولی اللہ صاحبؒ انہی والوں سے مہارت حاصل کی تھی۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد شخصیت میں دارالعلوم دیوبند سے فیض علوم نبوت حاصل کیا۔ اور بعض کتابیں حضرت مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی

Marfat.com

مرحوم اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب نافع کاکاخیل سے بھی پڑھیں تھیں۔۱۳۵۲ھ صفر میں دیوبند پہنچ چکے تھے۔اور حضرت امام العصر مولانا محمد انورشاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں بھی شرکت کی سعادت انہوں نے حاصل کی تھی۔

نہایت ذکی تھے۔طبیعت میں تحقیق کا مادہ تھا مزاج میں بہت سادہ تھے۔تکلف سے بالاتر تھے۔زندگی تدریس وتالیف میں خاموشی کے ساتھ گزاری۔چار سال جامعہ محمدیہ (جھنگ) مدرس رہے۔اور سترہ سال مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ (سرگودھا) میں تدریسی،تبلیغی،تالیفی زندگی گزاری۔دارالہدیٰ سے ردّ شیعیت میں ماہنامہ ''الفاروق'' جاری کیا۔تقریباً ۵۴ سال تک دشمنان صحابہؓ کے حملوں کے تابڑتوڑ دفاع کرتا رہا۔اور دلائل حقہ سے اہل تشیع کو مبہوت کردیا۔۔۔

سرگودھا شہر میں مسجد فاروق اعظمؓ اور دارالعلوم فاروق اعظمؓ کی بنیاد ڈالی۔

Marfat.com

مرحوم ردّ رفض و شیعیت کے ممتاز عالم تھے۔ مدح صحابہؓ میں نکتہ آفرین طبیعت پائی تھی۔ ''تحقیق فدک'' ان کی محققانہ تالیف یاد رہے گی۔ ''بسط الیدین'' محمد سبطین شیعی عالم کی کتاب کی تردید میں مشغول تھے۔ افسوس کہ یہ کتاب ناتمام رہ گئی اور داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر واصل بحق ہو گئے۔

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

تریسٹھ برس عمر پائی۔ اور آبائی مسکن اجنالہ میں مدفون ہوئے۔ افسوس کہ اس طرز کے علماء جو سراپا اخلاص بن کر خاموشی کے ساتھ اُونچی دینی وعلمی خدمات انجام دیتے ہوں۔ رخصت ہو رہے ہیں۔ اور کوئی جانشین نہیں چھوڑتے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون .

اللھم اغفر لہ وارحمہ واکرمہ نزلہ

بفضلک وکرمک یاارحم الراحمین .

☆☆☆☆

Marfat.com

﴿متفرقات﴾

معمولات:

☆ مغرب کھانا کھانے کے بعد عشاء تک مراقبہ موت

☆ جب ریش مبارک میں سفید بال آ گئے تو فرمایا کرتے کہ میں آدھا زمین کے اُوپر ہوں۔ اور آدھا زمین کے نیچے

☆ نماز وتر ہمیشہ تہجد کی نماز کے وقت پڑھتے۔ عشاء کی نماز کی سنتیں اور نوافل پڑھ کر سو جاتے۔

☆ دن کو آدھ گھنٹہ کم از کم قیلولہ ضرور کرتے۔ فرماتے کہ قیلولہ تہجد میں مد ہے۔

☆ دستار مبارک سر پر رکھتے۔

☆ لباس بالکل سادہ کھدر کا ہوتا۔

☆ دست مبارک میں عصا رکھتے۔

☆ ہاتھ میں پکڑ کر تسبیح کے سخت خلاف تھے۔ فرماتے ''ریا'' ہو جاتا ہے۔ البتہ تہجد کے وقت تسبیح پڑھتے۔ اور ''اللہ'' کا ذکر آہستہ آواز سے کرتے۔

Marfat.com

☆ مہمان کے لیے کھانا خود اُٹھا کر لاتے ۔اور بیٹھ کر کھلاتے ۔ بعد میں خود گھر جا کر کھانا کھاتے ۔

☆ نماز با جماعت کی شدت سے پابندی کرتے ۔

☆ فرماتے، میں نے جس کتاب کا مطالعہ کیا تمت کی ''ت'' تک مطالعہ کیا۔

☆ فرماتے بسم اللہ ''ب'' سے والناس کی ''س'' تک قرآن ہے ۔جس نے اس ''س'' کا انکار کیا، اس نے قرآن کا انکار کیا۔

عادات وخصائل:

سادگی:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی بود باش، رہن سہن اور وضع قطع میں انتہائی سادہ تھے ۔ ساری عمر سادگی کو ہی اُوڑ نا بچھونا بنائے رکھا۔ تصنع اور بناوٹ کا تو آپ کی طبیعت میں کبھی گزر تک نہ ہوا۔

طلباء پر شفقت:

طلباء پر کبھی اپنی علمیت کا رُعب نہیں ڈالا۔ طلباء کے ساتھ آپؒ کا

Marfat.com

رویہ ہمیشہ مشفقانہ رہا۔ حتیٰ کہ طلباء کا کھانا خود چیک کرتے۔ اگر کوئی کمی ہوتی تو اس کا ازالہ فرماتے۔

ہمہ وقت ملاقات کے لیے تیار :

ہر شخص کو ہر وقت آپؒ سے ملنے کی اجازت تھی۔ لوگ بلا روک ٹوک آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ مسائل دریافت کرتے۔ اپنے گوہر مقصود سے دامن بھرتے اور رخصت ہو جاتے۔ آپ سے مستفیض و مستفید ہونے کے لیے دن رات، صبح و شام یا دوپہر، سہ پہر کوئی پابندی نہ تھی۔ کسی کے بے وقت آنے پر کبھی ناگواری کا اظہار نہ فرماتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

سادہ مگر پُراثر و پُرمغز خطاب :

کم علمی اور احساس کمتری کو ہمیشہ تصنع اور بناوٹ کے غلاف میں چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو علم کا ایک سمندر تھے۔ اس بحر بیکراں کو تصنع اور بناوٹ کی کیا ضرورت تھی۔ اکثر اوقات پنجابی میں تقریر کرتے۔ اور کبھی گا کر قرآن پاک نہ پڑھتے تھے۔ ہمیشہ مستند بات کہتے۔ جو ایسی پُرتاثیر ہوتی کہ سامعین کے دلوں میں اُتر جاتی۔ آپ کا خطاب بڑا جامع اور مدلل ہوتا۔ لیکن بات ایسے سادہ

Marfat.com

انداز میں سمجھاتے کہ معمولی سوجھ بوجھ کا مالک بھی بخوبی ساری بات سمجھ جاتا۔

کم گوئی اور خوش اخلاقی:

بہت بڑے مناظر اور بلند پایہ خطیب ہونے کے باوجود آپؒ بڑے کم گو واقع ہوئے تھے۔ حالانکہ ایسے اوصاف کے حامل لوگ اکثر باتونی اور لاف بازی میں بڑے مشاق ہوتے ہیں۔ چُپ رہنا اپنے لیے عیب سمجھتے ہیں۔ اور خودستائی میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ زائد از ضرورت گفتگو سے ہمیشہ احتراز فرماتے۔ نہ کسی کا گلہ کرتے نہ کسی کی غیبت سنتے، نہایت خوش اخلاقی سے ضرورت کی گفتگو فرماتے۔

منکسر المزاجی اور اکرام مسلم:

علماء دیوبند کا روحانی فرزند سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید ملک ناصر علی کھوکھر (نمبردار موضع جسرت) کے ساتھ جامعہ عربیہ چنیوٹ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ رات کا وقت تھا۔۔۔ حضرت شاہ صاحب کے لیے کھانا لایا گیا۔۔۔ پیر و مرید ایک ہی چارپائی پر بیٹھے تھے۔ مرید چارپائی سے نیچے اُتر آیا۔۔۔ کہ حضرت شاہ صاحبؒ کھانا کھالیں۔۔۔ میں نیچے بیٹھے ہی کھالوں گا۔۔۔ یہ دیکھ کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلال

Marfat.com

کھانا کھانے الگ بیٹھ گیا ہے۔۔۔ ملک ناصر عرض کرتا ہے حضرت میں تو آپ کا پس خوردہ کھانا بھی اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں۔ فرمایا ادھر آؤ۔۔۔ میرے ساتھ مل کر کھانا کھاؤ۔ چنانچہ دونوں حضرات نے مل کر کھانا کھایا۔

ملک ناصر علی صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ :

ایک دفعہ میں اپنے تین دوستوں کے ہمراہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر حاضر ہوا۔ گھر کے دروازے پر شاہ صاحب لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ ملنے کے بعد اندر تشریف لے گئے۔ اور خود ہی چارپائی سر پر اُٹھا کر لے آئے۔ میں نے عرض کیا حضرت آپؒ کے بیسیوں شاگرد ہیں یہ لکڑیاں کاٹنے کا کام کسی ایک کے سپرد کر دیا ہوتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرمانے لگے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا کام خود کیا ہے میں کیوں نہ کروں۔

ایک دفعہ میں اور ماسٹر غلام شبیر چوکیرہ حاضر ہوئے۔ شاہ صاحبؒ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے جو مالٹے اور کیلے خریدے تھے، پیش کر دیئے۔ رات کے وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دست مبارک سے کھانا لائے۔ تو وہ فروٹ بھی ساتھ لے آئے۔ ہم نے عرض کیا حضرت یہ پھل تو ہم آپ کے اہل خانہ کے لیے لائے تھے۔ یہ تو آپ کے بچے ہی کھائیں گے۔ از راہ تفنن فرمایا۔۔۔ نہ بھائی! آپ ہی کھائیں

Marfat.com

گے۔ کیلا بچوں کے لیے اتنا مفید نہیں ہوتا جتنا نوجوانوں کے لیے۔۔۔اور مالٹا ہاضم ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مالٹے کا قرآن پاک میں کہاں ذکر ہے۔ فرمایا قرآن پاک میں ہے کہ پھل ہاضم ہوتا ہے۔ اور مالٹا بھی ایک پھل ہے۔ پھر حکماً ہمیں کھلایا۔ ملک ناصر علی صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

علیؓ بھی واہ۔۔۔ اور ۔۔۔معاویہؓ بھی واہ:

سیّدنا علی المرتضٰی اور سیّدنا امیر معاویہؓ کی لڑائی کے متعلق غلام عباس رجوعہ والے کا بیان کہ۔۔۔

> ''سنّی گدھا دماغ ہے، علیؓ بھی واہ واہ۔۔۔اور معاویہؓ بھی واہ واہ ۔۔۔ دونوں آپس میں لڑے اور دونوں کی اولادیں آپس میں لڑیں، سُنّی دونوں کو اچھا سمجھتے ہیں۔۔۔؟

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی یہ بات سُن کر جلال میں آ گئے فرمایا۔۔۔

> ''(اُس سوہری دے نوں پچھنا ای) یعنی اس سے پوچھنا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت ھارون علیہ السلام سے ہاتھا پائی ہوگئی تھی۔۔۔

Marfat.com

اُن دونوں میں سے کون حق پر تھے۔''

ہمارا مؤقف ہے کہ دونوں حق پر تھے۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں کے حق پر ہوتے ہوئے بھی غلط فہمی کی بناء پر لڑائی ہو سکتی ہے۔ جب میں نے حضرت شاہ صاحبؒ والا جواب عرض کیا۔۔۔۔تو دوبارہ کبھی سردار غلام عباس شاہ نے اس موضوع پر بات نہیں کی۔

بے تکلفی:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج میں کسی قسم کا کوئی تکلف نہ تھا۔ اپنے دوست احباب اور مریدوں سے یکساں بے تکلف تھے۔ سفیر ختم نبوۃ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب گرمیوں میں تشریف لاتے۔ تو بلا تکلف فرما دیتے ''دودھ سوڈا'' چاہیے۔ سردیوں میں فرماتے دودھ کے ساتھ سوکھی لکڑیاں بھی منگوالیں۔ (سوکھی لکڑیاں لمبے کیک رس)

دودھ میں چینی ملائے بغیر نوش فرماتے۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ دودھ میں جس قدر مٹھاس کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی مقدار ناپ تول کر ڈال دی ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔ رات کے کھانے کے بعد جیسا بھی بہترین سالن ہو۔ آخر میں چند لقمے دودھ کے ساتھ

Marfat.com

ضرور کھاتے۔ یہ آپ کی مستقل عادت تھی۔

ایک مرتبہ ملکوال اسٹیشن پر اُترے۔ مغرب کا وقت تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو چند مرید ملے۔ انہوں نے عرض کیا۔۔۔ حضرت دودھ پیئیں گے یا کھانا کھائیں گے۔ فرمایا ''کملیو'' (سادہ لوگو) یہ کس نے کہا ہے کہ دودھ اور کھانا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ پہلے کھانا کھالیں گے۔ پھر دودھ پیئیں گے۔

کھانے پینے کی کوئی بات ہوتی تو فرماتے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے پیٹ کو آگے لگایا ہے۔۔۔ پیچھے نہیں لگایا۔۔۔ یہ بتانے کے لیے کہ پیٹ کا معاملہ مقدم ہے۔ سوال ہرگز نہ کرتے۔ اگر کوئی بلا طلب کچھ خدمت (ہدیہ) کر دیتا تو قبول فرما لیتے۔ بعض اوقات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ بھی دہرا دیتے۔

''ہر چہ از غیب است بے عیب است''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زہد و تقویٰ:

حضرت شاہ صاحبؒ ایک متقی اور خدارسیدہ بزرگ تھے۔ ذوق عبادت ان کے رگ و ریشہ میں سمایا ہوا تھا۔ اوّل دور میں تسبیح بکثرت استعمال کرنے کی وجہ سے انگلی سیاہ ہوگئی تھی۔ تاہم چلتے پھرتے ہاتھ میں تسبیح رکھنے کے حق میں نہیں تھے۔ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ اور روزانہ

Marfat.com

تہجد میں تین پارے تلاوت کرنا آپؒ کا معمول تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ نام ونمود سے اس قدر گریزاں تھے بیت اللہ میں دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے حاجی کوئی نہ کہے۔ دعا قبول ہوئی۔ اور زندگی بھر کسی نے آپ کو حاجی نہیں کہا۔

اللہ کی کچہری میں حاضری:

میاں شیر محمد صاحب کلیار سکنہ ٹانگو والی ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں چوکیرہ گیا۔ شعبان کا مہینہ تھا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکیلے کمرہ بند کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؒ پر گریہ طاری تھا۔ اور آپ زاروقطار رو رہے تھے۔ جب کچھ افاقہ ہوا۔ تو میں نے ملاقات کی۔ اور اس طرح رونے کی وجہ پوچھی۔ تو فرمایا کہ ''آج اللہ کی کچہری میں حاضری ہوئی ہے۔ انوار الٰہیہ کا پرتو آ رہا تھا۔

حج بیت اللہ کی سعادت سے دوبارہ مشرف ہونے کی آرزو:

ایک مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ اس حج کے مصارف جناب میاں خان محمد صاحب نے اُٹھائے تھے۔ بلکہ واپسی پر کربلا معلےٰ سے بہت سی کتابیں بھی خرید کر لائے تھے۔ میاں صاحب نے ہر طرح سے آپ کی خدمت سرانجام دی۔ لیکن اس کے باوجود کئی مرتبہ اس تمنا کا

Marfat.com

اظہار فرمایا۔ کہ کاش میں اس قابل ہو جاؤں کہ خود اپنی جیب سے خرچ کر کے حج کی سعادت حاصل کروں۔ تاکہ یہ بات میرے لیے قلبی سکون کا باعث بنے۔ اس تمنا کی تکمیل میں تگ ودو بھی فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ کچھ زمین ٹھیکہ پر لی۔ تاکہ اس کی آمدنی سے دوبارہ حج کرنے کے اسباب پیدا ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہوا۔ اور اس تمنا کی تکمیل سے پہلے ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

اخلاص وللّٰہیّت :

بارگاہ خداوندی میں صرف وہی عمل شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ جو محض رضائے خداوندی کے لیے کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ کسی بھی اور نیت سے کیا گیا کام قبولیت کی بجائے مواخذہ کا سبب ہوسکتا ہے۔ اولیاء اللہ کا یہی طرہ امتیاز ہے کہ انھیں ہر حال میں اپنے محبوب حقیقی ہی کی رضا مقصود ہوتی ہے۔ کوئی دنیوی لالچ وطمع اس راستہ میں حائل نہیں ہوسکتا۔ جتنا کوئی شخص اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوگا۔ اتنا ہی قرب خداوندی اسے حاصل ہوگا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں یہ چیز بدرجہ اتم موجود تھی۔

☆☆☆☆

Marfat.com

اصل توحید :

موضع جسرت کے مقیم ملک ناصر صاحب فرماتے ہیں کہ محمد منشاء ولد سلطان احمد ترکھان نے مجھے کہا کہ بندہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا چاہتا ہے۔ مجھے حضرت کی خدمت میں لے چلیں۔ہم دونوں چوکیرہ حاضر ہوئے۔ہم نے اپنا مدعا حضرت شاہ صاحبؒ سے بیان کیا۔ تو حضرت شاہ صاحبؒ نے معذرت خواہانہ انداز میں بیعت کرنے سے انکار فردیا۔ہم نے بڑا اصرار کیا۔اور عرض کی آخر حضرت بیعت نہ کرنے کی وجہ کیا ہے۔؟ آپ کیوں انکار فرماتے ہیں۔۔۔حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔۔۔بیٹا! مجھے خطرہ ہے۔کہ میری وفات کے بعد میری اولاد مریدوں سے شرینیاں (مال ودولت) وصول کرنے لگ جائے گی۔

حالانکہ یہ اس قدر خطرناک معاملہ ہے۔کہ مرید کے آنے پر مرشد کے دل میں آجائے کہ یہ مرید آیا ہے۔میرے لیے کچھ لایا ہوگا۔تو وہ مرشد (تصوف کے لحاظ سے) بے ایمان ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

فیس لینا تو درکنار کرایہ بھی خود دیں گے:

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ مولوی اسماعیل شیعہ نے کھنب[1] کے علاقہ کے دورہ کے دوران سر پر قرآن اُٹھا کر اور لوگوں کو بخاری شریف دکھا کر اپنے بیان سے لوگوں کو متاثر کیا۔ عوام الناس (خصوصاً بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے صوفی منظور صاحب) اس بارے میں بڑے متفکر ہوئے۔ عوام الناس پر اس منفی تاثر کے خاتمہ اور احقاق حق کے لیے صوفی صاحب بریلوی علماء کے پاس گئے۔ مگر ان کی علماء کی بھاری فیسوں کی وجہ سے بہت مایوس ہوئے۔

اسی اُدھیڑ بُن میں کسی نے حضرت مولانا سیّد احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا مشورہ دیا۔ صوفی صاحب چوکیرہ پہنچ گئے۔ اپنا درد دل بیان کیا۔۔۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔۔۔ صوفی صاحب فیس لینا تو درکنار ہم کرایہ بھی خود دیں گے۔ اور اپنی روٹی بھی اپنے پلے باندھ کر آئیں گے ۔۔۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحبؒ نے علامہ عنایت اللہ گجراتی اور مجھے (چنیوٹی صاحب) کو ساتھ لیا۔ اور اس متعلقہ علاقہ کا انتہائی کامیاب دورہ کیا۔ اور حضرت نہایت مدلل اور پرتاثیر بیانات

ا: نزد منڈھ رانجھہ

Marfat.com

سے رافضی زہر کا مکمل ازالہ فرمایا۔ اسی اخلاص کی برکت سے جناب صوفی منظور صاحب کی کایا پلٹ گئی۔ اور علماء دیو بند سے وابستہ ہو گئے۔

فتویٰ نویسی:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی میں بہت کم فتاویٰ تحریر فرمائے۔ اکثر اوقات فتویٰ لینے کے لیے آنے والوں کو سراج العلوم بلاک نمبرا سرگودھا حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔ ہاں اگر کوئی جھگڑا ختم کرنے کے لیے فیصلہ طلب کرتا تو اکثر اوقات ان کا فیصلہ کروا دیا کرتے تھے۔

محسن کی قدردانی:

اپنے محسن کی قدردانی ہمیشہ سے ہی اہل اللہ کا وصف رہی ہے۔ حاجی غلام فرید صاحب کی والدہ محترمہ مسماۃ عالم خاتون نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آٹھ سال تک کھانا پکانے کی خدمت سرانجام دی۔ یہ کوئی معمولی خدمت نہیں تھی۔ حضرت شاہ صاحب کے دل میں اپنی محسنہ کی بے حد قدر و منزلت تھی۔ اپنی والدہ کی طرح ان کی عزت و توقیر فرماتے۔ بڑی نیازمندی

Marfat.com

اور مشکوریت کا اظہار فرماتے ۔ اور گاہے بگاہے ان کی خدمت میں حاضری دیتے ۔

سخاوت:

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دل بھی بڑا سخی عطا فرمایا تھا ۔ ایک دفعہ کسی کے سوال کرنے پر اپنا کمبل اُتار کر مانگنے والے کو مرحمت فرما دیا ۔ لیکن اُسے خالی واپس لوٹانا گوارا نہ کیا ۔ فقر و فاقہ زندگی کے باوجود بعض دفعہ ایسے حالات بھی آئے کہ زکوٰۃ واجب ہوئی ۔

صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ ایک مرتبہ مجھے کچھ رقم دے کر ارشاد فرمایا کہ اپنے حقیقی چچا جان کو دے آؤ ۔ ۔ ۔ مجھے علم ہو گیا کہ یہ رقم زکوٰۃ کی ہے ۔ میں نے عرض کیا حضرت سید کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی ۔ تو ارشاد فرمایا کہ جاؤ بیٹا دے آؤ ۔ سیّد کو سیّد زکوٰۃ دے سکتا ہے ۔ پھر از راہ تفنن ارشاد فرمایا کہ مولوی تو زکوٰۃ دیتے ہی نہیں ۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جامعہ عربیہ چنیوٹ کا احیاء

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تدبر اور حوصلہ افزائی۔!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں کہ:

۱۹۵۴ء کی ابتداء تک راقم وہاں تدریسی خدمات سرانجام دیتا رہا، تدریس اور مطالعہ کے علاوہ وہ باقی وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی صحبت ہی میں گزرتا۔۱۹۵۴ء میں جامعہ عربیہ چنیوٹ کا قیام اور دوبارہ احیاء حضرت شاہ صاحب رحمۂ اللہ تعالیٰ کے ایماء اور ہمت افزائی سے ہوا۔ یہ ادارہ حافظ مشتاق احمد مرحوم نے جاری کیا تھا، جس میں حافظ محمد حسین سابق خطیب شاہی مسجد چنیوٹ نے تعلیم حاصل کی تھی، تعلیم سے فراغت کے بعد حافظ مشتاق احمد مرحوم کی کوشش سے مولانا محمد حسین کو شاہی مسجد چنیوٹ کی خطابت مل گئی، حافظ مشتاق احمدؒ نے مولانا محمد حسین سے کہا کہ اب آپ مدرسہ جامعہ عربیہ کو بھی آباد کریں، میں تو صرف بمشکل حفظ کا شعبہ چلا سکتا ہوں، یہ دینی مدرسہ آپ کی خاطر بنایا تھا۔ اسے اب آپ سنبھالیں اور چلائیں، مولانا محمد حسین چونکہ شاہی مسجد میں ہی ایک مدرسہ

Marfat.com

احیاء العلوم بنا چکے تھے۔ اس لیے جامعہ عربیہ کے احیاء سے صاف انکار کر دیا۔ حافظ مشتاق احمد مرحوم مولانا محمد حسین کے اس غیر متوقع جواب سے سخت دل برداشتہ ہوئے، کیونکہ حافظ مشتاق احمد مرحوم مولانا محمد حسین کے نہ صرف استاذ بلکہ ان کے مربی اور محسن بھی تھے۔ حافظ صاحب چونکہ لاولد تھے، مولانا محمد حسین کو اُنہوں نے بیٹا بنایا ہوا تھے۔ اور اس کی پرورش حقیقی اولاد سے بڑھ کر کی تھی۔

اسی صدمے کے عالم میں انہوں نے ادارہ اور اس کی تمام املاک کو جامعہ محمدی شریف والوں کو منتقل کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ اور مولانا ذاکر صاحب مرحوم سے تمام معاملات طے کر لیے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کسی طرح اس معاملے کا علم ہو گیا۔ آپؒ نے مستقبل کے خطرات کو بھانپتے ہوئے مجھے فرمایا کہ آپ جا کر حافظ مشتاق احمد صاحب سے ملیں اور کوشش کریں کہ حافظ صاحب موصوف یہ بنا بنایا ادارہ جامعہ محمدی شریف والوں کو نہ دیں۔ شاہ صاحب جامعہ محمدی شریف میں ایک عرصہ مدرس رہ چکے تھے۔ اور جامعہ محمدی شریف کی فضاء سے اچھی طرح واقف تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ یہاں پر جامعہ محمدی کی شاخ نہیں بنے گی بلکہ ''سیال شریف'' کی شاخ قائم ہوگی۔ پھر آپ کے لیے جو مشکلات پیدا ہونگی اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا آپ فوراً

Marfat.com

جائیں، اور جا کر اُسے سنبھالیں اور پوری ذمہ داری اُٹھالیں۔ میں ہر طرح سے آپ کا تعاون کروں گا۔ مجھے تو کچھ تجربہ نہ تھا۔ لیکن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ اور ہمت افزائی کے بعد راقم نے آ کر بڑی ردوکد اور جدوجہد کے بعد حافظ صاحب اس بات پر آمادہ ہوئے کہ آپ پوری ذمہ داری اٹھائیں تو میں جامعہ محمدی والوں کو نہیں دیتا۔ راقم نے اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے محض شاہ صاحب کی ہمت افزائی اور سرپرستی کی یقین دہانی پر چوکیرہ سے واپس آ کر اس ادارہ کا از سرنو احیاء کیا۔ جو آج موجودہ شکل میں ملک کا مشہور ترین ادارہ ہے۔ اور اندرون وبیرون ممالک سے ہزاروں تشنگان علوم دینیہ کی پیاس بجھا رہا ہے۔ اس ادارہ کا فیض عام حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہی عظیم صدقہ جاریہ ہے۔ اگر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بروقت توجہ نہ دلاتے اور میری ہمت اور حوصلہ افزائی نہ فرماتے تو یہ ادارہ اس شان وشوکت سے کبھی وجود میں نہ آتا۔ قیام کے بعد جب بھی کوئی مشکل پیش آئی، حضرت شاہ صاحبؒ نے ہمیشہ اپنے قیمتی مشوروں سے میری راہنمائی فرماتے رہے۔

حضرت شاہ صاحب جامع المعقول والمنقول ایک پختہ کار عالم اور منجھے ہوئے کامیاب مدرس تھے اسی طرح باطنی علوم کے یعنی تصوف وسلوک کے میدان کے بھی شناور تھے۔ اپنے زمانہ جوانی ہی میں مجاہدے اور

Marfat.com

ریاضتیں کر کر کے سلوک کی تمام منازل طے کر چکے تھے۔ پہلے نقشبندی سلسلے کے مشہور صاحب توجہ بزرگ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ لعل عیسن کروڑ والوں سے مجاز و بیعت تھے۔ پھر آخری عمر میں اپنے وقت کے جنید و بسطامی امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ قادریہ سے خرقۂ خلافت حاصل کر کے مجاز و بیعت ہوئے۔

اور بقول حضرت شاہ صاحبؒ ''وہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم الخلفاء تھے۔''

منارہ شہر کے گرد محافظین ملائکہ کا پہرہ:

حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ مناظرہ کے لیے ایک مرتبہ منارہ ضلع چکوال میں قیام پذیر تھے۔ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اس دن منارہ ہی میں تھے۔ اپنے کشف سے فرمایا کہ احمد شاہ کی ولایت کے اثر سے شیطان اپنا مکر و دجل نہ چلا سکا۔ کیونکہ منارہ کے گرد ملائکہ نے محاصرہ کیا ہوا ہے۔

یاد رہے کہ فاتح اعظم حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب پوری زندگی حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے۔ اور مل کر دعوت و تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ اکثر مناظروں میں بھی ساتھ رہتے تھے۔ اور ''الفاروق'' میں بطور معاون مدیر کام کرتے رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ

Marfat.com

میرے علم میں احمد شاہ صاحب جیسا کوئی عالم نہیں ہے۔

رُعب وجلالت: ایک مرتبہ منارہ ضلع چکوال میں سُنّی شیعہ کا مناظرہ ایک ہی گھرانے کے افراد کے درمیان ٹھن گیا۔ موضوع پہلے ہی سے طے شدہ تھا۔ کہ'' شیعہ قرآن کا حافظ نہیں ہوسکتا'' حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب حافظ شیعہ نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو حضرت شاہ صاحبؒ کے رعب کی وجہ سے قرآن نہ پڑھ سکا۔ پس میدان مناظرہ سے شیعہ بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔ فتح کا سہرا اہلسنت کے سر رہا۔

نوٹ: یہ مناظرہ حاجی ماسٹر ملک محمد حیات صاحب کی بیٹھک پر ہوا۔ بروایت صاحبزادہ ملک طارق صاحب ایک متعصب شیعہ نے جو کہ مناظرہ کرنے والوں کی طرف سے تھا، مذہب اہلسنت اختیار کیا اور آج تک الحمدللہ اپنے مسلک پر کاربند چلا آرہا ہے۔

علماء کے لیے نسخۂ کیمیاء:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عالم کے لیے ضروری ہے کہ ☆ قرآن کریم کا حافظ ہو ☆ اور تہجد پڑھنے کا معمول ہو اور کم از کم تہجد میں تین پارے ضرور پڑھے، کیونکہ تہجد میں تلاوت کرنے سے قرآن کے اِسرار و رموز کھلتے چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com

بے نفسی کی انتہا:

جناب میاں محمد صدیقؒ امام مسجد وخطیب بڈھے والا کے رہائشی نہایت غریب مخلص دیندار تھے، کی دعوت پر ۱۰ محرم الحرام کو امام پاکستانؒ تشریف نہ لے گئے۔ کسی اور مبلغ کو روانہ فرمادیا۔ آپ جھاوریاں مولانا مولا بخش صاحب کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ میاں محمد صدیق صاحب نے کسی دوست کو کہا کہ اب احمد شاہ امیر ہوگیا ہے غریبوں کی دعوت پر نہیں آیا۔۔۔ حضرت شاہ صاحبؒ کو اس آدمی نے بتادیا کہ میاں صدیق صاحب یہ فرمارہے تھے۔ حضرت شاہ صاحب سپیشل تانگہ کر کے بڈھے والا تشریف لے گئے۔ اور اپنی دستار میاں محمد صدیق کے قدموں میں ڈال دی۔ اور معافی مانگی۔۔۔ اُدھر میاں محمد صدیق صاحبؒ کی حالت یہ کہ ہاتھ جوڑ کر رو رو کر معافی مانگ رہے تھے کہ شاہ صاحب میں آپ کے جوڑوں کا غلام آپ سیّد، حافظ، محقق عالم، پرہیز گار۔۔۔ واقعی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولائت کے اُونچے مرتبہ پر فائز تھے۔ یہی شان فقر ولائت ہے۔ اقبال نے خوب فرمایا۔۔۔ ؎

درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی   گھر اس کا نہ دلی نہ صفاہان وسمرقند

Marfat.com

غیرت فاروق اعظمؓ:

؎ بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے　　　مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

جناب حاجی محمد امیر صاحبؒ مکین آف جمعیت پور کے ہاں امام پاکستان تعزیت کے لیے تشریف لے گئے۔ حاجی صاحب کے بھائی کا نام عمر حیات ہے۔ ایک بہت بڑا جاگیردار بلوچ کٹر شیعہ ایک دن پہلے تعزیت کے لیے آیا، اس نے عمر حیات کو کہا ''او بھیڑے نام والیا حقہ دے'' سب نے ہنس کر حقہ دے دیا۔ دوسرے دن امام پاکستان بھی تشریف لے گئے۔ میاں محمد صدیق صاحب نے عرض کیا کہ کل فلاں رئیس آیا تھا۔ اور اس نے عمر حیات کو یہ جملہ کہا۔۔۔ حضرت شاہ صاحبؒ فوراً جلال میں آ گئے اور فرمایا ''او عمر حیات اگر تو اس رئیس شیعہ کے منہ پر جوتا رسید کرتا تو قیامت کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سب خطائیں معاف کرا کے جنت میں لے جاتے۔

خدا پوچھے گا:

حضرت مولانا ذاکر صاحب ناظم عمومی جامعہ محمدی شریف جھنگ والوں کی الیکشن کمپئن جاری تھی۔ حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ مریدین

Marfat.com

اور متوسلین احباب نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ووٹ کے بارے میں دریافت کیا، فرمایا ''جو شخص مولانا ذاکر صاحب کو ووٹ نہ دے گا، قیامت کے روز ان سے خدا پوچھے گا۔ کہ مولانا ذاکر کو ووٹ کیوں نہ دیا۔

ایک مرتبہ احقر ناشر نے حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں تحریک کے دوران ایک جلوس میں جو سرگودھا شہر کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی جلوس کے ہمراہ بالکل آخر میں چل رہے تھے۔ احقر نے عرض کیا کہ ابا جان جلوس میں شامل ہونا تو عام آدمی وغیرہ کا کام ہے۔ آپ کیوں جلوس میں آئے۔ فرمایا بیٹا جو شخص مفتی محمود کے جلوس میں شامل نہ ہوگا، اس سے خدا پوچھے گا۔

اسم ذات:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''الفاروق'' بابت ۱۹۵۷ء یکم دسمبر کے پرچہ کے صفحہ اول پر ایک ہی سطر میں مختصر اور جامع کلمات برائے اسم ذات نوٹ فرمائے ہیں۔ جو طالبان طریقت کے لیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتے ہیں، فرمایا جب طالبان طریقت کے قلب وقالب میں اسم ذات سرایت کر جاتا ہے تو بے تکلف ان کی زبان پر اسم ذات جلالیہ کا ظہور ہو جاتا ہے۔

ننگے سر نماز نہیں ہوتی:

جناب ملک ناصر علی صاحب کھوکھر از جسرت بیان فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی بندہ سر سے ننگا تھا، فرمایا ناصر سر ننگا رکھنا اچھا نہیں ہوتا، اگر سر ننگا اچھی بات ہوتی تو نماز ہو جاتی۔

سنی زندہ ہیں: ملک صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ شیعہ مولوی اسماعیل گوجروی کی تقریر سردار غلام عباس کی کوٹھی پر سنی، میرا ارادہ تھا مولوی اسماعیل سے ثانی اثنین کے بارے میں رقعہ دوں لیکن ساتھیوں نے رقعہ نہ دینے دیا۔ جب شاہ صاحبؒ سے عرض کیا گیا تو فرمایا آپ نے رقعہ دینا تھا۔ اسماعیل کو پتہ چلتا کہ سنی زندہ ہیں۔

کرامت: ملک منیر صاحب کا بیان ہے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بندہ سے دریافت کیا کہ شادی ہوئی ہے یا نہ، میں نے عرض کیا، جی ہاں۔۔۔ فرمایا بیٹے ہیں، عرض کیا نہیں۔۔۔ اسی وقت دُعا فرمائی فوراً قبول ہوئی اللہ تبارک تعالیٰ نے چھ بیٹے عطا فرمائے۔

تین حسرتیں پوری ہوئیں:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا۔۔۔!

﴿۱﴾ یا اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا

﴿۲﴾ یا اللہ میرے ذمہ مرتے وقت ایک سجدہ بھی نہ ہو

Marfat.com

﴿۳﴾ یا اللہ میری عمر ۶۳ برس سے آگے نہ جائے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آمنہ بی بی والدہ محترمہ حاجی غلام علی کلیار صاحب:

مائی صاحبہ خود فرماتی ہیں کہ میں نے بڑے بڑے علماء فقراء صلحاء کی زیارتیں کی ہیں، لیکن میں نے اپنی پوری ۸۰ سالہ زندگی میں سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسا شخص نہیں دیکھا۔۔۔ ایک دن میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئی۔۔۔ میرے گھر تشریف لائے بطور ہمدردی فرمایا آمنہ کیوں پریشان ہے، مصیبت کا طوفان ہٹ جائے گا۔۔۔ یہ فقرہ جلال میں فرمایا۔۔۔ اور ایک اسم مبارک بتایا اور فرمایا اتنی مرتبہ پڑھ میں نے وظیفہ آدھا ہی کیا تھا کہ مصیبت کا طوفان ختم ہو گیا۔ دوسرے بیان میں فرمایا کہ احمد شاہؒ کا سسر یعنی پیر محمد شاہ صاحب ٹہلی والے اجنالوی بھی ایسے ہی تھے۔ ان جیسا بھی میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

دنیاوی جائیداد سے نفرت:

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی لاجواب کتاب ''تحقیق فدک'' طبع چہارم کے صفحہ ۱۹۱ پر یہ عظیم اور لاجواب عبارت درج فرمائی ہے:

ناظرین کرام! آئمہ اہلبیت عظام علیہم السلام کی ان احادیث سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اہلبیت نبوت کے ہاتھ جو زمین کا ٹکڑا اچھا اور زرخیز آیا ہے

Marfat.com

اس کو وقف کر کے ہی دم لیا ہے ۔رشتہ داروں کے یہاں میراث چھوڑ جانے کی نسبت خدا کی راہ میں وقف کر دینے کو زیادہ اہمیت دی ہے۔اور یہ کاروائی خوب محبوب تصور کی گئی ہے۔اور اپنی اولاد کو خالق کائنات پر چھوڑا ہے۔۔۔۔

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے　　نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

نوٹ: حضرت شاہ صاحبؒ پر بھی زندگی بھر یہی رنگ دنیا سے بے رغبتی والا اہلبیت رسولؐ ہونے کی وجہ سے پوری طرح غالب رہا۔　　از ناشر

کرامت: حضرت شاہ صاحبؒ کے ایک مرید خاص کا بیان ہے کہ میں ایک خاص محکمہ میں ملازم تھا اسی دوران ایک محکمے کا مقدمہ بن گیا، میں ایسی جگہ قید میں بند تھا جہاں کسی قسم کی اطلاع یا خط یا تار نہ جا سکتی تھی ۔ جب میں صبح کی نماز کے لیے اُٹھتا تو میرے بستر کے نیچے حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب مبارک ملتے ،اور وظائف و ذکر کی تلقین ہوتی ، بندہ عمل کرتا بس بہت جلد ہی قید سے خلاصی اور رہائی ہوگئی ۔بس اللہ کریم ہی جانتے ہیں کہ فرشتوں یا جنوں کے ذریعے یا کسی طرح یہ خط مجھے ملتے رہے۔

حضرت سواگ کی زیارت: حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ قیام محمدی شریف کے دوران جب اپنے مرشد اول خواجہ غلام حسن

Marfat.com

سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور دیدار کے لیے سفر شروع فرماتے تو یہ سفر پیدل کرتے اور اپنے خاص احباب اور متوسلین کے ہمراہ ۳ یا ۴ دن چلتے رہتے۔ محمدی شریف سے حضرت سواگ کی خانقاہ مبارک اڑھائی سوکلومیٹر سے کم نہ تھی۔ متوسلین ورفقاء کے چند اسماء گرامی:

۱ جانب میاں شیخ حسام الدین صاحب ہنجرا موضع سمندر تحصیل چنیوٹ

۲ جناب میاں حکیم سلطان احمد صاحب ہنجرا ....

۳ جناب میاں شیخ احمد صاحب ....

۴ جناب میاں محمد امین صاحب ....

۵ جناب محمد فاضل صاحب کمہار ....

۶ جناب میاں سردار بخش ماہلڑا شہر وکی جھلار ....

۷ جناب میاں قمر دین ....

۸ جناب میاں ولی محمد عرف ولا ماہلڑا ....

۹ جناب میاں احمد صاحب دھرکھان حسین کے ....

۱۰ جناب میاں دولت صاحب کمہار نوشہرہ ....

۱۱ مہر غلام محمد جپہ ولد ماجھی نمبردار نوشہرہ ....

ضروری نوٹ: جناب میاں شیخ احمد صاحب کا بیان ہے کہ آج جبکہ ۲۰۰۷ء ہے، اور ماشاءاللہ بقید حیات ہیں۔ احقر ناشر نے خود جا کر

Marfat.com

دریافت کیا کہ آپ اپنے پیرومرشد حضرت سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمائیں کہ وہ کیسی شخصیت تھی۔ میاں صاحب نے شدید رقت بھرے لہجہ میں فرمایا کہ اب میری عمر ۹۵ سال ہے میں نے حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ جیسا بزرگ آج تک نہیں دیکھا۔ اب اُن جیسا بزرگ دنیا میں ملنا مشکل و محال ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدۂ ور پیدا

☆☆☆☆

تبلیغی دورہ حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

ذیل میں ہم حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی اسفار کا اجمالی سا احاطہ کریں گے۔ حضرت شاہ صاحبؒ واقعی ایک عالم باعمل، ماہر مدرس، بہترین مبلغ اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ اللہ پاک نے اُن کے اوقات میں خاص برکت عطا فرمائی تھی۔ اپنے وقت کی بہترین یونیورسٹی مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ کا نظم ونسق اور فرائض تدریس، پندرہ روزہ ''الفاروق'' کی عظیم الشان تیاری کہ ہر ہر عنوان لاجواب، علاقائی مناظرانہ ماحول جب بھی جہاں بھی پکارا گیا فوراً پہنچے اور باطل کو بھاگنے پر مجبور کردیا۔ علاوہ ازیں قرب وجوار دور ونزدیک بلکہ پورے پاکستان میں

Marfat.com

تبلیغی دورے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

یاد رہے کہ حضرت شاہ صاحب کے ان تبلیغی اسفار کی افادیت اور مقبولیت کے پیش نظر ''الفاروق'' کے علاوہ ''کوہستان'' ''شعلہ'' دیگر مذہبی جرائد میں بھی اشاعت ہوتی رہتی تھی۔

شیخ منظور الحق صاحب جو کہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا کے ایک مشہور تاجر ہیں، انہوں نے حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے علاقہ کا تبلیغی دورہ کرنے کے لیے فرمایا۔ چنانچہ حضرت امام پاکستانؒ، مولانا عنایت اللہ گجراتی اور پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مولانا منظور احمدؒ اس دورہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ساتھ تھے۔ نعت خوان محبت علی بھی شریک سفر تھے۔

راجے ڈاہر: مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء موضع راجے ڈاہر ضلع سرگودھا میں جلسہ منعقد ہوا۔ بعد نماز ظہر پہلی نشست میں حضرت امام پاکستانؒ اور علامہ گجراتی نے فضائل صحابہؓ اور مسئلہ فدک وغیرہ پر مفصل تقریریں کیں، رات کو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحبؒ نے مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا

قصبہ مڈھ رانجھا: مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۸ء جلسہ منعقد ہوا، بعد نماز ظہر حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ فدک پر خطاب فرمایا جو نہایت مؤثر ثابت ہوا۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے مسئلہ حیات مسیح

Marfat.com

قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ اس طرح پیش کیا کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ مرزائیوں نے کچھ سوالات کیے جن کے جوابات دے کر مولانا نے ان کے منہ بند کر دیئے۔ بعد نماز عشاء علامہ گجراتی صاحب نے شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر تین گھنٹے بیان فرمایا۔ جلسہ انتہائی کامیاب رہا

موضع کھمب نو: مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۵۸ء بعد نماز ظہر حضرت امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور علامہ عنایت اللہ گجراتی صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست میں بھی حضرت امام پاکستان، مولانا منظور احمد صاحب اور علامہ عنایت اللہ گجراتی صاحب نے خطاب کیا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

موضع کھمب کہنہ: مورخہ ۱۷ جولائی موضع کھمب کہنہ میں جلسہ ہوا یہ وہ جگہ ہے جہاں پچاس سال سے آج تک اہل سنت والجماعت کا جلسہ نہیں ہوا تھا۔ علماء اہل سنت کے آنے پر تمام شیعہ اور سنّی حضرات جمع ہو گئے۔ غالباً جلسہ میں شیعہ حضرات کی اکثریت تھی۔ حقانیت مذہب اہل سنت کے موضوع پر علامہ عنایت اللہ گجراتی کی تقریر نے کچھ ایسا سماں باندھا کہ ہر آنکھ اشک بار تھی۔ اس کے بعد حضرت العلام سید احمد شاہ صاحب بخاریؒ نے افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کتب شیعہ کی روشنی میں بیان فرمائی۔ آپ نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور بخیر وخوبی جلسہ کا اختتام ہوا۔

Marfat.com

موضع جالپ ضلع سرگودھا: مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۸ء

جالپ میں جلسہ ہوا، جس میں ہر سہ حضرات نے مختلف فیہ مسائل پر تقاریر فرمائیں۔ دوران جلسہ ایک شیعہ صاحب نے حضرت امام پاکستان مدظلہ سے مسئلہ افضلیت سیدنا صدیق اکبرؓ سے متعلق سوال کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درنجفیہ سے حضرت صدیق اکبرؓ کا تمام صحابہؓ کو نماز پڑھانا دکھایا، تو عظمت علی شاہ صاحب نے اپنی مشہور و معروف کتاب درنجفیہ کا انکار کر دیا اور کہا کہ یہ ہماری کتاب نہیں ہے۔

یکم اپریل ۱۹۵۸ء کانفرنس فروکہ ضلع سرگودھا:

مجاہد اعظم امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فروکہ کانفرنس کے موقع پر مسئلہ خلافت کو ایک انوکھے انداز میں پیش فرمایا آپ نے وعداللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کے مفہوم کا جوڑ کما ارسلنا الی فرعون رسولاً سے لگا کر خلافت علوی کے متعلق حقائق کا اظہار فرمایا۔ تاریخی شواہد سے آپ نے موسیٰ علیہ السلام کا آخری خلیفہ بھی علی کے نام سے موسوم ثابت فرمایا۔ تقریر آپ کی پورے ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ جس سے ہر طبقہ محظوظ ہوا۔

Marfat.com

بھوآنہ ضلع جھنگ: ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء کو امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مع رفقاء علامہ دوست محمد قریشی، مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم علامہ عنایت اللہ گجراتی تشریف لے گئے۔ اہل سنت والجماعت کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ علماء اہلسنت نے فضائل سیدنا صدیق اکبرؓ، اور حقانیت مذہب اہل سنت والجماعت پر مدلل تقاریر فرمائیں۔

رشیدہ ضلع جھنگ: ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء کو رشیدہ ضلع جھنگ میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مع رفقاء مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ، علامہ عنایت اللہ گجراتی تقاریر فرمائیں جلسہ انتہائی کامیاب رہا۔

مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ میں مناظرے کا التوا:

موضع مندرانوالہ ضلع سیالکوٹ میں شیعی جارحیت کافی عرصہ سے سواد اعظم سے اُلجھ رہی تھی۔ شیعہ ذاکر اعجاز حسین کا مسکن یہی موضع ہے ذاکر مذکور دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں کچھ عرصہ رہ چکے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب خطیب اور اعجاز حسین کے مابین طے پایا کہ پچاس پچاس کی محدود حاضری میں نکاح اُم کلثوم، خلافت علی بلافصل اور فدک وغیرہ کے

Marfat.com

موضوع پر ایک پورا متہم بالشان مناظرہ ہو جائے ۔ اہالیان موضع کے سوا باہر سے صرف مناظرین فریقین ہی شامل ہوں، بعد میں شیعہ لوگوں نے اصرار کر کے یہ بات بھی منظور کروالی کہ مندرانوالہ کے باہر کے بھی کچھ لوگ شامل کیے جاسکیں ۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے عنایت علی شاہ صاحب ایڈیٹر ''دُرّ نجف'' کو بھی اطلاع دی ۔ دو ماہ کے التواء کے بعد عوام کے سامنے یہ راز اُس وقت کھلا جب مولوی اسماعیل گوجروی اکیلا (بغیر سیف اللہ جعفری اور کسی دوسرے معین مناظر کے) مندرانوالہ کی سڑک پر ڈیرہ ڈالے دیکھا گیا ۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے حضرت العلامہ مولانا خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر سیالکوٹ، امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری مدیر الفاروق اور علامہ عنایت اللہ گجراتی کتابوں کے پورے اُنیس ٹرنکوں کے ساتھ میدان مناظرہ میں پہنچ گئے ۔ درحقیقت یہ لوگ اندرونی طور مناظرہ رکوا چکے تھے، اسی لیے اکیلا اسماعیل گوجروی صرف دکھاوے کے لیے آیا تھا ۔

سرزمین دودہ میں علم وعرفان کی بارش:

۱۹/۱۸ مئی ۱۹۵۷ء حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مع رفقاء دودہ ضلع سرگودھا کا دورہ فرمایا ۔ پنڈال میں اہلسنت والجماعت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آرہا تھا ۔ حضرت امام

Marfat.com

پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ فدک، مسئلہ خلافت اور قرطاس پر سیر حاصل بحث فرمائی، اگر سچ پوچھو تو علم و عرفان کے دریا بہا دیئے، ضد کا علاج کسی حکیم و معالج کے پاس نہیں، البتہ جن لوگوں کے سینے ضد تعصب اور عناد کی آگ سے محفوظ تھے ان کی زبانیں یہ کہنے پر مجبور ہوگئیں کہ بخاری سچ کہہ رہا ہے۔ جہاں سینکڑوں مذبذبین کا تذبذب دور ہوا وہاں اہل تشیع نے بھی صداقت اور حقانیت مذہب اہل سنت کو کچھ ضرور سمجھ لیا۔

تبصرہ بر قرآنی وضو: رئیس المتکلمین ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ راس المحققین حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم صاحب حقانی مدیر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ (پشاور) نے اپنی کتاب ''تبصرے حقانی'' میں حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقی مضمون ''قرآنی وضو'' کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

''وضو نماز کی بنیاد ہے، اگر وضو ٹھیک طریق اسلام کے مطابق نہیں ہوگا تو نماز نہیں ہوگی۔ اور نماز نہیں ہوگی تو نجات نہیں ہوگی۔ اس کی تفصیل آپ کو مندرجہ بالا کتاب ''قرآنی وضو'' میں تفصیل کے ساتھ ملے گی۔ مصنف نہ صرف امام العصر ہیں بلکہ محقق دوراں بھی ہیں۔ اور ان کی علمیت اس کتاب

Marfat.com

سے ظاہر ہے جس میں قرآنی دلائل کا انبار لگا کر
کتاب کو گرانبار بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور فرقہ ضالہ کے
تمام وساوس وہمیات اور اعتراضات کا مدلل جواب
دے کر ان کو تا بہ روز محشر ساکت و جامد کر کے رکھ دیا
ہے۔ اُمت پر بڑا احسان کیا ہے۔ تحریر ایسی ہے کہ
پڑھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ۔ اللہ کریم مصنف
کو اجر عظیم سے نوازے۔ حضرت مولانا سید محمد قاسم
شاہ بخاری اپنے عظیم والد کے علوم و معارف کے
امین و شارح اور ان کے صحیح جانشین ہیں ۔ شکریے
کے مستحق ہیں۔ کہ حضرت والد گرامی کے قلمی
افادات کو بار بار منظر عام پر لا رہے ہیں۔ ۱۵ صفحات
کی یہ کتاب صرف ۳۰ روپے میں سید محمد قاسم شاہ
بخاری مہتمم امام پاکستان اکیڈمی جامع مسجد ثانی
اشٹین بشیر کالونی سرگودھا کے نام خط لکھ کر طلب کی
جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

براد ران بخاری

سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ہمشیرہ اور دو بھائی تھے ،سب بہن بھائیوں سے آپؒ عمر میں بڑے تھے۔آپ سے چھوٹے سید جلال شاہ صاحب تھے۔ جو کہ عالم دین تھے ،فارسی کی صرف نحو میں بہت ماہر تھے۔اپنے ہی گاؤں اجنالہ میں بطور خطیب کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں ایک سال تک دارالہدیٰ چوکیرہ میں مدرس رہے۔آپ شب بیدار ،نیک وصالح ،امانت دار اور متقی عالم دین تھے۔حضرت غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔دس سال مفلوج رہے ،لیکن نہ نماز قضاء ہوئی نہ رمضان کے روزے کا ناغہ۔

سب سے چھوٹے بھائی سید نذر حسین شاہ صاحب نے قرآن پاک حفظ کیا ،اور طب یونانی کی تعلیم حاصل کی۔آپ ایک ماہر طبیب نیک خصلت پرہیزگار انسان تھے ،جھوٹ اور دھوکے سے شدید نفرت تھی ۔سادگی اور شرافت کے پیکر تھے۔شاہ صاحب کی محترمہ ہمشیرہ صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی پابند نہایت پردہ دار خاتون ان کا نکاح اجنالہ کی مستجاب الدعوات شخصیت **حضرت پیر محمد شاہ صاحب المعروف ٹاہلی والے** سے ہوا۔اپنے وقت کے صاحب حال بزرگ تھے۔ بچ

Marfat.com

بولنا اور حلال کھانا ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ رافضیت سے بے حد متنفر اور بیزار تھے۔ حالانکہ ان کی باقی برادری مسلکاً شیعہ تھی۔ ان کی پہلی بیوی کے بطن سے دو بیٹیاں تھیں، جن کے رشتے شیعہ برادری نے ہر صورت لینا چاہے۔ لیکن پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔

جہڑا منکر اے چواں یاراں دا　　　　او کافر اے کفاراں دا

پیر محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (المعروف ٹاہلی والے) نے اپنی ایک صاحبزادی کا رشتہ سید احمد شاہ صاحب بخاریؒ اور دوسرا سید جلال شاہ صاحب کو دیا۔ اور رافضی برادری کے پاس سوائے سینہ کوبی کے کوئی چارہ نہ رہا۔ حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاریؒ کی جو ہمشیرہ محترمہ غلام زہرا بی بی پیر محمد شاہ صاحب کے نکاح میں آئیں۔ انہوں نے قرآن پاک کی بہت خدمت سر انجام دی۔ اور اجنالہ کی بے شمار عورتوں نے ان سے قرآن پاک پڑھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

تقریباً ۸۵/۹۰ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

سیّد احمد شاہ صاحب بخاری کی شادی:

علوم اسلامیہ کی تحصیل و تکمیل کے بعد آپ کی شادی خانہ آبادی

Marfat.com

سادہ اور پُر وقار طریقہ سے حضرت پیر محمد شاہ صاحب کی پہلی بیوی کی صاجزادی سے ہوئی۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ پیر محمد شاہ صاحبؒ (المعروف ٹاہلی والے) ایک صاحب حال بزرگ تھے، حضرت سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عم زاد بھی تھے اور سسر بھی۔

صلہ رحمی کا عجیب نمونہ: حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ہمشیرہ کا رشتہ اپنے چچازاد بھائی پیر شاہ محمد صاحب ٹاہلی والے کو خود پیش کر دیا۔ انہوں نے یہ کہہ کر انکار فرما دیا کہ میری پہلی بیوی موجود ہے۔ اور اس میں سے اولاد بھی موجود ہے۔ مجھے دوسری شادی کی ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہ سہی، مجھے بہر حال اس کی ضرورت ہے۔ میں اپنی ہمشیرہ کا رشتہ خونی قرابت داری سے باہر نہیں دینا چاہتا۔ اس اصرار پر حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحبؒ کی بات مان لی اور ان کی ہمشیرہ کو اپنے نکاح میں لے لیا۔

اولاد: حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب، حافظ سید غلام علی شاہ صاحب، مولانا حافظ سید شبیر احمد شاہ صاحب اور ایک بیٹی حافظہ سیدہ غلام صغریٰ عطاء فرمائیں۔

Marfat.com

زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ:

حضرت امام پاکستان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''الفاروق'' بابت ۱۵ جنوری ۱۹۶۰ء میں اپنے ایک عظیم علمی تحقیقی مضمون ''جسمانی معراج کی تصدیق'' کے صفحہ نمبر ۷ پر رقمطراز ہیں:

''پس تجربہ شاہد ہے کہ آج جو شخص آٹھ پہر میں ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں ضرور مشرف ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ درود شریف کی تصحیح کر لی جائے۔ اس لیے عرض ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا مشتاق ہو وہ سب سے پہلے درود شریف کو صحیح کرے پھر شبانہ روز میں ایک ہزار دفعہ درود شریف کو بلاناغہ پڑھے۔ ایک ہی چلہ میں زیارت شریف سے مشرف ہو جائے گا۔''

وما ذلک علی اللہ بعزیز

☆☆☆☆

Marfat.com

میرے پاس بیٹھنے والا بھی شیعہ مناظر سے مار نہیں کھاتا:

محترم شیخ محمد ادریس صاحب ادریس بھائی چشمہ والوں کے والد ماجد جناب شیخ حاجی شبیر احمد صاحب تمباکو فروش پرانی کلیار مارکیٹ بلاک نمبر ا سرگودھا میں دکاندار تھے۔ حضرت امام پاکستان سے بیعت کی اور ''الفاروق'' کے معاون خاص تھے۔ اپنی دوکان پر ''الفاروق'' کا بورڈ بھی لگا رکھا تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا اٹھنا، بیٹھنا اکثر رہتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی صحبت نے صحابہ کرامؓ کے رنگ میں رنگ دیا۔ شیخ صاحب دوکان پر بیٹھ کر شیعہ کے آنے جانے والے مبلغین، مناظرین کو للکارتے اور صدیقؓ کی صداقت کا جھنڈا لہراتے رہے۔ کوئی مبلغ ان شیخ صاحب کے سامنے سوال جواب کرنے کا دم نہ بھرتا تھا۔ حالانکہ شیخ صاحب عالم نہ تھے بلکہ ایک دوکاندار تھے۔ پوری زندگی دوکان پر بیٹھ کر اعلائے کلمۃ اللہ اور مسلک اہلسنت کا دفاع کرتے رہے۔ اللہ کریم نے اس کے بدلے حج بیت اللہ اور زیارت گنبد خضریٰ سے نوازا۔ اکثر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس بیٹھنے والا کبھی شیعہ مبلغ سے مار نہیں کھا سکتا۔ بلکہ میرے پاس صرف چند گھڑیاں بیٹھنے والا شیعہ نہیں ہو سکتا۔

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تدبیریں محمدؐ کے غلام اکثر

Marfat.com

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر عبدالدیان صاحب کلیم فاضل دارالعلوم دیوبند (پشاور)

حضرت مولانا عبدالدیان صاحب مدظلہم ایک مستند عالم فاضل اور جید عالم باعمل، صاحب قلم ادیب، شریعت مطہرہ کے پابند، مسلک کی پختگی کی ایک چٹان، آنجناب کے حضرت امام پاکستان کے ساتھ گہرے مخلصانہ، برادرانہ تعلقات تھے۔ بیسیوں مکتوب گرامی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کے پاس موجود ہیں۔ جن کو آپ نے حرز جان بنا کر رکھا ہوا ہے۔ چند مکتوب آپ نے احقر ناشر کو ارسال فرمائے جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کے ہاں مولانا عبدالدیان صاحب ایک عظیم انسان ہونے کے ساتھ ساتھ شاہ صاحبؒ کے عظیم دوست اور جگری احباب میں سے ہیں۔ ایک مرتبہ جہلم کانفرنس پر مولانا عبدالدیان صاحب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کے پاس تشریف فرما تھے۔ احقر ناشر بھی حاضر تھا۔ مولانا عبدالدیان صاحب کو حضرت قاضی صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ کے پاس جو آدمی بیٹھا ہے اس کو آپ نے پہچانا تو مولانا عبدالدیان

Marfat.com

صاحب نے فرمایا کہ میں نے پہچان لیا ہے۔ میرے عظیم دوست حضرت شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے ہیں۔ پھر مولانا نے احقر ناشر کی پیشانی کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ حضرت قاضی صاحب نے فرمایا کہ یہ شاہ صاحبؒ کی سوانح حیات شائع کر رہے ہیں۔ آپ بھی کچھ مواد دے دیں۔ تو مولانا عبدالدیان صاحب نے فرمایا کہ:

''حضرت شاہ صاحبؒ کے بارے میں مَیں کیا لکھوں وہ تو سہ آتشہ علمی جواہرات کے عطر اور عرق تھے، ایک حضرت مدنیؒ کی طرف سے، دوسرا حضرت خواجہ غلام حسن سواگؒ، اور تیسرا حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے۔ میری طاقت علمی نہیں ہے کہ میں ان پر کچھ لکھوں۔''

☆☆☆☆

Marfat.com

سلسلہ طیبہ قادریہ

۱۔ الٰہی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین محبوب رب العالمین خاتم النبیین

حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ الٰہی بحرمت امیر المؤمنین سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہٗ

۳۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سیدنا خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہٗ

۴۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۵۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ داؤد طائی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۶۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۷۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سرّی سقطی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۸۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۹۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوبکر شبلی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۰۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۱۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الحسن علی بن محمد یوسف القرشی (ہکاری) قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۳۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی سعید المبارک المخرّمی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

Marfat.com

۱۴۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب حقانی قطب سمدانی
حضرت خواجہ شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۵۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالوہاب قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۶۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید صوفی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۷۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ احمد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۸۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید مسعود قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۱۹۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید علی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۲۰۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شاہ میر قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

۲۱۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شمس الدین محمد قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید محمد غوث قدس اللہ سرہ

۲۳۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالرزاق قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید حامد محمد شاہ قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شمس الدین محمد قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شمس الدین محمد قدس اللہ سرہٗ

Marfat.com

۳۰۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حامد شاہ گنج بخش قدس اللہ سرہٗ

۳۱۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید شمس الدین محمد صالح شاہ قدس اللہ سرہٗ

۳۲۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید عبدالقادر حسینی قدس اللہ سرہٗ

۳۳۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید محمد بقاء حسینی قدس اللہ سرہٗ

۳۴۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سید محمد راشد قدس اللہ سرہٗ

۳۵۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد حسن سوئی شریف قدس اللہ سرہٗ

۳۶۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حافظ محمد صدیق صاحب بھرچونڈی شریف

۳۷۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت مولانا غلام محمد صاحب دین پوری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت مولانا تاج محمود امروٹی قدس اللہ سرہٗ [1]

۳۸۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہٗ

۳۹۔الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امام پاکستان علامہ احمد شاہ بخاری قدس اللہ سرہٗ

☆☆☆☆☆☆

---

[1] حضرت مولانا غلام محمد دین پوریؒ اور حضرت مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہٗ کے مشائخ میں سے ہیں۔

Marfat.com

خانقاہ قادریہ راشدیہ:

حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندار جمند حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب دامت برکاتہم بالکل حضرت شیخ التفسیر کے روحانی رنگ میں رنگے ہوئے بالکل اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کر مسجد الفرقان فیروز والہ لاہور میں روحانیت کے زور اور تقویٰ کے نور سے سینکڑوں گم راہوں کو اللہ کریم سے جوڑ رہے ہیں۔ اللہ کریم حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کو چار دانگ عالم پھیلائے۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے۔ اور حضرت مولانا حمید اللہ صاحب کی قبر مبارک کو نور سے بھرے۔ اور ان کے انوارات قلبی سے ہم جیسے نالائقوں کو روحانی فائدہ ہو۔ چونکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی روحانی سلسلہ سے تھا۔ اور بہت گہرا تھا۔ اسی لیے یہ آخری سطور اسی سلسلۃ الذہب کے نام منسوب کرتا ہوں۔

احقر ناشر

خادم خانقاہ حضرت لاہوریؒ

سید محمد قاسم شاہ بخاری

Marfat.com

سلسلہ طیبہ نقشبندیہ

﴿۱﴾ امام الانبیاء، خاتم المرسلین، سید الاولین والآخرین
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۲﴾ خلیفۂ بلافصل یار غار امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

﴿۳﴾ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

﴿۴﴾ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ

﴿۵﴾ حضرت امام محمد جعفر صادق رحمۃ اللہ

﴿۶﴾ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ

﴿۷﴾ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ

﴿۸﴾ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ

﴿۹﴾ حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ

﴿۱۰﴾ حضرت شیخ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ

﴿۱۱﴾ حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ

﴿۱۲﴾ حضرت خواجہ محمد عارف ریوکری رحمۃ اللہ

﴿۱۳﴾ حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ

﴿۱۴﴾ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رحمۃ اللہ

﴿۱۵﴾ حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ

﴿۱۶﴾ حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ

﴿۱۷﴾ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ

﴿۱۸﴾ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ

﴿۱۹﴾ حضرت شیخ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ

﴿۲۰﴾ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ

﴿۲۱﴾ حضرت شیخ محمد زاہد رحمۃ اللہ

﴿۲۲﴾ حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ

﴿۲۳﴾ حضرت شیخ خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ

﴿۲۴﴾ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ

﴿۲۵﴾ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ

﴿۲۶﴾ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ

﴿۲۷﴾ حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ

﴿۲۸﴾ حضرت شیخ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ

﴿۲۹﴾ حضرت شیخ نور محمد بدایوانی رحمۃ اللہ

﴿۳۰﴾ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ

﴿۳۱﴾ حضرت شیخ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ

﴿۳۲﴾ حضرت شیخ شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ

﴿۳۳﴾ حضرت شیخ احمد سعید احمدی رحمۃ اللہ

﴿۳۴﴾ حضرت شیخ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ

﴿۳۵﴾ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ

﴿۳۶﴾ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ

﴿۳۷﴾ حضرت امام پاکستان سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

شجرہ اجازت حدیث

(۱) امام الانبیاء، خاتم المرسلین، سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

(۲) شیر پیغمبر حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ

(۳) یزید بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ (۴) حضرت مکی بن ابراہیم (شاگرد امام اعظم)

(۵) حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (۶) حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف رحمہ اللہ

(۷) حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ (۸) حضرت شیخ عبدالرحمٰن بن مظفر رحمہ اللہ

(۹) حضرت شیخ عبدالاول بن عیسیٰ رحمہ اللہ (۱۰) حضرت شیخ سراج الحسین بن مبارک رحمہ اللہ

(۱۱) حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب ؒ (۱۲) حضرت شیخ ابراہیم بن احمد تنوخی رحمہ اللہ

(۱۳) حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن علی رحمہ اللہ (۱۴) حضرت شیخ زین العابدین زکریا بن محمد رحمہ اللہ

(۱۵) حضرت شیخ شمس الدین محمد بن احمد رحمہ اللہ (۱۶) حضرت شیخ احمد بن عبدالقدوس رحمہ اللہ

(۱۷) حضرت شیخ احمد بن القشاشی رحمہ اللہ (۱۸) حضرت شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ

(۱۹) حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۲۰) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ

(۲۱) حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ

(۲۲) حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی ؒ و حضرت شیخ احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ

(۲۳) حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ (۲۴) شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمہ اللہ

(۲۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

﴿شجرہ نسب﴾

﴿۱﴾ امام الانبیاء، خاتم المرسلین، سید الاولین والآخرین

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۲﴾ امیر المومنین حضرت سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ

﴿۳﴾ نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

﴿۴﴾ امام زین العابدین رحمۃ اللہ ﴿۵﴾ امام محمد باقر رحمۃ اللہ

﴿۶﴾ امام محمد جعفر رحمۃ اللہ ﴿۷﴾ امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ

﴿۸﴾ امام علی رضا رحمۃ اللہ ﴿۹﴾ امام تقی رحمۃ اللہ

﴿۱۰﴾ امام نقی رحمۃ اللہ ﴿۱۱﴾ امام علی اصغر رحمۃ اللہ

﴿۱۲﴾ عبداللہ رحمۃ اللہ ﴿۱۳﴾ سید احمد رحمۃ اللہ ﴿۱۴﴾ سید محمود رحمۃ اللہ

﴿۱۵﴾ سید محمد رحمۃ اللہ ﴿۱۶﴾ جعفر رحمۃ اللہ ﴿۱۷﴾ شاہ سید علی رحمۃ اللہ

﴿۱۸﴾ پیر شیر سید جلال الدین بخاریؒ ﴿۱۹﴾ سلطان سید احمد کبیر رحمۃ اللہ

﴿۲۰﴾ پیر سید مخدوم جہانیاںؒ ﴿۲۱﴾ نوناصر دین رحمۃ اللہ ﴿۲۲﴾ سید علی رحمۃ اللہ

﴿۲۳﴾ سلطان محمود رحمۃ اللہ ﴿۲۴﴾ عبدالقادر رحمۃ اللہ ﴿۲۵﴾ سید محمد رحمۃ اللہ

﴿۲۶﴾ پیر فتح خان رحمۃ اللہ ﴿۲۷﴾ شاہ زندہ بخاریؒ ﴿۲۸﴾ شاہ راجن قتالؒ

﴿۲۹﴾ سلطان احمد رحمۃ اللہ ﴿۳۰﴾ سید بہادر رحمۃ اللہ ﴿۳۱﴾ شاہ شمس رحمۃ اللہ

﴿۳۲﴾ سید علی رحمۃ اللہ ﴿۳۳﴾ سید اروڑ رحمۃ اللہ ﴿۳۴﴾ سید احمد رحمۃ اللہ

﴿۳۵﴾ دین صلاح رحمۃ اللہ ﴿۳۶﴾ جمال شاہ رحمۃ اللہ ﴿۳۷﴾ مظلم شاہ رحمۃ اللہ

﴿۳۸﴾ سید احمد رحمۃ اللہ ﴿۳۹﴾ جیون شاہ رحمۃ اللہ ﴿۴۰﴾ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ

﴿۴۱﴾ امام پاکستان حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولانا مفتی ریاض الدین صاحب کے نام حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمہ اللہ کا خط

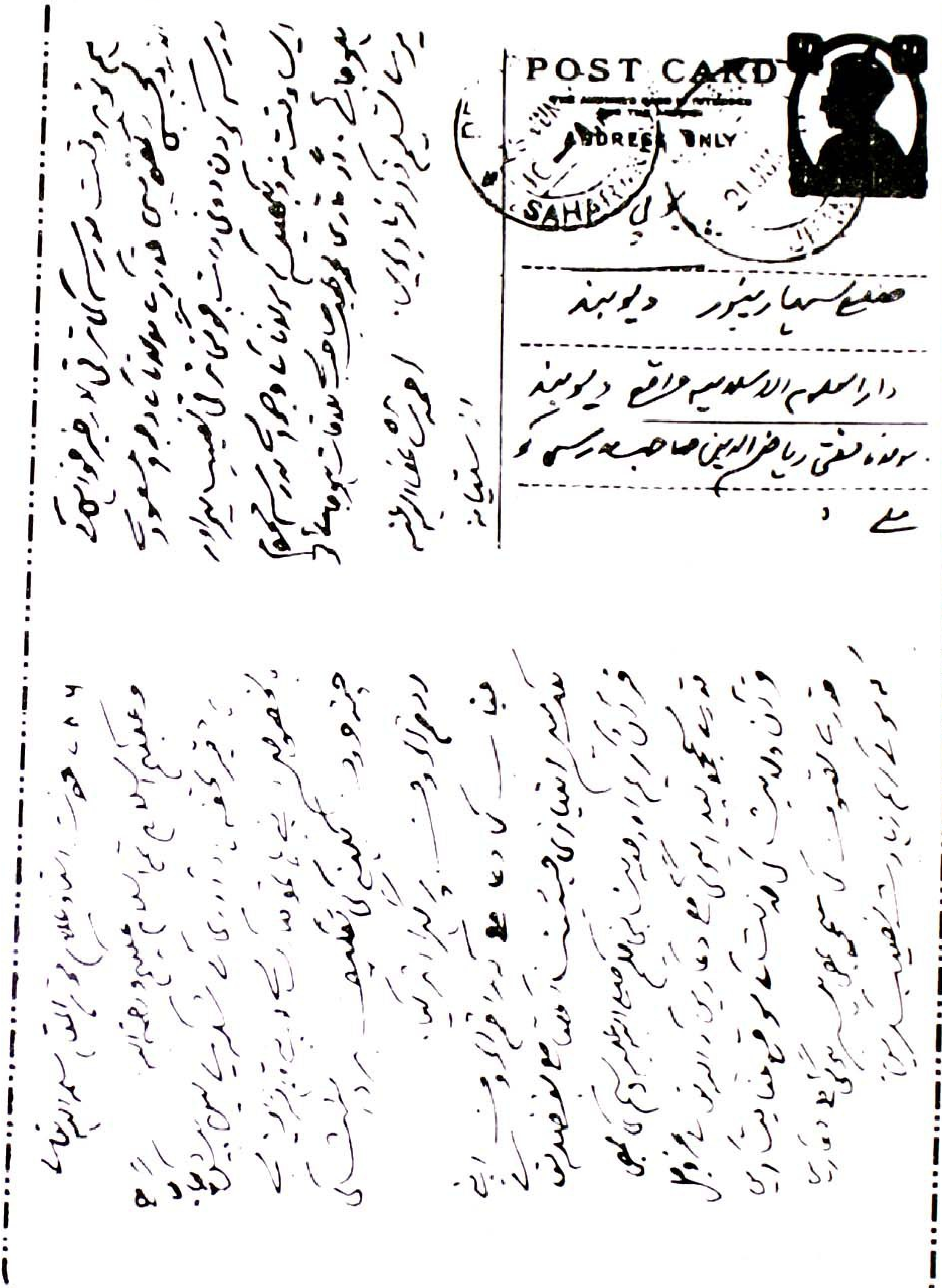

Marfat.com

حافظ دوست محمد جہلمی نیلوی کے قیام دار العلوم دیوبند کے دوران حضرت امام پاکستانؒ کے لکھے ہوئے خطوط

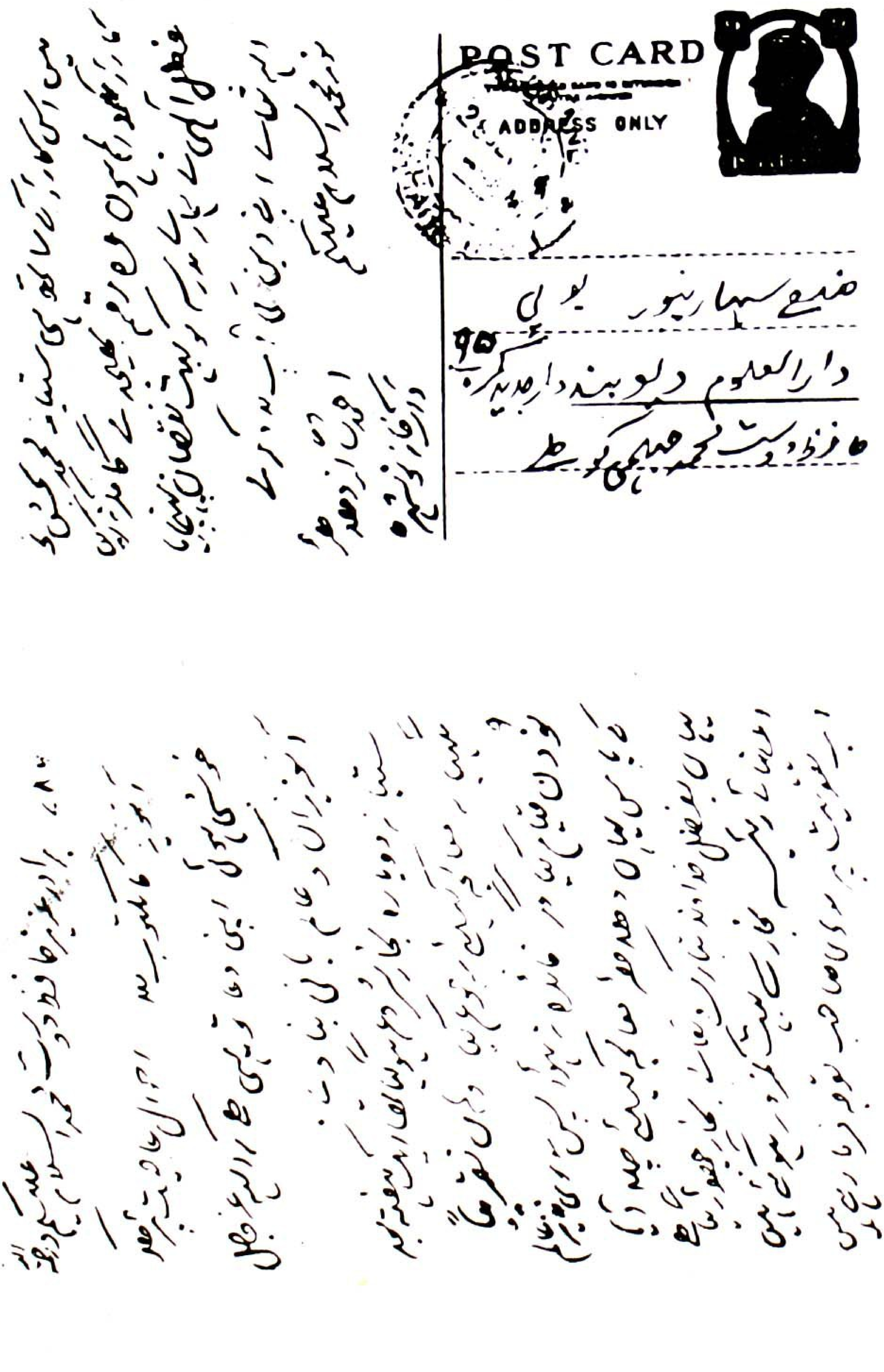

Marfat.com

حافظ دوست محمد جہلمی نیلوی کے قیام دارالعلوم دیوبند کے دوران حضرت امام پاکستانؒ کے لکھے ہوئے خطوط

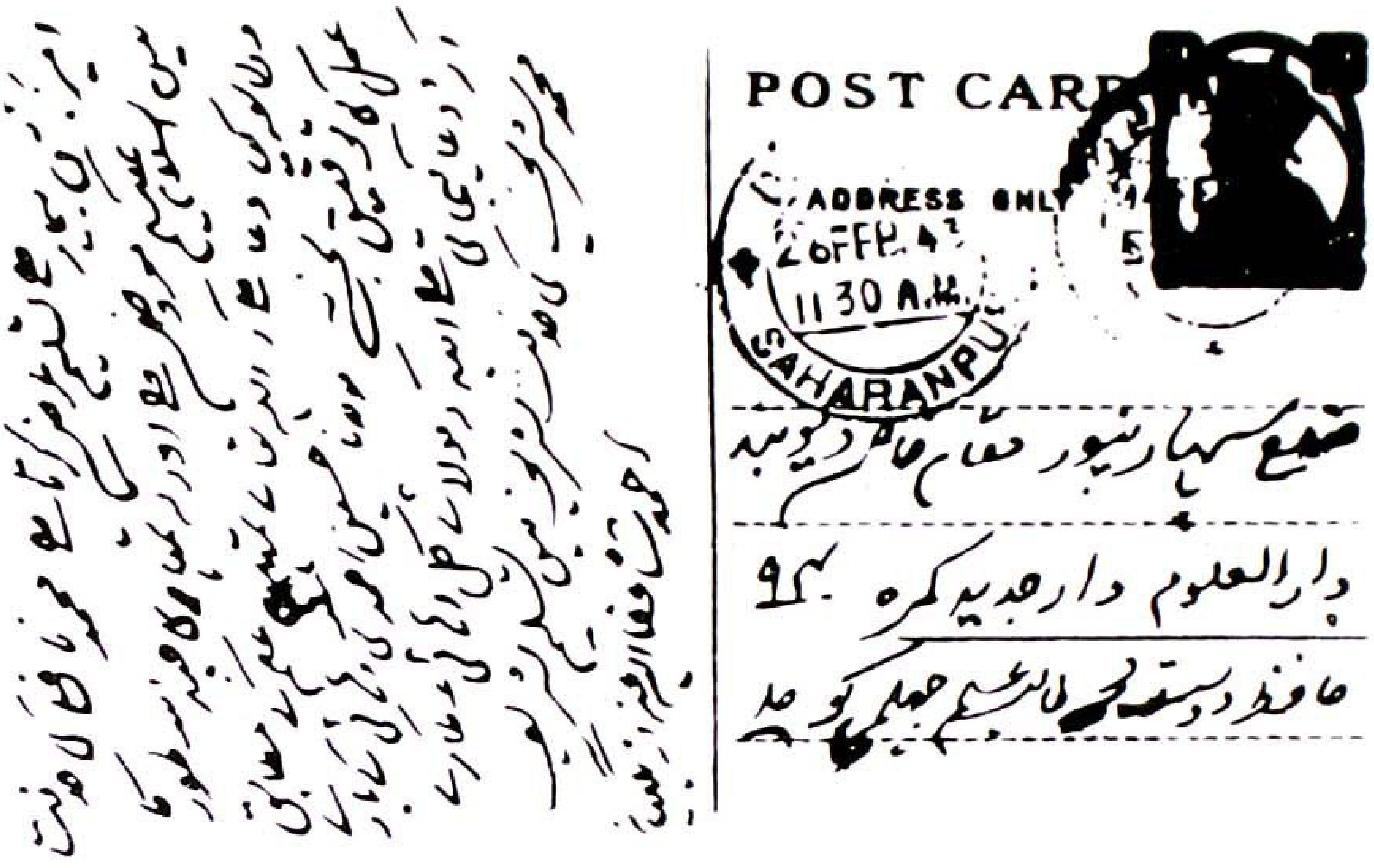

POST CARD

ADDRESS ONLY

26 FEB 4?

11 30 A.M.

SAHARANPUR

ضلع سہارنپور مقام ڈاکخانہ دیوبند

دارالعلوم دار جدید کمرہ ۹۴

حافظ دوست محمد صاحب جہلمی کو ملے

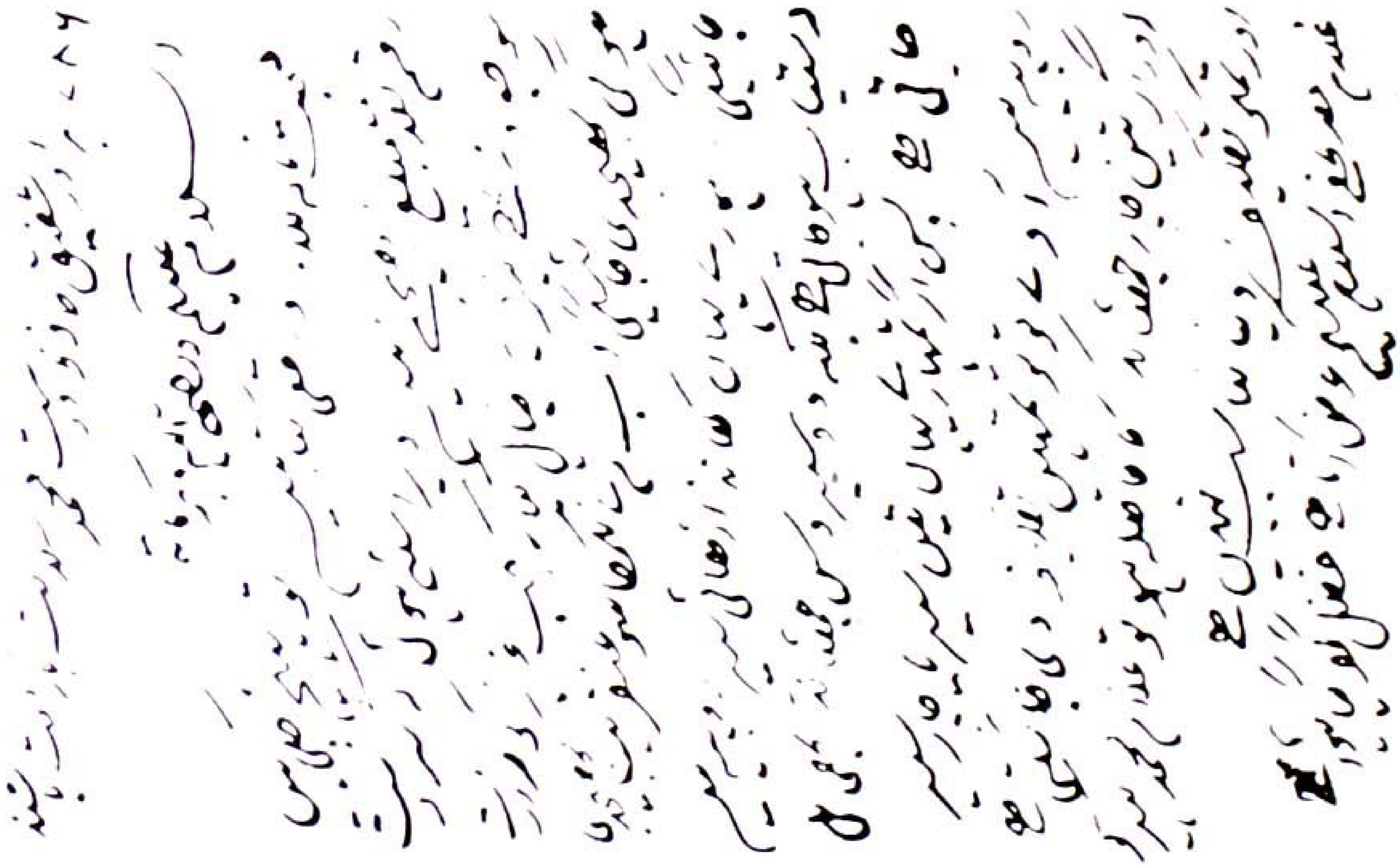

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی محترمی حضرت قاضی صاحب زید مجدہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ دعوت نامہ شریف [illegible]

آپ نے بیس اور اکیس محرم کے دو دنوں میں سے ایک

انتخاب کا مجھے اختیار دیا ہے سو میں پہلے روز کو پسند

کرتا ہوں انشاء اللہ ۱۹ محرم بروز سوموار یہاں سے

سفر کروں گا اور شام تک پہنچ جاؤں گا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسند ہے؟ [illegible]

اختیار ہے۔ احمد شاہ بخاری عفی عنہ

۲۲ مارچ ۶۹ء

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ

کے نام خط

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی زندگی کی آخری تحریر

بسم اللہ۔ اللہ اکبر

مکرمی حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible]

عریضہ ہذا برادرم مولانا مولوی منظور احمد صاحب

صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ۔ میرے عزیز

ہیں جناب کے ذریعہ میو ہسپتال میں

ایک عزیز مریض کو داخل کرانا چاہتے ہیں

امکانی سعی فرما کر [illegible] آپ ان کو

ممنون فرما دیں گے۔

[illegible] احمد شاہ بخاری عفی عنہ

دوم اکتوبر ۱۹۶۲ء

مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے لیے

امام الہدیٰ مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ

کے نام خط!

از امام پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

معروف شیعہ لیڈر

سید بشیر حسین بخاری کے نام خط

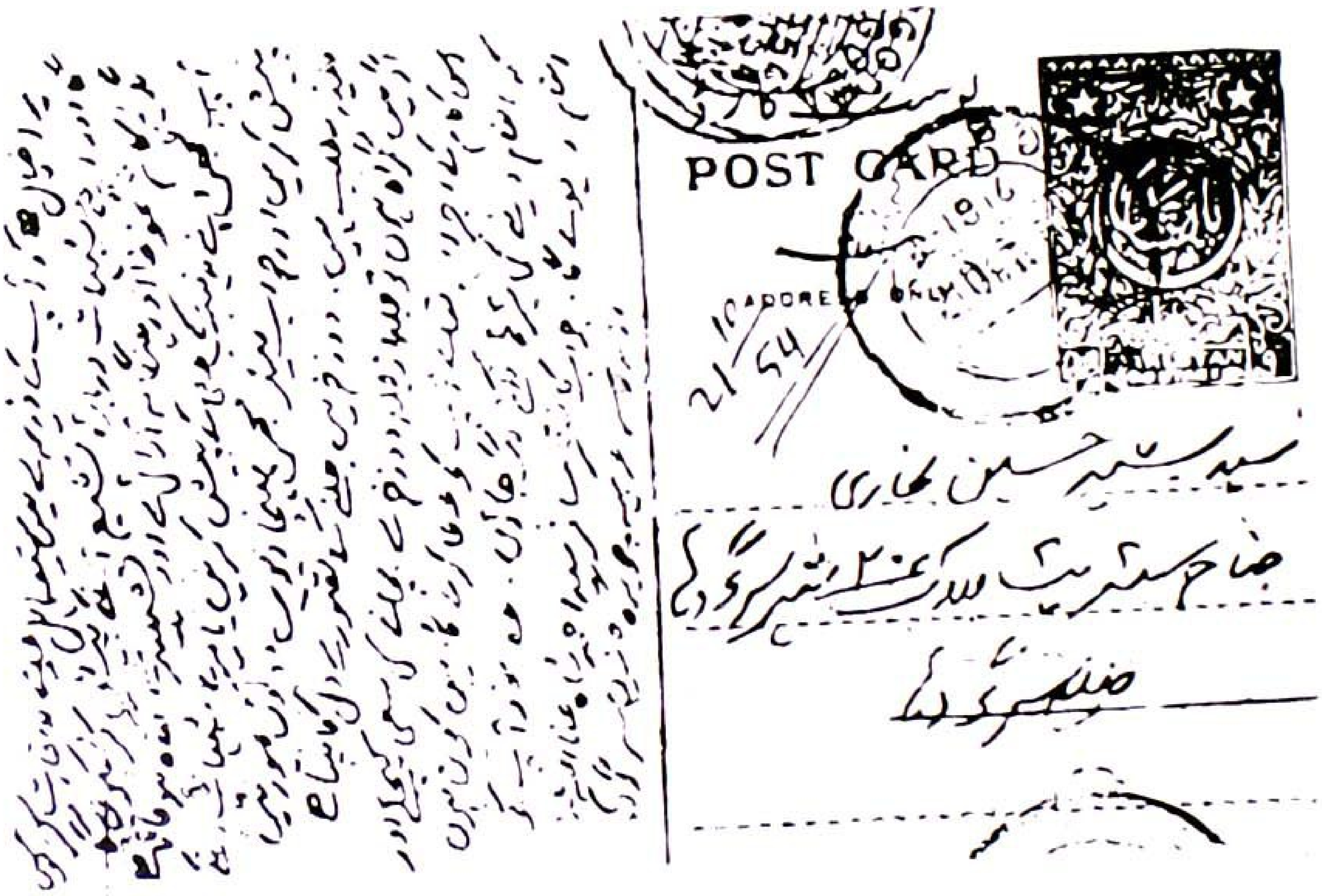

حق سمجھانے کی تڑپ

Marfat.com

حضرت امام پاکستانؒ کے ہاتھ مبارک سے لکھا ہوا خطبہ جمعۃ المبارک

برائے سید محمد قاسم شاہ بخاری

پہلے خطبہ میں سورۂ جمعہ پڑھی جائے پھر بارک اللہ لنا و لی
ولکم فی القرآن ۔۔۔۔ العلیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم
دوسرا خطبہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ
ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا
من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا
محمدا عبدہ ورسولہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللھم صل علی
سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم علیہ
خصوصا علی افضل الصحابۃ بالتحقیق امیر المومنین سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وعلی الناطق بالصواب الذی کان رایہ
موافقا بام الکتاب سیدنا ~~[illegible]~~ امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ وعلی کامل الحیاء والایمان سیدنا امیر المومنین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وعلی اسد اللہ الغالب
سیدنا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وعلی الامامین
الھمامین السعیدین الشہیدین ابی محمدن الحسن وابی
عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہما اللھم انصر الاسلام والمسلمین
بالامام الحاکم العادل بحرمۃ النبی الکریم عباد اللہ رحمکم اللہ
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن
الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا
اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ
واعز واجل واتم واھم واکبر۔

Marfat.com

توضیح السنن

شرح

آثار السنن للامام النیموی رحمہ اللہ

(دو جلد مکمل)

تصنیف : مولانا عبد القیوم حقانی

آثار السنن سے متعلق مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی تدریسی، تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایہ، علم حدیث اور فقہ سے متعلق مباحث کا شاہکار، مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح، معرکۃ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد۔

کاغذ، کتابت، طباعت، جلد بندی اور اب نئے کمپیوٹرائزڈ چار رنگہ ٹائٹل، ہر لحاظ سے معیاری اور شاندار، اساتذہ، طلباء اور مدارس کے لئے خاص رعایت۔

القاسم اکیڈمی ' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

Marfat.com

Ph:0923-630237 -Mob:0333-9102770

Marfat.com

Marfat.com

مولانا

عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

Marfat.com